جس کتاب پر ایجنسی کی مہر نہ ہوگی۔ وہ مال مسروقہ سمجھا جاوے گا۔

کتاب النحو

یعنی

عربی زبان کے علم نحو پر ایک نئی طرز کا رسالہ

مع کثیر التعداد امثلہ مشقی و سوالات امتحانی و ترکیب جملات

مؤلفہ

حافظ عبدالرحمن صاحب امرتسری

مؤلف کتاب الصرف۔ کتاب النحو۔ عربی بول چال ہر دو حصہ
الصدیق۔ المرتضیٰ۔ سفرنامہ بلاد اسلامیہ و سیاحت ہند

ملنے کا پتہ
شیخ امام بخش صاحب گھڑی ساز منیجر ایجنسی انارکلی لاہور

(دفعہ پانزدہم ۱۵) سنہ ۱۹۲۴ء میں (قیمت فی جلد ۸)

کریمی پریس لاہور میں باہتمام میر قدرت اللہ پرنٹر چھپا

رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پاک پر یہ کتاب نہایت مستند اور صحیح روایات سے قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری سشن جج ریاست پٹیالہ نے مدوّن و مرتب کی ہے۔ علمار سیر و تاریخ کا اتفاق ہے کہ اس سے بہتر کوئی کتاب سیرت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آجتک کسی زبان میں تصنیف نہیں ہوئی اہل محبّت و درد نے لکھ دیا ہے کہ جس مسلمان کے گھر میں یہ کتاب نہیں ہے وہ بے نصیب ہے روایت ضعیف یا غیر صحیح ساری کتاب میں نہیں لکھی گئی۔ تفسیر و حدیث تاریخ اور ادب کے ہزاروں علمی نکات اس میں پائے جاتے ہیں۔ غیر مذاہب کے لوگ اپنے اعتراضات کے جواب اس میں پا سکتے ہیں۔ انبیائے گذشتہ کے صحیفوں سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جملہ واقعات زندگی کو ثابت کیا گیا ہے۔ ایسے حوالے اور اُن کی مستند شرح حاشیہ میں درج ہوتی ہو نا ممکن ہے کہ اس کتاب کو بخوبی پڑھ لینے کے بعد نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبّت و عظمت اور اسلام کی صداقت کا اثر پڑھنے والوں کے دل میں نہ پیدا ہو۔ کتاب کی **قیمت** دو روپے (عہ) محصول ڈاک ۳/ ہے۔

مصنف صاحب کی دیگر مطبوعہ کتب یہ ہیں۔

(۱) غایۃ المرام ۸/ (۲) محاکمہ ۰/ (۳) تائید الاسلام ۸/ (۴) مہر نبوت ۲/ (۵) الصلوٰۃ والسلام عہ/ (۶) استقامت ۲/ (۷) معراج المؤمنین ۴/ (۸) کیا اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ۴/ (۹) انجیلوں میں خدا کا بیٹا ۲/ (۱۰) واعظین کو نصیحت ۲/

ملنے کا پتہ

پٹیالہ میں۔ حاجی محمد ابراہیم دروازہ عطر والہ

لاہور میں شیخ امام بخش گھڑی ساز منیجر اہلحدیث ایجنسی انارکلی لاہور

فہرست مضامین کتابُ النحو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ طبع پانزدہم ۱۵

خدا کا شکر ہے کہ اس کتاب کو قبولیت عام حاصل ہوئی کہ تھوڑے
عرصے میں اس کی ہزاروں جلدیں طبع ہو کر شائقین کی قدر دانی سے
ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئیں ۱۹۰۸ء میں انجمن حمایت اسلام
لاہور نے اس کو مفید سمجھ کر اپنے مدرسہ حمیدیہ میں داخل کیا۔
ہندوستان کے بعض دیگر مدارس اسلامیہ میں یہ کتاب مع اس کے پہلے حصے
کتاب الصرف کے نصاب کا جزو قرار پائی۔ آنریبل نواب عماد الملک
سید حسین بلگرامی سابق ڈائرکٹر مدارس حیدر آباد دکن اور شمس العلماء
سید علی بلگرامی جیسے مشاہیر ہندوستان نے ان دونوں رسالوں کو درسی
کتابوں کے واسطے منتخب فرمایا۔ اور پنجاب یونیورسٹی نے ان کا انٹرنس میں
پڑھایا جانا داخل کورس منظور کیا ہے ÷

اب یہ پندرھواں اڈیشن ضروری تغیرات کے بعد شائع کیا جاتا ہے۔

لاہور انارکلی
یکم اگست ۱۹۲۴ء　　مینیجر
شیخ امام بخش گھڑی ساز منیجر انجمن بخشی انارکلی لاہور

دیباچہ طبع اوّل

نحو جاننے کی ضرورت عربی زبان ملک عرب مین تو ایک مدت دراز سے بولی جاتی تھی لیکن ساتویں صدی مسیحی مین جب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تائید غیبی سے خدائے ذوالجلال کی واحدانیت کا اعلان کیا۔ اور اُس کی توحید کی اشاعت کا ذریعہ **قرآن مجید** قرار پایا تو عربون کے علاوہ دیگر اقوام کو بھی اس کا سیکھنا ضروری ہوگیا عربی چونکہ عربوں کی مادری زبان تھی! اس لیے اکثر اشخاص اور خاصکر سمجھدار آدمیون کو فہم قرآن میں کوئی دقت نہ ہوتی تھی۔ وہ اس زبان کو کسی قاعدہ و قانون سیکھنے کے بغیر سمجھتے اور لطفِ سخن کا مذاق حاصل کرتے تھے۔ مگر جب اسلام نے عرب کی سرزمین سے قدم باہر رکھا اور خصائصِ لسانی کی اجنبیت غیر قوموں کے واسطے فہم قرآن مین سدّراہ ہوئی۔ بلکہ اُن کے میل ملاپ سے بعض عام عربون کی بول چال مین بھی کبھی کبھی لحن (غلطی اعراب) واقع ہونا شروع ہوا تو علما کو اس زبان کے قواعد جمع کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ جو بعد میں **صرف و نحو** کے نام سے مشہور ہوگئے ؁

نحو کے ابتدائی قواعد مؤرخین نے قواعد نحو کا جامع ابُوالاسود دؤلی کو قرار دیا ہے۔ جس کو علی رضی مرتضےٰ نے پہلی صدی ہجری میں چند قواعد بتلائے تھے۔ ان قواعد کی بنیاد قدرت کے موجودات اور اُن کی حرکات پر قائم کی گئی۔ چنانچہ مفردات کی نسبت آپ نے کہا۔ الکلام کلہ ثلٰثۃ اسمٌ و فعلٌ و حرفٌ۔ فالاسم ما انبأ عن المسمّٰی۔ والفعل ما انبأ عن حرکۃ المسمّٰی۔ والحرف ما انبأ عن معنی لیس باسم ولا فعل یعنی مسمّٰے اور اُس کی حرکات سے جو کاروبار ظہور میں آتے ہیں اُن کی شناخت کی اس طرح رہنمائی کی کُلُّ فَاعِلٍ مرفوعٌ وکُلُّ مفعُولٍ منصوبٌ وکلُّ مضاف الیہ مجرورٌ مؤرخین کا اعتماد تو اسی روایت پر ہے مگر مغنی اللبیب کی ایک شرح الشرح جو حال

میں مصر سے چھپ کر آئی ہے۔ اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ قواعد نحویہ فراہم کرنے کی بنیاد عمر فاروق رضؓ کے زمانے سے شروع ہو گئی تھی +

اس کی اصلیت یوں بیان کی گئی ہے کہ لوگ ایک شخص کو عمر فاروق رضؓ کے پاس پکڑ لائے جو آیۃ اِنَّ اللّٰہَ بَرِیٌٔ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلُہٗ میں لفظ رسولہ کو لام کے زیر سے پڑھتا تھا۔ جب اُس سے وجہ پوچھی گئی تو اُس نے کہا مجھے مدینہ کے ایک آدمی نے اسی طرح پڑھایا ہے۔ اس پر ابوالاسود دُئلی کو بلا کر قواعد نحو کے جمع کرنے کا حکم دیا +

حقیقت یہ ہے کہ عربی زبان کی بول چال کچھ ایسے انداز پر واقع ہوئی ہے کہ کلمات کے آخر میں زیر کی جگہ پیش اور پیش کی جگہ زبر پڑھنے سے فقرے کے معنے کچھ سے کچھ ہو جاتے ہیں۔ عام لوگوں کا تو کیا ذکر ہے۔ ولید بن عبدالملک جو عرب کی نسل سے پہلی صدی ہجری کے آخر میں ایک مشہور خلیفہ گزرا ہے۔ اُسکو اعرابی غلطی کے باعث بارہا ندامت اُٹھانی پڑی۔ ایک اعرابی کے ساتھ خلیفہ کی جو گفتگو مجمع عام میں ہوئی وہ پڑھنے کے لائق ہے۔ اعرابی نے خلیفہ سے اپنی داماد کی شکایت کی۔ خلیفہ نے کہا مَا شَانُکَ (تجھ میں کیا بُرائی ہے) اُس نے کہا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْنِ (میں بُرائی سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں) یہ حال دیکھ کر ولید کے بھائی سلیمان نے کہا خلیفہ صاحب کہتے ہیں مَا شَانُکَ (تیرا کیا حال ہے) اعرابی نے کہا ظَلَمَ عَلَیَّ خَتَنِیْ (میرے داماد نے مجھ پر ظلم کیا ہے) ولید نے کہا مَنْ خَتَنَکَ (تیری ختنہ کس نے کی ہے) اعرابی نے کہا کسی حجام نے کی ہوگی سلیمان نے پھر تصحیح کر کے کہا مَنْ خَتَنُکَ (تیرا داماد کون ہے) دیکھو ان فقروں میں پیش کی جگہ زبر پڑھنے سے مطلب کچھ کا کچھ اور ہو گیا +

غرض ان خصوصیات کی بنا پر عجمیوں بلکہ کم فہم عربوں کو بھی قواعد صرف و نحو کا جاننا باعث بصیرت سمجھا گیا ہے۔ ان علوم کے ابتدائی قواعد تو اسی قدر تھے جو ابوالاسود دُئلی سے منقول ہوئے۔ مگر دوسری صدی ہجری کے اندر اندر خلیل اور سیبویہ نے بصرہ میں۔ کسائی اور فراء نے کوفہ میں عربی زبان کے محاورات کا تتبع کر کے قواعد زبان کو اس جامعیت کے ساتھ وسعت دی کہ صرف و نحو

اور زبان دانی کے اندر بیسیوں کتابیں اُن دنوں میں تصنیف ہوگئیں اور اس وقت تو اُن کی تعداد سینکڑوں سے بھی بڑھی ہوئی ہے ✢

عربی زبان کا مخزن علوم ہونا عربی کا ابتدائی زمانہ کچھہ عربیت ہی کی ترقی کے واسطے مختص نہ تھا بلکہ عام طور پر عربی زبان علمی زندگی کے واسطے ابر رحمت کا ایک نمونہ تھا خلفائے عباسیہ کی کوشش سے بغداد میں اور خلفائے بنی اُمیہ کی سعی سے اندلس میں علوم حکمیہ اور فنون ادبیہ نے وہ ترقی کی کہ یونان ہمصر۔ فارس اور ہند تک کے دفینوں سے جو کچھہ اُن کے ہاتھ لگا ایک دفعہ سب کو عربی کا لباس پہنا دیا اِس کے سوا اپنے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ سے علوم میں اور ممالک بعیدہ کی سیر و سیاحت سے جغرافیہ و تاریخ میں معلومات مفیدہ کا اضافہ کیا کہ آج تک عربی زبان کے عالم اسلامی دنیا کے سوا فرانس۔ انگلستان اور جرمنی میں بھی موجود ہیں جو باوجود اختلاف مذاہب اور اختلاف زبان کے عربی اور اُس کے علوم کو ایک خاص وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ پس یہ دوسرا رتبہ ہے جو عربی زبان کو روئے زمین کی نامور زبانوں کے مقابلہ میں حاصل ہے ✢

عربی زبان کی وسعت الفاظ عربی زبان کو مخزن علوم وفنون ہونے کے علاوہ ایک خصوصیت یہ حاصل ہے کہ اس میں الفاظ کی وسعت بہت ہے۔ مختلف چیزوں کے نام۔ اُن کے رنگوں، اور قسموں اور اوصاف متعددہ کے باعث سینکڑوں بلکہ ہزاروں تک پہنچ گئے ہیں چنانچہ شہد کے واسطے اسیؔ نام ہیں۔ اور اژدہے کے دو سوؔ اور شیر کے پانسوؔ نام اور اونٹ و شراب کے ہزار ہزار نام اور تلوار کے قریبًا چار ہزار۔ اس وسعت لسانی کا یہ نتیجہ ہے کہ آج علوم وفنون کے ترجمہ کے متعلق اردو میں جس قدر نئی اصطلاحات بہم پہنچائی جانے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ عربی زبان کا دامن اُن سب کے واسطے نہایت فراخ ہے۔ ریاضی۔ طبعی۔ فلسفہ۔ قانون۔ طب۔ جغرافیہ اور تاریخ کے جسقدر الفاظ اُردو میں مستعمل ہیں وہ سب عربی سے ماخوذ ہیں ✢

ہندوستانیوں کو عربی زبان جاننے کی ضرورت۔ اس وقت ہندوستان میں عربی زبان کہیں بولی نہیں

جاتی۔ نہ وہ خط وکتابت کا ذریعہ ہے اور نہ حکام وقت کے دفاتر مین عام طور پہ سمجھی کام آسکتی ہے۔ مگر مسلمانوں کو اس زبان سے مذہبی لگاؤ ایسا لگا ہوا ہے کہ اس گئی گزری حالت میں بھی عربی کی سینکڑوں درس گاہیں انہوں نے اپنے ذاتی شوق سے جاری کر رکھی ہیں۔ ہزاروں عالم اس کے دقائق سمجھنے والے موجود ہیں۔ کوئی شہر ایسا کم ہوگا جس مین ہزار بارہ سو شریف مسلمانوں کی بستی ہوا ور وہاں کی خاک پاک سے ایک دو عالم ظہور پذیر نہ ہوں ✤

کتاب النحو لکھنے کی ضرورت مسلمانوں کی مقدس کتاب کا عربی مین ہونا ہر قسم کے علوم وفنوں کا اُس میں پایا جانا۔ اصطلاحات جدیدہ کی ہمرسانی میں اس سے مدد لینا یہ سب ایسے امور ہین جو مجھ کو عربی نحو لکھنے کا باعث ہوئے ہیں۔ عربی زبان میں نحو کی مجمل اور مفصل کتابیں تو بیشمار موجود ہیں لیکن اردو خوانوں کو ابتداءً اُن کا پڑھنا دشوار ہے۔ اس واسطے اس کتاب مین لحاظ رکھا گیا ہے کہ ہدایۃ النحو اور اُس سے فروتر رسالوں کے اکثر مضامین اور کافیہ و فوائد ضیائیہ کے خاص خاص مسئلے ایک مناسب ترتیب کے ساتھ اس مین آ جائیں اور طرز بیان ایسا سہل رکھا ہے کہ ہر ایک اردو خوان اسکو پڑھ سکے قواعد نحویہ کی مشق اور اعراب میں مہارت پیدا کرنے کے واسطے ایک سلسلہ مشقی سوالات کا دیا ہے اور اُس مین زیادہ تر قرآن مجید کی آیتیں لکھی گئی ہیں کچھ فقرات کو بگاڑ کر لکھا ہے تاکہ طلبا اپنی زور طبیعت سے اُن کو درست کریں۔ غالبًا اس سے پہلے اس ترتیب اور سہولت اور جامعیت کی کوئی کتاب اردو مین نہیں لکھی گئی۔ خاتمہ کتاب میں ایک ضمیمہ محاورات روزمرہ کا سلسلہ وار درج کیا گیا ہے جو موجودہ عربی زبان کی بول چال سیکھنے میں بہت کچھ رہنمائی کا ذریعہ ہوگا ✤

امرتسر ہال بازار الراقم

۲۵ جنوری ۱۸۹۸ء خاکسار عبدالرحمن ولد مولوی حافظ عمرالدین صاحب ہوشیارپوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب النحو

سبق نمبر (۱)

نحو کی تعریف نحو وہ علم ہے جس سے اسم فعل اور حرف کو باہم ترکیب دینے اور اُن کے آخر کے حالات جاننے کی کیفیت معلوم ہو +

فائدہ اس علم کا یہ ہے کہ انسان روزمرہ کی بول چال اور تحریر عبارات میں ہر ایک قسم کی خطائے ترکیبی سے محفوظ رہے +

لفظ کی تعریف و تقسیم جو بول انسان کے منہ سے نکلے۔ اُسکو لفظ کہتے ہیں پھر لفظ بامعنے کی دو قسمیں ہیں۔ ایک مفرد دوسری مرکب +

مفرد وہ اکیلا لفظ ہے جو اپنے معنے دے۔ اس کو کلمہ کہتے ہیں اور اس کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) اسم (۲) فعل اور (۳) حرف۔ جیسا کہ کتاب الصرف میں مذکور ہو چکا ہے +

مرکب وہ لفظ ہے جو دو یا زیادہ کلموں سے ملکر بنے۔ اُسکی دو قسمیں ہیں۔ مفید اور غیر مفید

مرکب مفید وہ ہے کہ جب متکلم بات کر کے چپ ہو جائے تو سننے والے کو کسی واقعہ کی خبر یا کسی چیز کی طلب معلوم ہو۔ اس کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔ جیسے جَآءَ زَیْدٌ (زید آیا) جِئْ بِالْمَآءِ (پانی لاؤ) پہلے جملہ سے سامع کو زید کے آنے کی اطلاع اور دوسرے جملہ سے متکلم کے پانی مانگنے کی خواہش معلوم ہوتی ہے

مرکب غیر مفید وہ ہے جس سے سننے والے کو خبر یا طلب کا فائدہ حاصل نہ ہو بلکہ کسی اور چیز کے سننے کا انتظار باقی رہے۔ اس کو مرکب ناقص بھی کہتے ہیں۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ (زید کا غلام) +

سبق نمبر (۲ و ۳)

کلام کی تعریف و تقسیم کلام اُن دو مرکب کلموں کو کہتے ہیں جن میں اسناد یعنے فائدہ بخش نسبت پائی جائے۔ جس کلمے کی طرف نسبت کریں۔ اُس کو مسند الیہ کہتے ہیں اور جس کو نسبت کریں۔ اُس کو مسند۔ یہ کلمے یا تو دونو اسم ہونگے یا ایک اسم اور ایک فعل ✣

دیکھو زَیْدٌ کَاتِبٌ (زید نویسندہ ہے) ایک کلام ہے۔ اس کے دونو جزو اسم ہیں۔ پہلا مسند الیہ اور دوسرا مسند۔ اس کو **جملۂ اسمیّہ** کہتے ہیں ✣

ایسا ہی قَامَ زَیْدٌ (زید کھڑا ہے) ایک کلام ہے۔ اس کا پہلا جزو فعل اور دوسرا اسم فعل مسند اور اسم مسند الیہ کہلاتا ہے۔ اس کو **جملۂ فعلیّہ** کہتے ہیں ✣

یاد رکھنا چاہیے کہ مسند الیہ ہمیشہ اسم ہوتا ہے اور مسند کبھی اسم کبھی فعل۔ حرف کو نہ مسند ہونے کی صلاحیت ہے نہ مسند الیہ ہونے کی ✣

مرکب غیر مفید کی تقسیم مرکب غیر مفید یا ناقص کی کئی قسمیں ہیں ✣

۱۔ **مرکّب اضافی** جس میں پہلا اسم مضاف اور دوسرا مضاف الیہ ہو۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ ✣

۲۔ **مرکّب توصیفی** جس میں پہلا اسم موصوف اور دوسرا صفت ہو۔ جیسے رَجُلٌ فَاضِلٌ ✣

اِن کے سوا اور بھی کئی قسمیں مرکب غیر مفید کی ہیں جن کا بیان آگے مذکور ہوگا (دیکھو صفحہ ۴۶) ✣

کلمات ثلاثہ کے خواص کوئی جملہ دو لفظوں سے کم نہیں ہوتا۔ خواہ لفظاً ہو۔ جیسے اوپر مذکور ہوا۔ یا تقدیراً جیسے اِضْرِبْ کہ اَنْتَ اس میں دوسرا کلمہ مستتر ہے اور اس سے زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ پس جب جملہ میں دو سے زیادہ کلمات ہوں تو اسم۔ فعل اور حرف کو ایک دوسرے سے تمیز کرنا اور ان کی حالتوں اور باہمی تعلقات کا جاننا ضروری ہے۔ تاکہ مسند اور مسند الیہ کی شناخت ہو سکے

اِسم کا خاصہ یہ ہے کہ الف لام یا حرف جر اُس کے اول میں داخل ہو۔ جیسے اَلرَّجُلُ۔ بِزَیْدٍ۔ یا تنوین اُس کے آخر میں ہو جیسے زَیْدٌ۔ یا مضاف ہو جیسے غُلَامُ زَیْدٍ۔ یا مسند الیہ ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ۔ یا موصوف ہو۔ جیسے رَجُلٌ عَاقِلٌ۔ یا تثنیہ ہو۔ جیسے رَجُلَانِ۔ یا جمع ہو جیسے رِجَالٌ۔ یا منسوب ہو۔ جیسے بَغْدَادِیٌّ۔ یا مصغر ہو جیسے قُرَیْشٌ۔ یا تا تانیث متحرک آخر میں آئے جیسے مُسْلِمَۃٌ +

فعل کا خاصہ یہ ہے کہ قَدْ یا سَ یا سَوْفَ اُس کے اول میں آئے۔ جیسے قَدْ ضَرَبَ۔ سَیَضْرِبُ۔ سَوْفَ یَضْرِبُ۔ یا اُس کے آخر میں جزم ہو۔ جیسے لَمْ یَضْرِبْ۔ یا مسند ہو جیسے قَامَ زَیْدٌ۔ یا ضمیر مرفوع متصل اُس سے ملے۔ جیسے ضَرَبْتُ۔ یا تِ تانیث ساکن لاحق ہو جیسے ضَرَبَتْ +

حرف کا خاصہ یہ ہے کہ اسم و فعل کی کوئی علامت اُس میں نہ ہو اور دو اسموں یا ایک اسم اور فعل میں ربط کا کام دے جیسے زَیْدٌ فِی الدَّارِ۔ کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ +

سوالات

(۱) نحو کے جاننے سے کیا مراد ہے ؟
(۲) ایک کلمہ کو دوسرے کلمے کے ساتھ ترکیب دینے سے جملہ کب بنتا ہے ؟
(۳) جملہ اسمیہ اور فعلیہ میں کیا فرق ہے ؟
(۴) غُلَامٌ عَاقِلٌ اور غُلَامُ عَاقِلٍ میں تمہارے نزدیک کچھ فرق ہے یا نہیں۔
(۵) اسم اور فعل کی خاصیتوں کا فرق مقابلے کے طور پر بیان کرو ؟
(۶) حرف کیا کام دیتا ہے ؟

فقرات ذیل کو پڑھو اور اُن کے معانی پر غور کر کے کلمات ثلاثہ کو علیحدہ علیحدہ مع وجوہات بیان کرو +

(۱) اَلْاِنْصَافُ رَاحَۃٌ۔ (۲) سَیَصْلٰی نَارًا۔
(۳) ھِنْدٌ قَائِمَۃٌ۔ (۴) اِنْصَرَفَ عَنْہُ اَصْحَابُہٗ۔
(۵) قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ۔ (۶) لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔

سبق نمبر (۴)

معرب و مبنی کا بیان آخر کی تبدیلی کے لحاظ سے کلمات کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) **معرب** وہ کلمہ ہے جو ماضی امر حاضر اور حرف سے مشابہ نہ ہو۔ اسکے آخر میں ہمیشہ تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے یعنے کسی حالت میں ضمہ کسی حالت میں فتحہ اور کسی حالت میں کسرہ آتا ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ - رَأَیْتُ زَیْدًا - ذَهَبْتُ اِلَی زَیْدٍ - ان مثالوں میں زید معرب ہے جسکے آخر تین حالتوں میں تین مختلف حرکتیں پیدا ہوئیں +

(۲) **مبنی** وہ کلمہ ہے جو حرف سے مشابہ ہو۔ اس کے آخر میں کبھی تغیر نہیں ہوتا۔ یعنے کسی حالت میں بجائے ضمہ کے فتحہ یا بجائے فتحہ کے کسرہ نہیں آتا جیسے جَاءَ هٰؤُلَاءِ - رَأَیْتُ هٰؤُلَاءِ - ذَهَبْتُ اِلَی هٰؤُلَاءِ - ان مثالوں میں هٰؤُلَاءِ مبنی ہے جس کا آخر تمام حالتوں میں یکساں ہے +

معرب اور مبنی کی بابت مختصر یوں سمجھنا چاہیے۔ ؎

مبنی آں باشد کہ ماند برقرار معرب آں باشد کہ گردد بار بار

تنبیہ اسم بیشتر معرب اور تھوڑے مبنی ہیں۔ فعلوں میں صرف مضارع معرب ہے۔ ماضی اور امر مبنی اور حرف سب مبنی ہیں۔ اس جگہ اسم معرب کے احکام لکھے جاتے ہیں۔ فعل کے احکام اپنے موقع پر درج ہونگے +

اعراب کا بیان اعراب وہ شے ہے جس سے معرب کا آخر مختلف ہو۔ جس چیز سے یہ اختلاف پیدا ہو اُس کو عامل کہتے ہیں۔ اسم کے تین اعراب ہیں۔ رفع۔ نصب اور جر۔ جس اسم پر رفع ہو اُس کو مرفوع جس پر نصب ہو اُس کو منصوب اور جس کو جر ہو اسکو مجرور کہتے ہیں۔ امثلۂ ذیل میں اسم کے عامل اور اعراب پر غور کرو :-

حالتِ رفعی جَاءَ زَیْدٌ اس میں جَاءَ عامل اور زید کا اعراب رفع ہے +

حالتِ نصبی رَأَیْتُ زَیْدًا اس میں رَأَیْتُ عامل اور زید کا اعراب نصب ہے +

حالتِ جری ذَهَبْتُ بِزَیْدٍ اس میں بِ عامل اور زید کا اعراب جر ہے +

فائدہ معرب اور مبنی کی آخری حالت ظاہر کرنیکا طریق عام طور پر ایک ہے۔ مگر حرکات کے ناموں میں فرق ہے۔ یہ حرکتیں جب معرب کو آئیں تو اُن کو رفع۔ نصب اور جر کہتے ہیں اور جب مبنی کے آخر میں آئیں تو ضمہ۔ فتحہ اور کسرہ کہلاتی ہیں +

سبق نمبر (۵ و ٦)

اعراب کی قسمیں اسم معرب کا اعراب کبھی بالحرکۃ ہوتا ہے یعنے پیش زبر اور زیر سے اور کبھی بالحرف یعنے وٗ۔ الف۔ یٗ سے۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

(۱) اسم مفرد صحیح* اور جاری مجرای صحیح اور جمع مکسّر کا رفع پیش سے۔ نصب زبر سے اور جرّ زیر سے ہوتا ہے ✣

	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جرّی
اسم مفرد صحیح	هٰذَا زَيْدٌ	رَأَيْتُ زَيْدًا	مَرَرْتُ بِزَيْدٍ
جاری مجرای صحیح	هٰذَا دَلْوٌ	رَأَيْتُ دَلْوًا	مَرَرْتُ بِدَلْوٍ
	هٰذَا ظَبْيٌ	رَأَيْتُ ظَبْيًا	مررتُ بظبيٍ
جمع مکسّر	هٰذِهٖ رِجَالٌ	رَأَيْتُ رِجَالًا	مررْتُ برِجَالٍ

(۲) تثنیہ۔ جیسے رجلانِ۔ یا مشابہ تثنیہ لفظاً جیسے اثنانِ۔ یا مشابہ تثنیہ معنًی۔ جیسے کلا۔ ان کا رفع الف سے۔ نصب وجرّ یٗ ماقبل مفتوح سے آتا ہے

	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جرّی
تثنیہ	جاءَ رَجُلَانِ	رأیتُ رجلینِ	مررتُ برجلینِ
مشابہ تثنیہ	جاءَ اِثنانِ	رأیتُ اثنینِ	مررتُ باثنینِ
	جاءَ کلاهما	رأیتُ کِلَیهما	مررتُ بکِلَیهما

تنبیہ واضح ہو کہ کلا ہمیشہ ضمیر کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے ✣

(۳) جمع مذکر سالم۔ جیسے مسلمون۔ یا مشابہ جمع لفظاً۔ جیسے عشرون۔ یا مشابہ جمع معنًے جیسے اولو۔ ان کا رفع واؤ ماقبل مضموم سے۔ نصب وجرّ یٗ ماقبل مکسور سے آتے ہیں

	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جرّی
جمع مذکر سالم	جاءَ مسلمون	رأیتُ مسلمین	مررتُ بمسلمین
مشابہ جمع مذکر	جاءَ عشرون	رأیتُ عشرین	مررتُ بعشرین
	جاءَ اولو مالٍ	رأیتُ اولی مالٍ	مررتُ باولی مالٍ

(۴) جمع مؤنث سالم۔ اس کا رفع پیش سے۔ نصب وجرّ زیر سے ہوتا ہے جیسے

جاءَنی مسلماتٌ رأیتُ مسلماتٍ مررتُ بمسلماتٍ

* نحویوں کی اصطلاح میں صحیح اسے کہتے ہیں جسکے آخر میں حرف علت نہ ہو جیسے زیدٌ اور جاری مجری صحیح وہ جس کے آخر وٗ یٗ ماقبل ساکن ہو۔ جیسے دلوٌ (ڈول) ظبیٌ (ہرن) ✣

تنبیہ۔ تفصیل مندرجہ ذیل پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ واحد تثنیہ اور جمع کی اعرابی حالتوں میں تبدیلی کس طرح ہوتی ہے:۔

مذکر

	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
واحد	مسلمٌ	مسلماً	مسلمٍ
تثنیہ	مسلمانِ	مسلمَینِ	مسلمَینِ
جمع	مسلمونَ	مسلمِینَ	مسلمِینَ

مؤنث

	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
واحد	مُسلمةٌ	مسلمةً	مسلمةٍ
تثنیہ	مسلمتانِ	مسلمتَینِ	مسلمتَینِ
جمع	مسلماتٌ	مسلماتٍ	مسلماتٍ

(۵) مندرجہ ذیل چھ اسم[1] اَبٌ (باپ) اَخٌ (بھائی) حَمٌ (دیور) هَنٌ (شرمگاہ) فَمٌ (منہ) ذُوْ (صاحب) جب یٔ متکلم کے سوا کسی اور کلمہ کی طرف مضاف ہوں تو اُن کا رفع واو ماقبل مضموم سے نصب الف سے اور جری ماقبل مکسور سے آتے ہیں:۔

	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
اَبٌ	هذا ابوك	رأیت اباك	مررت بابیك
فَمٌ	هذا فوك[2]	رأیت فاك	وضعتُ فی فیك
ذُوْ	هذا ذو مالٍ	رأیت ذا مالٍ	مررت بذی مالٍ

(۶) اسم مفرد غیر منصرف کا رفع پیش سے نصب اور جر زبر سے ہوتا ہے:۔

جاءنی احمدُ	رأیتُ احمدَ	مررت باحمدَ

(۷) اسم منقوص یعنے وہ اسم جس کے آخر میں یٔ ماقبل مکسور ہو۔ اس کا رفع ضمۂ تقدیری سے اور جر کسرۂ تقدیری سے اور نصب فتحۂ لفظی سے آتے ہیں تقدیری کے یہ معنے ہیں کہ اعراب کی علامت لفظوں میں نہ ہو:۔

جاءنی القاضی	رأیتُ القاضِیَ	مررتُ بالقاضی

(۸) اسم مقصور یعنے وہ اسم جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو اور نیز وہ اسم جو یٔ متکلم کی طرف مضاف ہو۔ ان کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری آتا ہے:۔

اسم مقصور	جاءنی موسیٰ	رأیتُ موسیٰ	مررتُ بموسیٰ
مضاف طرف یائے متکلم	جاءنی غلامِی	رأیتُ غلامِی	مررتُ بغلامِی

[1] نحوی ان کو اسمائے ستہ مکبرہ کہتے ہیں یعنے ایسے چھ اسم جو مصغر نہ ہوں۔ [2] فم کا میم واو سے بدل گیا۔

سبق نمبر ۹

منصرف وغیر منصرف کا بیان اسم معرب کی دو قسمیں ہیں۔ ایک منصرف جس میں نہ تو دو سبب منجملہ[1] نو اسباب کے ہوں اور نہ ایک سبب جو دو کے قائم مقام ہو سکے۔ اس کے آخر میں حرکات ثلثہ اور تنوین آتی ہے۔ جیسے زَیْدٌ۔ دوسرا غیر منصرف جس میں دو سبب منجملہ نو اسباب کے ہوں یا ایک جو قائم مقام دو کا ہو اس کے آخر میں کسرہ و تنوین نہیں آتی۔ اور کسرہ کے مقام پر ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَ عُمَرُ۔ رَأَیْتُ عُمَرَ۔ مَرَرْتُ بِعُمَرَ

اسباب منع صرف کا بیان یہ نو سبب ہیں عدل۔ وصف۔ تانیث۔ معرفہ۔ عجمہ۔ جمع۔ ترکیب۔ الف نون زائدہ۔ وزن فعل۔ ان کا بیان حسب ذیل ہے:۔

عدل وہ اسم ہے جو اصلی صیغہ سے بغیر کسی قاعدہ صرفی کے نکالا گیا ہو۔ کبھی تو عدد سے نکالا جاتا ہے۔ جیسے ثُلٰثُ و مَثْلَثُ کہ ہر ایک کے معنے ہیں تین تین۔ اور قیاس یہ تھا کہ ان کے معنے صرف تین ہوتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اصل میں ثَلٰثَۃٌ ثَلٰثَۃٌ تھا کیونکہ معنے کا تکرار لفظ کے تکرار پر دلالت کرتا ہے۔ اس کو عدل تحقیقی کہتے ہیں اور اس میں دوسرا سبب صفت ہے۔ کبھی عدل کا وزن اسم سے نکالا جاتا ہے۔ جیسے عُمَرُ و زُفَرُ کہ یہ اسم عرب میں غیر منصرف استعمال ہوتے ہیں اور سوائے علمیت کے اور کوئی علت منع صرف کی ان میں نہیں۔ اس واسطے ان کو عامر اور زافر سے معدول مان لیا ہے۔ اس کو عدل تقدیری کہتے ہیں ✣

صفت جو اصل میں وصفی معنے کے واسطے وضع کی گئی ہو۔ جیسے اَحْمَرُ (سرخ رنگ) اَسْوَدُ (سیاہ رنگ) اس میں دوسرا سبب وزن فعل ہے ✣

تانیث ہر علم جس کے آخر میں ۃ تانیث لفظاً ہو۔ جیسے طَلْحَۃُ (نام مرد) مَکَّۃُ (نام شہر) یا اس میں تانیث معنوی ہو۔ اور کلمہ تین حرف سے زائد یا متحرک الاوسط ہو۔ جیسے زَیْنَبُ (نام عورت) سَقَرُ (نام دوزخ) یا تانیث الف مقصورہ کے ساتھ ہو۔ جیسے حُبْلٰی (زن حاملہ) یا الف ممدودہ کے ساتھ جیسے صَحْرَاءُ (جنگل) ان میں سے

---

[1] نحوی ان کو اسباب تسعہ منع صرف کہتے ہیں ✣

تانیث بالالف قائم مقام دو سببوں کے ہوتی ہے +
معرفہ صرف وہ اسم جس میں علمیت پائی جائے۔ جیسے زَیْنَبُ اس میں دوسرا سبب تانیث ہے +
عجمہ جو اسم عربی کے سوا دوسری زبان میں علم ہو اور تین حرف سے زائد ہو۔ جیسے اِبْرَاهِیْمُ (نام پیغمبر) یا ثلاثی متحرک الاوسط ہو جیسے شَتَرُ (نام قلعہ دیار بکر) +
فائدہ جو مؤنث ثلاثی ساکن الاوسط غیر عجمی ہو۔ اس کو منصرف و غیر منصرف دونو طرح پڑھنا جائز ہے۔ جیسے هِنْدٌ و هِنْدُ (نام عورت) اگر عجمہ ہو تو پھر ضرور غیر منصرف ہوگا۔ جیسے مَاهُ و جُوْرُ (ملک عجم میں دو شہروں کے نام ہیں) +
جمع جو منتہی الجموع کے وزن پر ہو یعنے ایسی جمع جس کے پہلے دو حرف مفتوح اور تیسری جگہ الف ہو۔ جیسے مَسَاجِدُ و مَصَابِیْحُ یہ جمع قائم مقام دو سببوں کے ہے لیکن اگر آخر میں ۃ ہو۔ جیسے صَیَاقِلَۃٌ و بَرَامِکَۃٌ تو پھر یہ جمع غیر منصرف نہ ہوگی۔
ترکیب یعنے وہ دو کلمے جو اضافت و اسناد کے بغیر مرکب ہو گئے ہوں جیسے بَعْلَبَكُّ (نام شہر) کہ بعل اور بک سے مرکب ہے اس میں دوسرا سبب علمیت ہے +
الف و نون زائدہ جب علم کے آخر میں ہو۔ جیسے عُثْمَانُ یا اس صفت کے آخر میں ہو جو فعلان کے وزن پر ہے اور اس کی مؤنث میں ۃ نہ ہو جیسے سَکْرَانُ دمتوالا یا ایسا اسم ہو کہ اس کی مؤنث ہی نہیں۔ جیسے رَحْمٰنُ +
وزن فعل ہر اسم جو فعل کے وزن خاص پر ہو۔ جیسے دُئِلُ (نام قبیلہ) شَمَّرُ (نام اسپ) یا مضارع کا کوئی حرف اس سے پہلے آئے۔ جیسے اَحْمَدُ (نام) تَغْلِبُ (نام قبیلہ) اس میں دوسرا سبب علمیت ہے +
تنبیہ منجملہ اسباب منع صرف کے پانچ سبب اسم نکرہ میں پائے جاتے ہیں عدل تحقیقی وزن فعل تانیث بالالف منتہی الجموع۔ فعلان صفتی جس کا مؤنث فعلانۃ نہ ہو۔ اور چھ سبب معرفہ میں پائے جاتے ہیں عدل تقدیری۔ تانیث بالتاء۔ عجمہ۔ ترکیب۔ وزن فعل فعلان جبکہ علم ہو
فائدہ۔ ہر اسم غیر منصرف جبکہ اس پر الف لام آئے یا دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو تو اس کو کسرہ دیا جاتا ہے۔ جیسے ذَهَبْتُ اِلَی مَسَاجِدِکُمْ و اِلَی الْمَسَاجِدِ +

سبق نمبر (۹)

سوالات

الف (۱) اعراب کسے کہتے ہیں اور اُس کی کتنی قسمیں ہیں ؟

(۲) مبنی اور معرب میں کیا فرق ہے ؟

(۳) غیر منصرف کسے کہتے ہیں اور اُس کو کیا اعراب آتا ہے ؟

(۴) صرفیوں اور نحویوں نے صحیح کی تعریف میں کیا فرق رکھا ہے ؟

(۵) قاضی کا اعراب رفعی اور نصبی حالت میں کس طرح آئیگا ؟

ب فقرات ذیل کا ترجمہ کرو۔ اور جن الفاظ پر خط کھینچا گیا ہے۔ اُن کے اعراب کی تشریح کرو :۔

(۱) رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ۔ ذَهَبْتُ بِعَمَرٍ۔ جَاءَ غلامی ✣

(۲) ذهب اثنانِ۔ کانتا تحت عبدین۔ خرجت بکلیهما ✣

(۳) لایتخذ المؤمنون الکافرین اولیاءَ۔ وکان بالمؤمنین رحیمًا

(۴) کان ابوهما صالحًا۔ جاؤا اباهم عشاءً۔ ارجعوا الی ابیکم ✣

(۵) حکی انّ رجلاً یسمّی احمد دخل فی بیت امرأة فقالت انصرف انصرف۔ فقال الرجل انا احمد واحمد لا ینصرف فقالت نعم اذا نکرا انصرف ✣

ج۔ اِن فقرات کے اعرابوں کو صحیح کرو :۔

(۱) هُنَّ مسلماتٍ۔ مررتُ باحمدٍ۔ رأیتُ غلامی ✣

(۲) جاء اباهما۔ رأیت ابیهم۔ ذهبتُ بابوك ✣

(۳) جاء الرجلین۔ رأیتُ الرجلان۔ مررتُ بکلاهما ✣

(۴) یا عمّ و رمتْ رِجْلیهِ۔ ثمّ قال وصل الورمُ الی رکبتاهُ ✣

سبق نمبر ۱۰

جملہ اسمیہ کا بیان

جملہ اسمیہ وہ ہے جس کا پہلا جز اسم ہو۔ جیسے زَیْدٌ کَاتِبٌ کہ اس میں زَیْدٌ مسند الیہ ہے اور اس کو مُبتدا کہتے ہیں۔ کَاتِبٌ مسند اور اس کو خبر کہتے ہیں۔ مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں۔ اور انکا عامل* (رافع) ہمیشہ معنوی ہوتا ہے جیسے زَیْدٌ کَاتِبٌ میں سے ہر ایک مرفوع ہے اور ان کا عامل لفظوں میں کوئی نہیں ہے۔

(مُبتدا اور خبر کے احکام)

مبتدا ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے یا نکرہ مخصوصہ۔ صرف نکرہ کبھی مبتدا نہیں ہو سکتا۔

خبر اکثر نکرہ اور کبھی معرفہ بھی ہوتی ہے۔ ذیل کی مثالوں میں مبتدا پر غور کرو۔

۱۔ معرفہ کے مبتدا ہونے کی مثالیں:۔

زَیْدٌ کَاتِبٌ۔ اس میں زید مبتدا معرفہ ہے۔

العدل محمُودٌ (انصاف پسندیدہ ہے) اس میں العدل مبتدا معرفہ ہے۔

۲۔ نکرہ مخصوصہ کے مبتدا ہونے کی مثالیں:۔

وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ۔ (بے شک مؤمن غلام مشرک سے بہتر ہے)

اس میں عبد نکرہ وصفیت سے خاص ہو گیا۔

ارجلٌ فی الدار ام امرأۃ (اس گھر میں مرد ہے یا عورت) اس میں رجل نکرہ تقیید سے خاص ہو گیا ہے۔

ما احدٌ خیرٌ منك (تم سے بہتر کوئی نہیں) اسمیں احد نکرہ نفی کے تحت میں آنے سے خاص ہو گیا۔

سلامٌ علیك اصل میں سلامی علیك (تم پر میرا سلام ہو) اس میں سلام یائے متکلم کی طرف مضاف ہونے سے خاص ہو گیا۔

۳۔ خبر عموماً مفرد ہوا کرتی ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں مذکور ہوا مگر کبھی جملہ بھی آجاتی ہے۔ اس صورت میں ایک ضمیر بارز یا مستتر اکثر مبتدا کی طرف اسمیں راجع ہوتی ہے جیسے

زَیْدٌ اَبُوْهُ قَائِمٌ (زید کا باپ کھڑا ہے) اس میں ابوہ کی ضمیر بارز زیدٌ کی طرف راجع ہے۔

زَیْدٌ یَضْرِبُ (زید مارتا ہے) اس جگہ یضرب میں ضمیر مستتر ھو زید کی طرف عائد ہے۔

* عامل کی تعریف سبق نمبر ۱۲ میں مذکور ہو چکی ہے۔

۴۔ خبر جب اسم مشتق یا منسوب ہو تو تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت میں مبتدا کے موافق ہوگی
خبر مفرد مذکر کی مثال اَلرِّزْقُ مَقْسُوْمٌ (روزی بٹی ہوئی ہے)
خبر مفرد مونث = ارضُ اللّٰہ واسعۃٌ (خدا کی زمین فراخ ہے)
خبر تثنیہ مذکر = طلحۃُ و زبیرٌ صحابیان (طلحہ اور زبیر دونوں صحابی ہیں)
خبر جمع مذکر = الرّجالُ قوامون علی النساء (مرد عورتوں پر حاکم ہیں)
خبر جمع مونث = نساء الحی جمیلات (اس قبیلہ کی عورتیں خوبصورت ہیں)

۵۔ مفصلۂ ذیل صورتوں میں مبتدا کا مقدم لانا واجب ہے:۔
(۱) مبتدا ایسا کلمہ ہو جس کا شروع کلام میں آنا ضروری ہو۔ جیسے مَنْ ابوکَ (تمہارا باپ کون ہے؟)
(۲) مبتدا اور خبر دونو معرفہ ہوں۔ جیسے زیدٌ اخوکَ (زید تمہارا بھائی ہے)
(۳) مبتدا اور خبر تخصیص میں برابر ہوں جیسے افضل منّی افضل منکَ (جو مجھ سے بہتر ہے وہ تم سے بھی بہتر ہے)
(۴) مبتدا کی خبر فعل واقع ہو۔ جیسے زَیدٌ قامَ (زید کھڑا ہوا)

۶۔ مفصلۂ ذیل صورتوں میں خبر کی تقدیم واجب ہے:۔
(۱) خبر ایسا کلمہ ہو جس کا شروع کلام میں آنا واجب ہے۔ جیسے این زیدٌ (زید کہاں ہے؟)
(۲) جبکہ خبر ظرف یا جار مجرور اور مبتدا نکرہ ہو۔ جیسے عندی مالٌ۔ فی الدار رجل +
(۳) متعلق خبر کی ضمیر مبتدا میں ہو۔ جیسے علی التمرۃ مثلھا زبدًا (کھجور پر اتنا ہی مکھن ہے)

۷۔ کبھی ایک مبتدا کی کئی خبریں بھی آجاتی ہیں۔ جیسے زیدٌ عالمٌ عاقلٌ +

۸۔ جب مبتدا میں شرط کے معنے پائے جائیں تو خبر پر فَ لائی جاسکتی ہے۔ جیسے مَنْ عَمِلَ صالحًا فلنفسہٖ (جو شخص نیک کام کرتا ہے اپنے فائدے کے لئے کرتا ہے) +

۹۔ جب خبر ظرف یا جار مجرور ہو تو اُس کے پہلے کوئی فعل یا شبہ فعل مقدر مانا جاتا ہے
جیسے عندی مالٌ اے موجودٌ۔ زیدٌ فی الدار ای استقرَّ +

۱۰۔ جب قرینہ پایا جائے تو مبتدا کا حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے الھلال واللّٰہ اس جگہ ھٰذا مبتدا محذوف ہے یعنے خدا کی قسم یہ نیا چاند ہے +
اسی طرح کبھی خبر بھی محذوف ہوتی ہے جیسے خرجت فاذا السبع اس جگہ واقف خبر محذوف ہے یعنے میں باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہوں۔ درندہ کھڑا تھا +

سبق نمبر (۱۲)

مشق جملۂ اسمیہ۔

(۱) ان فقرات میں پہلے مبتدا اور خبر کو پہچانو پھر اردو میں اُن کا ترجمہ کرو۔ کلمات ربط (ہے۔ ہیں۔ ہوں) اپنی طرف سے بڑھاؤ ÷

اللہ غنیٌّ۔ الشَّمسُ طالعۃٌ۔ الثوبُ جدیدٌ العمامۃُ عتیقۃٌ۔ اَینَ بیتُ محمودٍ۔ مَن فِی الحدیقۃ۔ فی السّماء ربّکم۔ ابونا آدمُ۔

(۲) ان فقروں میں جو لفظ محذوف ہو اُس کو ظاہر کرو۔

عندنا کتابٌ۔ مَن بالباب۔ نحن فوق الارض۔ انتم تحت السماء۔

(۳) زیدٌ قام ابوہُ میں خبر کونسی ہے؟ مَن جاءَ فلہٗ درہمٌ میں فَ کیسی ہے؟

(۴) نیچے کی مثالوں میں خبر کو درست کرو:۔

زینبُ صالحٌ[۱]۔ طلحۃُ قائمۃٌ۔ ھُم[۲] ظالمٌ۔ ھو مُؤمنون نحن عالمین زینبُ[۳] و رقیّۃ قاعداتٌ۔ رجال[۴] الحبش اسودُ ÷

(۵) فقرات ذیل کا عربی میں ترجمہ کرو۔ مبتدا کو مقدم اور خبر کو مؤخر لاؤ ÷۔ کلماتِ ربط (ہے۔ ہیں۔ ہوں) کا ترجمہ عربی میں کچھ نہیں ہوگا ÷

یہ کپڑا پرانا ہے۔ وہ پگڑی نئی ہے۔ تمہارا گھر دور ہے۔ میری کتاب اچھی ہے۔ آسمان ہمارے سر پر ہے۔ زمین اُن کے پاؤں کے نیچے ہے۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ احمد باغ میں کھڑا ہے۔ زینب دروازے پر بیٹھی ہے۔ خدا کی زمین فراخ ہے ÷

---

[۱] زینب عورت کا نام ہے اور طلحۃ مرد کا نام ہے۔ اس لیے۔ پہلے کی خبر صالحۃ اور دوسرے کی خبر قائم آئیگی ÷

[۲] ھم جمع اور ھو مفرد ہے۔ اس لیے ھم کی خبر ظالمون اور ھو کی خبر مؤمن آئیگی

[۳] زینب و رقیۃ تثنیہ ہیں۔ اس لئے خبر قاعدتان آئیگی ÷

[۴] رجال جمع ہے۔ اس واسطے خبر سودٌ آئیگی ÷

سبق نمبر (۱۳ و ۱۴)

نواسخ جملہ کا بیان

جملہ اسمیہ پر بعض قسم کے افعال اور حروف بھی داخل ہوتے ہیں۔ اس وقت مبتدا کو اُن کا اسم اور خبر کو اُن کی خبر کہتے ہیں اور یہ سب نواسخ جملہ کہلاتے ہیں۔ انکی پانچ قسمیں ہیں (۱) افعالِ ناقصہ (۲) افعالِ مقاربہ (۳) حروف مشبہ بفعل (۴) ما و لا مشابہ بلیس (۵) لا نفی جنس +

افعالِ ناقصہ وہ فعل ہیں جو صرف فاعل کے ملنے سے جملہ نہیں بنتے بلکہ اُن کے فاعل کی صفت بیان کرنے کی ضرورت رہتی ہے۔ فاعل کو اسم اور صفت کو خبر کہتے ہیں۔ تمام افعالِ ناقصہ اور اُن کے مشتقات اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ یہ تعداد میں تیرہ ۱۳ ہیں اور استعمال کی صورت یہ ہے :-

كَانَ اپنے اسم کی خبر کو زمانہ ماضی میں ثابت کرنے کے واسطے آتا ہے۔ خواہ وہ خبر منقطع ہو۔ جیسے كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا تھا) خواہ دائمی ہو۔ جیسے كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا (خدا علیم ہے)
مضارع مجزوم کا نون حذف کرنے میں كَانَ کو خصوصیت ہے جبکہ ضمیر منصوب اور ساکن سے متصل نہ ہو۔ جیسے لَمْ أَكُ بَغِيًّا (میں کبھی بدکار نہ تھی) کہ اصل میں لَمْ أَكُنْ تھا۔ مگر لَمْ يَكُنْهُ اور لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ میں نون حذف نہ ہوگا کہ پہلی جگہہ ضمیر منصوب سے اور دوسری جگہ ساکن سے متصل ہے +

صَارَ واسطے تبدیل حالت کے آتا ہے۔ جیسے صَارَ الطِّيْنُ خَزَفًا (مٹی ٹھیکرہ بن گئی) +

أَصْبَحَ و أَمْسٰى و أَضْحٰى تینوں فعل جملہ کے مضمون کو اپنے اپنے اوقات یعنے صَبَاح (صبح کا وقت) مَسَاء (شام کا وقت) ضُحٰى (چاشت کا وقت) کے مقارن کرنے کے واسطے آتے ہیں جیسے أَصْبَحَ زَيْدٌ قَائِمًا (زید صبح کے وقت کھڑا ہوا) باقی اسی طرح +

ظَلَّ۔ بَاتَ جملہ کے مضمون کو اپنے دونو وقتوں یعنے روز اور شب سے ملانے کے واسطے آتے ہیں۔ جیسے ظَلَّ زَيْدٌ صَائِمًا (زید تمام دن روزہ دار رہا) بَاتَ زَيْدٌ نَائِمًا (زید تمام رات سویا رہا) +

فائدہ۔ اوپر والے پانچوں فعل کبھی صَارَ کے معنے میں آجاتے ہیں۔ جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید دولتمند ہوگیا) اس جگہہ صرف تبدیل حالت مقصود ہے۔ وقت صبح سے کوئی تعلق نہیں +

تنبیہ۔ چند اور فعل بھی ہیں جو صَارَ کے معنے دینے کی وجہ سے ملحقات صار کہلاتے ہیں مثل اِرْتَدَّ و تَحَوَّلَ وغیرہ جیسے فَارْتَدَّ بَصِیْرًا۔ (پس وہ بینا ہوگیا) +

مَازَالَ و مَابَرِحَ و مَافَتِئَ و مَا انْفَكَّ یہ چاروں فعل خبر کے استمرار کے واسطے آتے ہیں اور مَا ان میں نافیہ ہے۔ جیسے مَازَالَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید ہمیشہ غنی رہا) یعنے کوئی زمانہ ایسا نہیں آیا کہ زید اُس میں غنی نہ ہو +

مَادَامَ میں مَا مصدریہ ہے اور کسی کام کی تعیین وقت کے واسطے آتا ہے جو اُس کی خبر کے زمانے کے برابر ہو اور اسی واسطے جملۂ سابقہ کا ہمیشہ محتاج ہوتا ہے جیسے اَوْصَانِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَادُمْتُ حَیًّا (مجھ کو حکم دیا کہ جب تک میں زندہ رہوں نماز پڑھوں اور زکوۃ دوں) +

لَیْسَ واسطے نفی مضمون جملہ کے آتا ہے۔ جیسے لَیْسَ زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا نہیں) جب اس کی خبر پر بؔ آئے تو وہ مجرور ہوتی ہے۔ جیسے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ (کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہیں) یہ اصل میں لَیِسَ تھا۔ کثرت استعمال سے لَیْسَ ہوگیا۔ ماضی کے سوا اس سے کوئی فعل نہیں آتا +

فائدہ کَانَ کبھی تامہ ہوتا ہے۔ یعنے صرف فاعل پر تمام ہو جاتا ہے۔ اور اس وقت ثَبَتَ و حَصَلَ کے معنے دیتا ہے۔ جیسے اِنْ کَانَ ذُوْعُسْرَۃٍ (اگر تنگدست ہو) یہی حال اَصْبَحَ وغیرہ پانچوں فعلوں کا ہے۔ جبکہ ان سے دخول فے الوقت مراد ہو۔ جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ اَیْ دَخَلَ فِی الصَّبَاحِ (زید نے صبح کی) +

سبق نمبر (۱۵)

افعالِ مقاربہ یہ چار فعل ہیں عسیٰ۔ کاد۔ کرب۔ اوشک اور واسطے قربِ خبر کے وضع کیے گئے ہیں۔ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ ان کی خبر ہمیشہ فعلِ مضارع ہوتی ہے۔ استعمال کی تین صورتیں ہیں:۔

۱۔ **عسیٰ** واسطے امید کے آتا ہے اور اس کی خبر کے ساتھ اَنْ اکثر ہوتا ہے۔ جیسے عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّاتِیَ بِالْفَتْحِ (نزدیک ہی امید ہے کہ اللہ فتح دے) یہ فعل غیر متصرف ہے اور اس سے ماضی کے سوا کوئی صیغہ نہیں آتا +

۲۔ **کَادَ** واسطے قربِ حصول خبر کے آتا ہے اور اس کی خبر اکثر بغیر اَنْ کے ہوتی ہے۔ جیسے کَادُوْا یَکُوْنُوْنَ عَلَیْہِ لِبَدًا (قریب تھا کہ لوگ اس کو چمٹ جائیں) +

تنبیہ۔ عسیٰ کی خبر سے کبھی اَنْ حذف ہوتا ہے اور کَادَ کی خبر کے ساتھ کبھی آ جاتا ہے مگر پہلے کی خبر پر اَنْ کا لانا اور دوسرے کی خبر سے اَنْ کا حذف کرنا زیادہ بہتر ہے

۳۔ **کَرَبَ** و **اَوْشَکَ** شروع کے واسطے آتے ہیں۔ پہلے کی خبر بغیر اَنْ کے اور دوسرے کی خبر مع اَنْ کے ہوتی ہے۔ جیسے کَرَبَ الْقَلْبُ یَذُوْبُ (نزدیک ہے کہ دل پگھل جائے) اَوْشَکَ زَیْدٌ اَنْ یَّاْتِیَ (نزدیک ہے کہ زید آئے) +

فائدہ طَفِقَ۔ جَعَلَ۔ اَخَذَ بھی افعالِ مقاربہ ہیں اور مضارع پر آتے ہیں مگر انکی خبر پر اَنْ کا لانا منع ہے۔ جیسے طَفِقَا یَخْصِفَانِ عَلَیْہِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّۃِ (آدمؑ اور حوا دونوں اپنے بدن پر بہشت کے پتے سینے لگے) جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَمْسَحُ رَاْسَہٗ (رسول خدا صلعم عمار بن یاسر کا سر سہلانے لگے)۔ اَخَذْتُ اَکْتُبُ (میں لکھنے لگا)

سوالات

(۱) کَانَ اور صَارَ ایک معنی میں مستعمل ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ مع وجہ بیان کرو +

(۲) مَادَامَ زَیْدٌ یَجْلِسُ کو پورا جملہ بنانے کے لیے کس چیز کی ضرورت ہے +

(۳) اَصْبَحَ زَیْدٌ قَائِمًا اور اَصْبَحَ زَیْدٌ غَنِیًّا میں اَصْبَحَ کن کن معنوں میں مستعمل ہوا ہے؟

(۴) عسیٰ اور کَادَ کے استعمال میں کیا فرق ہے؟

(۵) جَعَلَ اور اَوْشَکَ میں علیحدہ علیحدہ کیا کیا خصوصیتیں پائی جاتی ہیں؟

سبق نمبر (۱۶)

حروف مشبہ بفعل یہ چھ ہیں اِنَّ۔ اَنَّ (بے شک)۔ کَاَنَّ (گویا کہ)۔ لٰکِنَّ (لیکن)۔ لَعَلَّ (شاید کہ)، لَیْتَ (کاش کہ)۔ ان کو مشبہ بفعل اس واسطے کہتے ہیں کہ ان میں فعل کے معنے پائے جاتے ہیں اور اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔

استعمال کی یہ صورت ہے:۔
اِنَّ و اَنَّ واسطے تحقیق مضمون جملہ کے آتے ہیں جیسے اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (خدا بیشک بخشنے والا مہربان ہے) بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ (مجھے معلوم ہوا کہ زید ضرور کھڑا ہے)
کَاَنَّ واسطے تشبیہ کے۔ جیسے کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ (زید گویا شیر ہے) +
لٰکِنَّ واسطے استدراک کے یعنے دور کرنے وہم مضمون جملہ سابق کے آتا ہے۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ۔ لٰکِنَّ عَمْرًا جَالِسٌ (زید کھڑا ہوا۔ مگر عمرو بیٹھا ہے) +
لَیْتَ واسطے تمنّی کے آتا ہے یعنے آرزو کرنا ایک چیز کی خواہ ہو سکتی ہو۔ جیسے لَیْتَ زَیْدًا قَائِمٌ (کاش زید کھڑا ہوتا) خواہ نہ ہو سکتی ہو۔ جیسے لَیْتَ الشَّبَابَ رَاجِعٌ (کاش جوانی پھر آتی) +
لَعَلَّ واسطے رجا یعنے ممکن الحصول آرزو کے آتا ہے۔ جیسے لَعَلَّ السَّاعَۃَ قَرِیْبٌ (شاید قیامت قریب ہو) +
اِن چھیوں حرفوں کے بعد جب مَا کافہ آئے تو اُن کے عمل کو زائل کر دیتا ہے جیسے اِنَّمَا اِلٰھُکُمُ اللّٰہُ وَّاحِدٌ (تمہارا معبود ایک ہی خدا ہے) اور اس وقت یہ حروف افعال پر بھی داخل ہوتے ہیں۔ جیسے اِنَّمَا قَامَ زَیْدٌ (زید کھڑا ہے)۔ کَاَنَّمَا یُسَاقُوْنَ اِلَی الْمَوْتِ (گویا اُن کو موت کی طرف دھکیلا جاتا ہے) +

سبق نمبر (۱۷)

اِنَّ و اَنَّ کے استعمال میں یہ فرق ہے کہ اِنَّ (مکسورہ) صدر کلام میں آتا ہے اور اپنے اسم و خبر سے ملکر کلام تام بن جاتا ہے۔ جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ اس جگہ اِنَّ اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہے۔ اَنَّ (مفتوحہ) وسط کلام میں آتا ہے۔

اور اپنے اسم و خبر سے ملکر مفرد کے حکم میں ہوتا ہے اور ایک فعل یا اسم کا اس کے پہلے آنا ضروری ہے جس کا یہ اَنَّ فاعل یا مفعول یا کوئی اور جزو جملہ بن سکے۔ جیسے بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ وَ عَلِمْتُ اَنَّ زَیْدًا فَاضِلٌ پہلی جگہہ اَنَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر بَلَغَ کا فاعل اور دوسری جگہہ عَلِمْتُ کا مفعول ہے +

فائدہ۔ اِنَّ (مکسورہ) کی خبر پر کبھی لام تاکید مفتوحہ آتا ہے۔ جیسے اِنَّ زَیْدًا لَقَائِمٌ اور علم اور اُس کے مشتقات کے بعد جب اَنَّ (مفتوحہ) کی خبر پر لام آئے تو اُس وقت اِنَّ بھی مکسورہ ہو جاتا ہے۔ جیسے وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُہٗ (خدا تعالٰے جانتا ہے کہ تم بیشک اسکے رسول ہو)

سوالات

(۱) لَیْتَ اور لَعَلَّ کے استعمال میں کیا فرق ہے ؟

(۲) اِنَّ اور اَنَّ کی شناخت کا کیا قاعدہ ہے ؟

(۳) ان فقروں میں اسم اور خبر کو پہچانو اور پھر اردو میں اُن کا ترجمہ کرو۔
اِنَّ اِلَیْنَا اِیَابَھُمْ۔ عِنْدِیْ اَنَّکَ قَائِمٌ۔ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ +

سبق نمبر (۱۸ و ۱۹)

مَا و لَا مشابہ بِلَیْسَ یہ دونو حرف نفی اور جملہ اسمیہ پر داخل ہونے میں لَیْسَ کے مشابہ ہیں۔ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ استعمال کی صورت یہ ہے:۔

مَا معرفہ اور نکرہ دونو پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے مَا زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا نہیں)۔
مَا رَجُلٌ مُنْطَلِقًا (کوئی آدمی چلنے والا نہیں) +

لَا ہمیشہ نکرہ پر آتا ہے۔ جیسے لَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْکَ (تم سے بہتر کوئی آدمی نہیں)۔

جب مَا کی خبر اُسکے اسم سے مقدم ہو یا خبر پر اِلَّا کا لفظ آئے تو پھر مَا کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔ جیسے مَا قَائِمٌ زَیْدٌ۔ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ +

جب لَا کے آخر میں تَ لاحق ہو تو پھر لفظ حِیْنَ کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے جیسے لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ (یہ وقت بچاؤ کا وقت نہیں) اس جگہہ لَاتَ کا اسم اَلْحِیْنُ محذوف ہے۔ پس تقدیر یوں ہوگی۔ لَاتَ الْحِیْنُ حِیْنَ مَنَاصٍ +

لا نفی جنس یہ حرف واسطے نفی جنس اسم نکرہ کے آتا ہے۔ اسم کو نصب بلا تنوین اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ اکثر یہ نکرہ مضاف یا مشابہ مضاف ہوتا ہے۔ جیسے لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیْفٌ۔ لَا عِشْرِیْنَ دِرْهَمًا لَكَ۔ اگر لا کے بعد نکرہ مفرد ہو تو مبنی بر فتحہ ہوتا ہے۔ جیسے لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ اور جب اس کے بعد معرفہ ہو تو لا کا تکرار دوسرے معرفہ کے ساتھ لازم ہے۔ اس وقت لا کا عمل کچھ نہیں ہوگا۔ اور معرفہ مرفوع ہوگا۔ جیسے لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو اگر لا کے بعد نکرہ مفرد دوسرے نکرہ کے ساتھ مکرر ہو تو پھر اختیار ہے خواہ نصب بلا تنوین دیں۔ جیسے لَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ (حج کے دنوں میں نہ عورتوں کی رغبت کرے اور نہ گناہ) خواہ رفع تنوینی۔ جیسے یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ (وہ دن جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی اور نہ یاری)۔

نحویوں نے اسی اصل پر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ میں پانچ وجہیں جائز رکھی ہیں:۔

۱۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ	(فتح ہر دو)	دونو جگہہ لا نفی جنس۔
۲۔ لَا حَوْلٌ وَّلَا قُوَّةٌ	(رفع ہر دو)	دونو جگہہ لا بمعنی لیس۔
۳۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ	(فتحہ اول رفع دوم)	پہلا لا نفی جنس اور دوسرا بمعنے لیس۔
۴۔ لَا حَوْلٌ وَّلَا قُوَّةَ	(رفع اول و فتحہ دوم)	پہلا لا بمعنے لیس اور دوسرا نفی جنس
۵۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً	(فتحہ اول و نصب دوم)	پہلا لا نفی جنس اور دوسرا زائدہ

سوالات

(۱) لا مشابہ بلیس اور لا نفی جنس میں کس طرح تفریق ہو سکتی ہے؟

(۲) ان فقروں میں اسم اور خبر کو پہچانو اور پھر اردو میں ان کا ترجمہ کرو:۔

مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۔ لَا عَلَيْكَ۔

(۳) ان فقروں میں ما و لا نے اپنا عمل کیوں نہیں کیا؟

مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ۔ لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ۔

سبق نمبر (۲۰ و ۲۱) جملہ فعلیہ کا بیان

جملہ فعلیہ وہ ہے جس کا پہلا جز فعل ہو۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ کہ اس میں قَامَ مسند ہے اور اس کو فعل کہتے ہیں زَیْدٌ مسند الیہ اور اس کو فاعل کہتے ہیں +

ہر فعل لازم ہو یا متعدی اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے اور بصورت متعدی ہونے کے مفعول کو نصب بھی۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا +

(فاعل اور فعل کے احکام)

۱۔ فاعل وہ اسم ہے جس کے پہلے فعل یا شبہ فعل* بطریق اسناد آئے اور اس فعل یا شبہ فعل کا قیام اس سے ہو۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْہُ پہلی مثال میں قام فعل اور دوسری میں قائم شبہ فعل ہے جنہوں نے اپنے فاعل کو رفع دیا ہے

۲۔ فاعل کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اسم ظاہر اور دوسری اسم ضمیر۔

جب فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد ہوگا۔ اور تذکیر و تانیث میں دونو مطابق ہونگے۔ جیسے قام الرجل۔ قام الرجلان۔ قام الرجال۔ قامت المرأۃ۔ قامت المرأتان۔ قامت النساء۔

جب فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل وحدت تثنیہ و جمعیت اور تذکیر و تانیث میں فاعل کے مطابق ہوگا۔ جیسے۔

الرجلُ قامَ۔ الرجلانِ قاما۔ الرجالُ قاموا

المرأۃ قامت۔ المرأتان قامتا۔ النساءُ قُمْنَ۔

اس صورت میں الرجل مبتدا۔ قام فعل ضمیر ھو راجع طرف مبتدا وہ اسکا فاعل

۳۔ جب فاعل مؤنث حقیقی فعل سے متصل ہو تو فعل ہمیشہ مؤنث ہوگا۔ جیسے قالت امرأۃ عمران۔ مگر جب فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ ہو تو فعل مذکر اور مؤنث دونو طرح سے آسکتا ہے۔ جیسے اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ یا فَمَنْ جَآءَہٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّہٖ +

---

* شبہ فعل سے مراد اسم فاعل۔ اسم مفعول صفت مشبہ۔ مصدر اور اسم تفضیل ہے +

۴۔ فاعل مؤنث غیر حقیقی میں بھی فعل کی دو صورتیں ہیں :۔
اگر فعل فاعل سے پہلے ہو تو فعل کی تذکیر و تانیث اختیاری ہے۔ جیسے طَلَعَتِ الشَّمْسُ وطلع الشمسُ۔ قرآن مجید میں ہے وجُمِعَ الشمسُ والقمرُ
اگر فعل فاعل سے پیچھے ہو تو فعل کا مؤنث لانا واجب ہے۔ جیسے الشمس طلعتْ
۵۔ جب فاعل جمع مکسر ہو خواہ ذوی العقول سے ہو خواہ غیر ذوی العقول سے تو اُس کا حال مؤنث غیر حقیقی کا سا ہوگا۔ جیسے قامت الرجال۔ قام الرجالُ ذھبت الایام ذھب الایام۔ مگر یہاں الرجال قامُوا بھی کہہ سکتے ہیں

(فاعل کب مقدم ہوگا)

فاعل عموماً مفعول سے پہلے آتا ہے مگر مفصلۂ ذیل حالتوں میں فاعل کی تقدیم واجب ہے
۱۔ اگر فاعل اور مفعول دونو اسم مقصور ہوں اور اشتباہ کا اندیشہ ہو۔ جیسے ضرب موسیٰ عیسیٰ
۲۔ فاعل ضمیر متصل ہو جیسے ضربتُ زیدًا ÷
۳۔ مفعول الا کے بعد واقع ہو۔ جیسے ما ضرب زیدٌ الا عمرًا ÷

(فعل اور فاعل کس جگہہ حذف ہونگے)

جب قرینہ پایا جائے تو فعل کا حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے کوئی شخص کہے من ضرب اور تم کہو زیدٌ تو اس جگہہ ضرب فعل محذوف ہوگا۔ کبھی یہ وجوباً حذف ہوتا ہی جیسے وان احدٌ من المشرکین استجارک اس جگہہ احدٌ کے پہلے استجارک فعل محذوف ہے
جب سوال کا جواب نعم یا بلیٰ سے ہو تو فعل اور فاعل دونو حذف ہو جاتے ہیں جیسے اقام زیدٌ کے جواب میں کہا جائے نعم تو یہاں سے فعل اور فاعل دونو محذوف ہیں۔

مفعول مالم یُسَمَّ فاعلہٗ۔

یہ ایسے فعل کا مفعول ہے جس کے فاعل کا نام نہیں لیا گیا۔ فعل مجہول اس کی طرف نسبت کیا جاتا ہے اور یہ احکام میں فاعل کا قائم مقام ہوتا ہے۔ اور اسے نائب فاعل بھی کہتے ہیں ÷
ہر فعل مجہول مفعول مالم یُسَمَّ فاعلہ کو رفع دیتا ہے۔ جیسے ضُرِبَ زیدٌ۔ تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت میں اس کا حال مثل فاعل کے ہوتا ہے ÷

سبق نمبر (۲۲)

جملہ فعلیہ کی مشق۔

(۱) اِن فقروں میں پہلے فعل اور فاعل کی تذکیر پر غور کرو اور پھر اُردو میں اُن کا ترجمہ کرو:۔

جاءَ زیدٌ۔ ذھبَ بکرٌ۔ تغیر الموسِمُ۔ طلع النھارُ۔

اِسْوَدَّ الَّیلُ۔ انکسر الاناءُ +

(۲) ان فقروں میں پہلے فعل اور فاعل کی تانیث پر غور کرو اور پھر اُردو میں ترجمہ کرو۔

تَبسّمت المرأۃ۔ تدحرجتِ الکرۃ۔ اِشتعلتِ النّارُ۔ اِنشقّتِ الاَرضُ۔

(۳) ان فقروں میں فاعل جمع ہے۔ اس کے لحاظ سے فعل کی تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت پر غور کرو اور پھر اردو میں ترجمہ کرو:۔

۱۔ اِبیضّتِ الثیابُ۔ انکسرت الاوانی۔

۲۔ اشتھرت الاخبارُ۔ اختلفت الاقوال۔

۳۔ قال نِسوۃٌ فی المدینۃ۔ اذا جاءکَ المؤمنات۔

(۴) اِن فقروں میں فاعل ضمیر ہے۔ اس کے لحاظ سے فعل کی تذکیر و تانیث پر غور کرو:۔

۱۔ زیدٌ یمشی۔ اثنان لا یشبعان۔ الرجالُ قامُوا۔

۲۔ زینبُ تضحک۔ اختاکَ لم تذھبا۔ نساء البلد اجتمعن۔

(۵) اُن فقروں کو درست کرو:۔

ھندٌ جاء۔ اخواتکَ قاموا۔ آباءُ کم ماتا۔

(۶) فقرات ذیل کا عربی میں ترجمہ کرو:۔

وہ سو گیا۔ لڑکا ہنس پڑا۔ رات آئی۔ کپڑا کالا ہو گیا۔ چہرے گرد آلود ہوئے۔ زمین پھٹ گئی۔ سورج نکل آیا۔ دشمن مر گئے۔ میرے بھائی آ گئے۔ عورتیں شہر میں اکٹھی ہوئیں +

سبق نمبر (۲۳ و ۲۴)
مفاعیل خمسہ

مفعول پانچ ہیں۔ مفعول بہٖ۔ مفعول مطلق۔ مفعول فیہ۔ مفعول لہٗ۔ مفعول معہٗ اور یہ سب فعل سے منصوب ہوتے ہیں۔ اِن کا مختصر بیان حسب ذیل ہے :۔

مفعول بہٖ (۱)

مفعول بہٖ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ جیسے ضربتُ زیدًا (میں نے زید کو مارا) کبھی یہ مفعول فعل پر مقدم آتا ہے۔ جیسے زیدًا ضربتُ۔ جب قرینہ پایا جائے تو مفعول بہٖ کے عامل (فعل) کا حذف کرنا ضروری ہوتا ہے اور اُس کی کئی صورتیں ہیں :۔

منادٰی وہ اسم جس پر حرف ندا آئے۔ یہ حرف قائم مقام اَدْعُو محذوف کے ہوتا ہے۔ جیسے یا زیدُ کہ اصل میں تھا اَدْعُو زیدًا (میں زید کو بلاتا ہوں)۔ اَدْعُو کو کثرت استعمال کے باعث حذف کر کے حرف ندا کو اُس کا قائم مقام کیا۔ پس منادٰی مفعول بہٖ ہے۔ اور یہ کئی طرح سے آتا ہے :۔

۱۔ اگر مفرد معرفہ یا نکرہ معین ہو تو مبنی بر رفع ہوتا ہے۔ جیسے یا زیدُ۔ یا رجلُ۔ جب منادٰی پر لام استغاثہ (فریادرسی) داخل ہو تو مجرور ہوتا ہے۔ جیسے یا للامیر لزید (یا امیر اغث لزیدٍ) اور آخر میں الف استغاثہ کے لاحق ہونے سے مفتوح۔ مگر اس وقت اس پر لام نہیں آتا جیسے یا زیداہ (یا زیداہ)۔

فائدہ :۔ جب منادٰی مضموم لفظ ابن سے موصوف ہو جو دو علموں کے درمیان واقع ہوتا ہے تو منادٰی مع ابن کے مفتوح پڑھا جائیگا۔ جیسے یا زیدَ بنَ عمرٍو اگر دو علموں میں نہ ہو تو پھر مثل عام اسموں کے پڑھا جائیگا۔

۲۔ جب منادٰی مضاف یا شبہ مضاف یا نکرہ غیر معین ہو تو منصوب آتا ہے۔ جیسے یا اھلَ الکتاب یا طالعًا جبلًا۔ یا رجلًا خذ بیدی اگر معرف باللام ہو تو ایھا۔ ایتھا۔ حرف ندا اور منادٰی کے درمیان لے آتے ہیں جیسے یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ۔ یا ایتھا المرأۃ۔ مگر لفظ اللہ پر حرف یا آتا ہی۔

۳۔ لفظ رب۔ آب۔ اُم اور صاحب وغیرہ جب یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں تو

یا غلامِی یا غلامِی۔ یا غلامِ یا غلامًا کی مانند چاروں طرح ان کو پڑھنا درست ہے جیسے یا ربِّ بجائے یا ربّی کے۔ یا ابِ بجائے یا ابی کے مگر یا ابی اور یا امّی کی یٰ کبھی تٌ سے بدلکر یا ابتِ و یا امّتِ بھی پڑھی جاتی ہے ✤

۴۔ کبھی منادے کے آخر کا حرف تخفیف کے لئے گرا دیتے ہیں۔ جیسے یا حارِ یا حارث میں اور یا عبّ یا عبّاس میں اور اس کو ترخیم کہتے ہیں کبھی حرف ندا کا حذف ہوتا ہے جیسے یُوسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا یعنے یا یوسف ایسا ہی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ ایها النَّبِیُّ۔ دعا کے موقع پر حرف ندا کے عوض لفظ اللہ کے آخر میں میم مشدد لاتے ہیں۔ جیسے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی ✤

۵۔ جب کسی مُردے کو یَا یا وَا کے ساتھ پکار کر روئیں تو اس کو **مندوب** کہتے ہیں۔ یہ مندوب ہر امر میں مثل منادے کے ہوتا ہے۔ جیسے یا زیدا (ہائے زید) مگر کبھی اس کے آخر میں ہائے وقف بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے وا مصیبتاہ (وائے مصیبت) وَا مندوب کے ساتھ خاص ہے اور یَا منادے اور مندوب دونوں میں مشترک ہے ✤

اضمار علی شرط تفسیر وہ اسم جس کا عامل ناصب فعل بشرط تفسیر مضمر (مقدر) ہو۔ اسکے بعد جو فعل آئے وہ اپنے مابعد میں عمل کرنے سے اسی میں الجھا رہتا ہے اور ماقبل میں کچھ عمل نہیں کرتا جیسے زَیْدًا ضَرَبْتُهٗ اس فقرے میں زیدًا اسم منصوب اور اسکے بعد فعل ضربت ہی جو اپنے مابعد کی عمل میں الجھ رہا ہے اور اس سبب سے زید میں عمل نہیں کرتا۔ پس اس میں عمل کرنیکے واسطے ایک فعل مقدر ٹھیرایا جائیگا۔ جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا ضَرَبْتُهٗ مگر اسمیں تکرار فعل لازم آتی ہے اسواسطے فعل کو مقدر اور مضمر کیا قرآن مجید میں آیا ہے وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ یعنے قَدَّرْنَا الْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ۔ ایسے اسم سے پہلے اگر اذا کے سوای کوئی حرف شرط کا مثل لَوْ۔ اِنْ۔ مَتٰی۔ اینما۔ حیثما کے آئے یا کوئی حرف تحضیض کا ہو تو اسکو ضرور نصب آئیگا ✤

تحذیر تحذیر کے معنے ڈرانے کے ہیں جس چیز سے ڈرائیں اسکو مُحَذَّرٌ مِنْهُ کہتے ہیں یہ مفعول اِتَّقِ یا بَعِّدْ وغیرہ افعال کو مقدر ماننے سے آتا ہے۔ جیسے ایاك والاسد کہ اصل میں تھا اِتَّقِ نَفْسَكَ والاسد (اپنے آپ کو شیر سے بچا) کبھی محذر منہ مکرر لایا جاتا ہے۔ جیسے الطریقَ الطریقَ کہ اصل میں تھا بَعِّدِ الطَّرِیْقَ (راستہ سے بچ) ✤

تنبیہ ایاك والاسد کو یوں بھی کہ سکتے ہیں ایاك من الاسد لیکن ایاك الاسد کہنا کسی طرح صحیح نہیں ہے

سبق نمبر (۲۵)

باقیماندہ مفعول

(۲) مفعول مطلق | وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد آئے اور اُسکا مادہ فعل کا ہم معنے ہو جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا (میں نے مار ماری) یہ مفعول تین طرح سے مستعمل ہوتا ہے (۱) تاکید کیواسطے جیسے اوپر کی مثال میں مذکور ہوا (۲) بیان نوع کے واسطے جیسے جَلَسْتُ جِلْسَةَ الْقَارِیِّ (میں قاری کی نشست بیٹھا)۔ (۳) بیان عدد کے واسطے جیسے جَلَسْتُ جَلْسَةً (میں ایک نشست بیٹھا) +

جب قرینہ پایا جائے تو مفعول مطلق کے پہلے فعل محذوف ہوتا ہے۔ جیسے باہر سے آنے والے کے واسطے کہیں خَیْرَ مَقْدَمٍ کہ اس پر قَدِمْتَ محذوف ہے یا جیسے دُعا کے موقع پر کہتے ہیں رَعْیًا اور مراد یہ ہوتی ہے رَعَاكَ اللّٰهُ رَعْیًا (خدا تیرا حامی و مددگار ہے)۔

(۳) مفعول فیہ | وہ زمان یا مکان جس میں فعل واقع ہو۔ اُس کو ظرف بھی کہتے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں:-

(۱) ظرف زمان جسمیں وقت کے معنے ہوں۔ جیسے صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ (میں نے جمعہ کے دن روزہ رکھا)

(۲) ظرف مکان جسمیں جگہ کے معنی ہوں جیسے قُمْتُ خَلْفَكَ (میں تیرے پیچھے کھڑا ہوا) +

ظرفِ زمان خواہ محدود ہو خواہ غیر محدود یہ دونوں فِی کے مقدر ہونے سے منصوب ہوتے ہیں جیسے سَافَرْتُ شَهْرًا۔ قُمْتُ دَهْرًا اے فِی شَهْرٍ وَدَهْرٍ۔ لیکن ظرف مکان محدود میں فِی کا ذکر کرنا ضروری ہے جیسے جلست فی الدّار۔ فی السّوق۔ فی المسجد کہ اس جگہ جَلَسْتُ الدَّارَ وغیرہ نہیں کہہ سکتے۔ البتہ باب دَخَلْتُ کے بعد یہ الفاظ بلحاظ وسعت کلام کے منصوب مستعمل ہوتے ہیں۔ جیسے دَخَلْتُ الدَّارَ وَالْمَسْجِدَ +

(۴) مفعول لہٗ | وہ اسم ہے جس کے واسطے فعل واقع ہو۔ جیسے ضَرَبْتُهٗ تَادِیْبًا (میں نے اسکو ادب دینے کے واسطے مارا) اسجگہ تادیبًا مفعول لہ ہے۔ ایسا ہی حَارَبْتُ شَجَاعَةً (میں سبب شجاعت کے لڑا)

(۵) مفعول معہٗ | وہ اسم ہے جو بعد واؤ (بمعنے مع) واسطے مصاحبت فاعل یا مفعول کے آئے جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالطَّیَالِسَةَ (جاڑا چادروں کے ساتھ آیا) اس جگہہ طیالسۃ مفعول معہ ہے۔ ایسا ہی کَفَاكَ وَزَیْدًا دِرْهَمٌ (تجھ کو زید سمیت ایک درہم کافی ہے) +

سبق نمبر (۲۶)

حال وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول بہٖ یا دونوں کی ہیئت کو بیان کرے۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا (زید آیا اس حال میں کہ سوار تھا) اس جگہ راکباً نے زید کی ہیئت فاعلیت کو بیان کیا ضَرَبْتُ زَیْدًا مَشْدُوْدًا (میں نے زید کو مارا بحالیکہ بندھا ہوا تھا) اس جگہ مشدودًا نے زید کی حالت مفعولیت کو بیان کیا لَقِیْتُ زَیْدًا رَاکِبَیْنِ (میں زید سے ملا جس حال میں کہ ہم دونو سوار تھے) اس جگہ رَاکِبَیْنِ دونوں سے حال ہے فاعل اور مفعول کو ذوالحال (صاحب حال) کہتے ہیں حال ہمیشہ نکرہ اور ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے۔ لیکن جب ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو مقدم لانا واجب ہے۔ جیسے جَاءَنِیْ رَاکِبًا رَجُلٌ (میرے پاس ایک شخص سوار ہو کر آیا) +
کبھی حال جملہ اسمیہ ہوتا ہے اور اس وقت واو اور ضمیر یا صرف واو کا ہونا اسمیں ضروری ہے جیسے لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی ۔ کُنْتُ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ ۔
جب حال جملہ فعلیہ اور فعل اس میں مضارع مثبت ہو تو صرف ضمیر کافی ہے۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ یَسْعٰی (زید دوڑتا ہوا آیا) جب فعل ماضی حال ہو تو اس میں حرف قد کا آنا ضروری ہے۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ قَدْ خَرَجَ غُلَامُہٗ +

تمییز۔ تمییز ایک اسم نکرہ ہے جو کسی مبہم شے کے بعد اس کے ابہام اور پوشیدگی کو دور کرے جیسے جَلَّ زَیْدٌ نَسَبًا (زید از روئے نسب کے بزرگ ہے) فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا (ہم نے زمین کو از روئے چشموں کے جاری کیا)۔ ان مثالوں میں نسبًا اور عُیُوْنًا تمیز ہیں +

فائدہ۔ تمیز صرف فعلوں کا معمول نہیں بلکہ اسمِ تام٭ کا معمول بھی ہوتی ہے کبھی مفرد مقدار٭٭ سے آتی ہے۔ جیسے عِشْرُوْنَ رَجُلًا (بیس آدمی) قَفِیْزَانِ بُرًّا (دو پیمانے گیہوں) رِطْلٌ زَیْتًا (آدھ سیر روغن زیتون) اور کبھی مفرد غیر مقدار سے جیسے خَاتَمٌ فِضَّۃً مگر اکثر اس کو مجرور باضافت پڑھتے ہیں۔ جیسے خَاتَمُ فِضَّۃٍ (چاندی کی انگوٹھی) +

٭ اسم تام اس اسم کو کہتے ہیں جو چار چیزوں یعنے تنوین یا نون تثنیہ یا نون جمع یا اضافت میں سے کسی ایک کے ساتھ تمام ہو جائے +

٭٭ نحویوں کی اصطلاح میں مقدار سے مراد چار چیزیں ہیں عدد۔ پیمانہ۔ وزن۔ مساحت۔

سبق نمبر (۲۷)

مستثنیٰ وہ اسم ہے جس کو اِلَّا یا اُس جیسے الفاظ کے ساتھ ماقبل کے حکم سے خارج کریں جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا (میرے پاس قوم آئی مگر زید نہیں آیا)۔
اس میں زید مستثنیٰ ہے جو قوم میں داخل تھا۔ مگر اِلَّا کے ساتھ اُس سے الگ ہوا اور آنے کا حکم جو قوم پر جاری تھا۔ اُس سے مستثنیٰ ہوگیا۔ پس قوم مستثنیٰ منہ ہے یعنے وہ جس سے کوئی چیز الگ کی گئی +

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک متصل جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہو۔ جیسے اوپر کی مثال میں زید قوم کی جنس سے تھا۔ دوم منقطع جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہ ہو۔ جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا (میرے پاس قوم آئی مگر گدھا نہیں آیا) اسمیں حمارًا مستثنیٰ قوم کی جنس سے نہیں +
مستثنیٰ منقطع ہمیشہ منصوب ہوتا ہے مگر مستثنیٰ متصل جب اِلَّا کے بعد آئے اور کلام مثبت تام ہو (یعنے نفی اور نہی اور استفہام انکاری اُس میں نہ ہو) تو منصوب ہوگا۔ جیسے فَشَرِبُوْا مِنْہُ اِلَّا قَلِیْلًا۔ اور اگر کلام غیر مثبت ہو تو اُس کے اعراب کی دو صورتیں ہیں:۔

(۱) اگر مستثنیٰ منہ مذکور اور متصل ہو تو اُس کو منصوب پڑھنا اور مستثنیٰ منہ کے موافق اعراب دینا دونو جائز ہیں جیسے وَلَمْ یَکُنْ لَّھُمْ شُھَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُھُمْ۔ اس جگہ شُھَدَاءُ کے لحاظ سے اِلَّا اَنْفُسُھُمْ کو بھی مرفوع پڑھتے ہیں +

(۲) اگر مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو تو پھر مستثنیٰ کا اعراب عامل کے موافق ہوگا۔ جیسے لَا یَھْلِکُ اِلَّا الْفَاسِقُ۔ لَا تَقُوْلُوْا اِلَّا الْحَقَّ پہلی مثال میں اَحَدٌ مستثنیٰ منہ محذوف ہے جو فاعل واقع ہوا ہے۔ اس واسطے اِلَّا الْفَاسِقُ مرفوع ہوگا۔ دوسری مثال میں شَیْئًا مستثنیٰ منہ محذوف ہے جو مفعول واقع ہوا ہے۔ اسواسطے اِلَّا الْحَقَّ منصوب ہوگا۔
اگر مستثنیٰ لفظ خَلَا و عَدَا کے بعد آئے تو اکثر منصوب ہوتا ہے۔ جیسے اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَاخَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ۔ اور اگر غیر اور سوا کے بعد آئے تو ہمیشہ مجرور ہوگا۔ جیسے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ +

سبق نمبر (۲۸)

تمیز اسمائے اعداد اسمائے اعداد کی تمیز تین طرح سے آتی ہے:۔

۱۔ ثَلٰثَۃٌ سے عَشَرَۃٌ تک مجرور اور مجموع خواہ عدد مذکر ہو یا مؤنث۔ جیسے سَبْعَ لَیَالٍ وَّثَمَانِیَۃَ اَیَّامٍ (سات راتیں اور آٹھ دن)+

۲۔ اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ تک منصوب و مفرد۔ جیسے رَأَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا (میں نے گیارہ ستارے دیکھے) فَانْفَجَرَتْ مِنْہُ اثْنَتَا عَشْرَۃَ عَیْنًا (اس میں سے بارہ چشمے پھوٹے)+

۳۔ مِائَۃٌ۔ اَلْفٌ اور ان کے تثنیہ وجمع کی مجرور ومفرد۔ جیسے عِنْدِیْ مِائَۃُ دِرْھَمٍ۔ مائتا ثوب ومات فرس۔ الف بقرٍ والف عبدٍ والاف حمار+

فائدہ۔ تمیز اعداد کے متعلق یہ دو بیتیں یاد رکھنی کافی ہیں:۔

ممیّز از عدد بر سہ جہت دان	ز سہ تا دہ ہمہ مجموع ومکسور
ز دہ تا صد ہمہ منصوب ومفرد	ز صد بر تر ہمہ فرد ست ومجرور

تنبیہ واحد اور اثنان بغیر معدود (تمیز) کے مستعمل ہوتے ہیں اور ان میں مذکر کے واسطے عدد مذکر اور مؤنث کے واسطے عدد مؤنث آتا ہے۔ جیسے اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ۔ ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ۔ مگر ثلثۃ سے عشرۃ تک مذکر تے سے اور مؤنث بغیر تے کے آتا ہے۔ جیسے ثَلٰثَۃُ رِجَالٍ وثَلٰثُ نِسَاءٍ اس کے بعد اَحَدَ عَشَرَ اور اِثْنَا عَشَرَ کی تذکیر وتانیث موافق قیاس کے ہوتی ہے۔ جیسے اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا۔ اِحْدٰی عَشْرَۃَ امْرَأَۃً مگر تیرہ سے ننانوے تک برخلاف قیاس۔ جیسے ثَلٰثَۃَ عَشَرَ مذکر کے واسطے ثَلٰثَ عَشْرَۃَ مؤنث کے واسطے۔ اس ترکیب میں مذکر کے لیے عَشَرَ اور مؤنث کے لیے عَشْرَۃَ کا استعمال قائم رہیگا+

عقود یعنے دہائیوں میں مذکر اور مؤنث دونو برابر ہوتے ہیں۔ جیسے عِشْرُوْنَ رَجُلًا۔ وعِشْرُوْنَ امْرَأَۃً اور عقود کے ساتھ جب اکائی لگائی جائے تو واوِ عاطفہ بڑھائی جاتی ہے۔ جیسے اَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا۔ واِحْدٰی وعِشْرُوْنَ امْرَأَۃً+

سبق نمبر (۲۹ و ۳۰)

مجرورات

مجرور وہ اسم ہے جس کو بواسطہ حرف جر کے زیر آئے۔ اگر حرف جر لفظ میں ظاہر ہو تو اس کو جار مجرور کہتے ہیں۔ جیسے فِي الدَّارِ فی جار۔ الدار مجرور۔ اگر لفظ میں ظاہر نہ ہو تو اس کو **مضاف مضاف الیہ** کہتے ہیں۔ جیسے کِتَابُ زَيْدٍ کتاب مضاف زید مضاف الیہ گویا مضاف کے بعد لام حرف جر چھپا ہوا ہے کہ مضاف الیہ کو زیر دیتا ہے +

مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ مگر مضاف کی حرکت عامل کے لحاظ سے بدلتی رہتی ہے۔ کبھی اس کو رفع آتا ہے۔ کبھی نصب اور کبھی جر۔ امثلہ ذیل میں مضاف کی تینوں حرکتوں پر غور کرو:

(۱) ذَهَبَ صَاحِبُ الْكَرَمِ (صاحب بخشش گیا) اس جگہ صاحب مضاف اور فاعل ہے۔ اس واسطے اس کو رفع آیا +

(۲) قَرَأَ خَالِدٌ كِتَابَ اللهِ (خالد نے خدا کی کتاب پڑھی) اس جگہ کتاب مضاف اور مفعول ہے۔ اس واسطے اس کو نصب آیا +

(۳) مَرَرْتُ بِوَلَدِ الرَّشِيدِ (میں رشید کے بیٹے کے ساتھ گزرا) اس جگہ ولد مضاف اور مجرور ہے اس واسطے اس کو جر آیا +

مضاف ہمیشہ ال تعریف سے خالی ہوتا ہے اور اضافت کے وقت تنوین و نون تثنیہ و نونِ جمع اس سے گر جاتا ہے۔ جیسے خَرَجَ غُلَامَا زَيْدٍ (زید کے دو غلام نکلے) غلاما۔ اصل میں غلامان تھا۔ یا جَاءَ مُسْلِمُو مِصْرَ (مصر کے مسلمان آئے) مسلمو اصل میں مسلمون تھا + اضافت کی دو قسمیں ہیں:۔

(۱) معنوی جس میں اسم فاعل۔ اسم مفعول و صفت مشبہ کے سوا کوئی اور اسم مضاف ہو۔ یہ اضافت بہ تقدیر حرف جر کئی طرح سے آتی ہے۔ کبھی تقدیر مِنْ سے جبکہ مضاف جنس مضاف الیہ سے ہو۔ جیسے خَاتَمُ فِضَّةٍ یعنے خَاتَمٌ مِنْ فِضَّةٍ کبھی تقدیر فی سے جبکہ مضاف الیہ

ظرف ہو جیسے ضَرْبُ الْیَوْمِ یعنے ضربٌ فی الیوم اور کبھی تقدیر لام سے جبکہ اوپر کی دونو صورتیں نہ ہوں۔ جیسے کتابُ زیدٍ یعنے کتابٌ لِزَیْدٍ اس اضافت کا فائدہ یہ ہے کہ اگر اسم نکرہ معرفہ کی طرف مضاف ہو تو تعریف حاصل کرتا ہے اور نکرہ کی طرف مضاف ہو تو تخصیص مگر لفظ مثل غیر سوا اور ان کے اشباہ کے مضاف ہونے سے تعریف یا تخصیص نہیں ہوتی۔ جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ غیر زید +

(۲) لفظی جو صفت کا صیغہ اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو۔ جیسے ضَارِبُ زَیْدٍ اس اضافت کا فائدہ صرف تخفیف لفظی ہے یعنے تنوین وغیرہ گر جاتے ہیں تعریف یا تخصیص حاصل نہیں ہوتی۔ اسی واسطے اس میں مضاف پر الف لام بھی آجاتا ہے۔ جیسے الضارب الرجل +

فائدہ۔ موصوف صفت کی طرف (باوجود قیام معنے وصفی) مضاف نہیں ہو سکتا کیونکہ ترکیب توصیفی اور ترکیب اضافی دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں جو ایک دوسرے کی جگہہ مستعمل نہیں ہوسکتیں مسجد الجامع۔ جانب الغربی۔ صلوٰۃُ الاولیٰ۔ بقلۃُ الْحَمْقَاءِ گو بظاہر موصوف صفت کی طرف مضاف ہے مگر یہاں حقیقت میں موصوف محذوف مانا گیا ہے یعنے یہ الفاظ اصل میں تھے مسجد الوقت الجامع۔ جانب المکان الغربی۔ صلوٰۃ الساعۃ الاولیٰ۔ بقلۃ الحبۃ الحمقاء پس اس صورت میں یہ اضافت موصوف کی صفت کی طرف نہ ہوئی۔ ایسا ہی جردُ قطیفۃٍ (چادر کہنہ) اَخْلَاقُ ثیابٍ (پارچات کہنہ) کہ اصل میں قطیفۃ جردٌ اور ثیاب اخلاقٌ تھا۔ گویا صفت کو موصوف پر مقدم کر کے مضاف کیا ہے۔ اس جگہہ جردٌ اور اخلاقٌ صفت نہیں بلکہ مطلق اسم ہیں اور قطیفہ و ثیاب اُن کی تمیز جو واسطے رفع ابہام کے اضافت کے طور پر آئے ہیں۔ پس یہ اضافت ممیز کی تمیز کی طرف ہوئی نہ صفت کی اضافت موصوف کی طرف +

جب ایک اسم دوسرے اسم کا ہم معنے ہو یا دونو کا مصداق ایک ہو تو ان میں بھی اضافت جائز نہیں کیونکہ اضافت سے کچھہ فائدہ نہیں ہوتا مثل لیث و اسد (شیر) منع وحبس (روکنا) انسان و ناطق۔ پس لیث اسدٍ یا اسد لیثٍ کہنا بے فائدہ ہوگا یہی حال باقی الفاظ کا ہے

سبق نمبر (۳۱)

اجزائے جملہ کی تقسیم بلحاظ رفع نصب و جر کے

اوپر کے سبقوں میں جو کچھ لکھا گیا ہے اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جملہ اسمیہ ہو یا فعلیہ اُس کی اصلی جزیں صرف دو ہوتی ہیں۔ مسند الیہ اور مسند۔ ان کے سوا باقی جس قدر ہوں وہ متعلقات جملہ کہلاتی ہیں۔ ان میں سے بعض مرفوع ہوتی ہیں بعض منصوب اور بعض مجرور۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

اوّل مرفوعات - یہ آٹھ ہیں (۱) مبتدا (۲) خبر (۳) فاعل (۴) نائب فاعل (۵) اسم کان اور اس کے ساتھیوں کا (۶) خبر اِنَّ اور اس کے ساتھیوں کی۔ (۷) اسم ما و لا مشابہ بلیس (۸) خبر لائے نفی جنس +

دوم منصوبات اور یہ بارہ ہیں (۱) مفعول بہ (۲) مفعول مطلق (۳) مفعول فیہ (۴) مفعول لہٗ (۵) مفعول معہٗ (۶) حال (۷) تمیز (۸) مستثنےٰ (۹) خبر کان اور اس کے ساتھیوں کی (۱۰) اسم اِنَّ اور اس کے ساتھیوں کا۔ (۱۱) خبر ما و لا مشابہ بلیس (۱۲) اسم لائے نفی جنس +

سوم مجرورات اور یہ دو ہیں (۱) مضاف الیہ (۲) مجرور +

منجملہ ان کے جہاں مسند الیہ اور مسند دونوں مرفوع ہیں۔ موجودہ کتب نحو میں اُن کا بیان ایک جگہ لکھا ہے اور جہاں ایک مرفوع اور دوسرا منصوب ہے اُس کو رفع و نصب کے لحاظ سے دو جگہ درج کیا ہے۔ یہ آٹھ ہیں:-

۱- کَانَ کا اسم مرفوعات میں اور خبر منصوبات میں۔ جیسے کَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا +

۲- اِنَّ کا اسم منصوبات میں اور خبر مرفوعات میں۔ جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ +

۳- ما و لا مشابہ بلیس کا اسم مرفوعات میں اور خبر منصوبات میں جیسے {مَا زَیْدٌ بَشَرًا / لَا رَجُلٌ ظَرِیْفًا}

۴- لائے نفی جنس کا اسم منصوبات میں اور خبر مرفوعات میں جیسے لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیْفٌ۔ مگر اس کتاب میں تسہیل مطالب کی غرض سے ان آٹھوں کا بیان اپنے اپنے موقع پر سلسلہ وار ایک جا درج کیا گیا ہے +

سبق نمبر (۳۲)
ایک مشقی حکایت۔

اس حکایت کا ترجمہ کرو۔ اور مرفوعات منصوبات اور مجرورات کو علیحدہ علیحدہ مع قسم کے بیان کرو۔

۱۔ قیل اِنّ بعض الادباء مرّ ذاتَ[۱] یوم علی نحویٍ یدرّس فی دارۃٍ له۔ وبین یدیه صبیٌّ یقرءُ النحو۔ فوقف بازاءِ[۲] بابه لیسمع قراءۃ الصبیّ فسمعه یقول یا سیّدی اذا قلتُ خرج الناس الا زیدا وقیل لی لایِّ سبب لم یخرج زید فما اقول۔ فقال الشیخ قل انه مشتغلٌ بضرب عمرٍو۔ فقال الصبیُّ اَحسنْتَ۔ فاذا قلتُ قام القومُ الّا حمارًا وقیل لی لایِّ علّۃٍ لم یقم الحمارُ فما اقول۔ فقال الشیخ قل انه مشتغلٌ باکل العلف قال الصبیّ احسنت۔ فاذا قلتُ جاء الامیرُ والجیش وقیل لی۔ ما الّذی جاء بالامیر وجیشه فما اقولُ۔ قال الشیخ قل انهم جاؤا بحکم هذا الشیخ لضربی۔ فصرخ[۳] الصبیّ ونادی یا اُمّۃ محمّدٍ ادرکونی[۴]۔ ای اخی اغث اخاك۔ یا ابتِ الوحا الوحا[۵]۔ هیا[۶] قومی العجل العجل[۷]۔ فانّ الشیخ قد جُنّ[۸]۔ ولذا امر بضربی۔ ثمّ ولّی هاربًا۔ فضحك الادیبُ منه و مضی لشانه +

---

۱ ذات یوم۔ ایک دن +
۲ ازاء۔ مقابل +
۳ صرخ۔ چیخا۔ چلّایا +
۴ ادرکونی۔ میرے پاس پہنچو +
۵ الوحا الوحا۔ جلدی کرو جلدی کرو +
۶ هیا۔ حرف ندا ہے۔ اصل میں ایا تھا +
۷ العجل العجل۔ جلدی کرو جلدی کرو +
۸ جُنّ۔ دیوانہ ہوگیا +

سبق نمبر (۳۴)

سوالات

الف (۱) مفعول کتنے ہیں۔ اُن کے نام اور تعریف لکھو۔
(۲) منادےٰ کی رفع و نصب کی حالتیں بیان کرو۔
(۳) حال کسے کہتے ہیں۔ اس کی ایک مثال دو۔
(۴) مستثنےٰ کن صورتوں میں منصوب ہوتا ہے؟
(۵) کن اعداد کی تمیز مجرور ہوتی ہے؟
(۶) جار مجرور اور مضاف مضاف الیہ میں کیا فرق ہے؟
(۷) اضافت سے تنوین اور تثنیہ وجمع پر کیا اثر پڑتا ہے؟

ب۔ اِن فقروں کا اُردو میں ترجمہ کرو اور جن لفظوں پر خط کھینچا گیا ہے۔ اُن کے اعراب بیان کرو۔
(۱) یاجبالُ اوّبی معہ والطیر۔ یا حسرۃً علی العباد۔
(۲) انا کل شئ خلقناہ بقدر۔ وربّکَ فکبّرْ۔
(۳) خرجت مخافۃَ الشر۔ دخلت المسجد۔
(۴) ذا النون اذ ذھب مغاضبًا۔
(۵) ما فعلوہ اِلّا قلیلٌ منھم۔ لا عاصم الیوم من امر اللہ الا من رحم۔
(۶) علیھا تسعۃ عشر۔ ان ھذا اخی لہ تسع وتسعون نعجۃ۔
(۷) تبّت یدا ابی لھب۔ یا بنی اسرائیل۔

ج (۱) فقرات ذیل کو صحیح کرو۔
یا الزیداہ۔ ماجاءنی احدٌ زیدًا۔ رأیت احد عشر امرأۃ۔
(۲) فقرات ذیل کا تسلسل درست مان کر ان کے اعراب درست کرو۔
یا عبدُ اللہ۔ جاءنی زیدًا اِلّا حمارٌ۔ رأیت احد عشر رجلٍ۔

سبق نمبر (۴۳) توابع کا بیان

تابع اُس لفظ کو کہتے ہیں جس کا اعراب ایک جہت سے موافق اسم سابق کے ہو اور اسم سابق کو متبوع کہتے ہیں۔ توابع پانچ ہیں۔ صفت۔ عطف۔ تاکید۔ بدل۔ عطف بیان۔ ہر ایک کی تفصیل حسب ذیل ہے +

سفت صفت وہ تابع ہے جو متبوع کی بھلائی یا بُرائی بیان کرے۔ جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اس مثال میں ربّ کا لفظ اللہ کی صفت واقع ہے اور اعراب میں اپنے اسم سابق (اللہ) کے تابع ہے۔ پس للہ متبوع اور ربّ اُس کا تابع ہے +

صفت کو نعت بھی کہتے ہیں اور تخصیص کا فائدہ دیتی ہے جبکہ دونو نکرہ ہوں جیسے تَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ مُّؤْمِنَۃٍ اور توضیح کا فائدہ اس سے حاصل ہوتا ہے جبکہ دونو معرفہ ہوں جیسے وَامْرَأَتُہٗ حَمَّالَۃُ الْحَطَبِ اور کبھی صرف تاکید ہوتی ہے۔ جیسے۔ نَفْخَۃٌ وَّاحِدَۃٌ +

ہر لفظ جو وصفی معنی پر دلالت کرے نعت واقع ہو سکتا ہے۔ پس صفات مثل اسم فاعل اسم مفعول اور صفت مشبہ بلحاظ اصل وضع کے نعت مستعمل ہونگے۔ جیسے رجلٌ صائمٌ زیدٌ المضروب زمانٌ طویلٌ۔ ایسا ہی اسمائے جامد جبکہ اُن سے وصفی معنے حاصل ہوں خواہ استعمال عام ہو جیسے شھرٌ قمریٌ۔ رجلٌ ذو مالٍ یا خاص جیسے ھٰذا الرجل جاءَنی رجلٌ أیُّ رجلٍ +

صفت کی دو قسمیں ہیں ایک باعتبار اُس وصف کے جو خود موصوف میں ہو۔ جیسے رجلٌ صائمٌ اور اسکو صفت بحال موصوف کہتے ہیں۔ دوسری باعتبار اُس صفت جو متعلق موصوف میں ہو۔ جیسے جاءَ زیدٌ العالمُ ابوہٗ کہ اس جگہ علم زید کے باپ کی ذات میں قائم ہے خود زید میں نہیں اور اس کو صفت بحال متعلق موصوف کہتے ہیں پہلی قسم دس باتوں میں متبوع کے موافق ہوتی ہے۔ رفع۔ نصب۔ جر۔ تعریف۔ تنکیر۔ وحدت۔ تثنیہ۔ جمع۔ تذکیر۔ تانیث۔ جیسے رجلٌ عالمٌ۔ رجلانِ عالمانِ۔ رجالٌ عالمونَ۔ زیدٌ العالمُ۔ امرأۃٌ عالمۃٌ اور دوسری پہلی پانچ باتوں میں جیسے ھو رجلٌ عالمۃٌ ابنتہٗ (وہ ایسا شخص ہے کہ اس کی بیٹی عالم ہے) ھٰذا للرجلِ العالمِ غلمانُہٗ (یہ اُس شخص کا ہے جس کے غلام عالم ہیں) +

فائدہ کبھی نکرہ کی صفت میں جملہ خبریہ واقع ہوتا ہے اور اُس جملہ میں ضمیر ہوتی ہے۔ جو موصوف کی طرف پھر کرتی ہے۔ جیسے جاءَ رجلٌ ابوہٗ عالمٌ +

سبق نمبر (۳۵)

عطف: وہ تابع ہے جو متبوع کے بعد بواسطہ حرف عاطفہ آتا ہے اور یہ تابع اپنے متبوع کے ساتھ نسبت میں مقصود ہوتا ہے۔ جیسے جاءَ زیدٌ وعمروٌ اس میں زید معطوف علیہ اور عمرو معطوف ہے۔ جب ضمیر مرفوع متصل پر عطف کیا جائے تو پہلے ضمیر منفصل سے اُسکی تاکید لانی چاہئے جیسے ضَرَبْتُ اَنَا وَزَیْدٌ اس جگہ اَنَا ضمیر منفصل ہے جو حرف عطف سے پہلے تاکید کے واسطے آئی ہے۔ مگر جب بیچ میں فاصلہ ہو جائے تو پھر اس تاکید کا ترک کر دینا ہی جائز ہے مَا اَشْرَکْنَا وَلَا آبَاءُنَا۔ اور جب ضمیر مجرور پر عطف کریں تو جار کا اعادہ واجب ہوتا ہے۔ جیسے مَرَرْتُ بِکَ وَبِزَیْدٍ اس جگہہ زید مجرور (ک) پر معطوف ہے۔ اسواسطے ب جارہ کا اعادہ کر کے بِزَیْدٍ کہا معطوف ہمیشہ معطوف علیہ کے حکم میں ہوتا ہے۔ ایک عامل کے دو معمولوں پر ایک حرف سے عطف کرنا بالاتفاق جائز ہے۔ جیسے ضَرَبَ زیدٌ عمرواً وخالدٌ البتۃ دو مختلف عاملوں کے معمولوں پر عطف کرنا اُس وقت جائز ہوگا جبکہ مجرور مرفوع پر مقدم ہو۔ جیسے فی الدار زیدٌ والحجرۃ عمروٌ۔

تاکید: وہ تابع ہے کہ اپنے متبوع کو پختہ کرتا ہے۔ اُس کی دو قسمیں ہیں ایک لفظی جسمیں لفظ مکرر ہو جیسے کَلَّا اِذَا دُکَّتِ الْاَرْضُ دَکًّا دَکًّا۔ دوسری تاکید معنوی جو لفظ نفس عین کلا۔ کلتا کل و اجمع میں سے کسی کے ساتھ آئے۔ ان میں سے نفس اور عین واحد تثنیہ و جمع کے واسطے مستعمل ہوتے ہیں مطابقت ضمیر تینوں میں شرط ہے اور مطابقت صیغہ صرف واحد و جمع میں ہے۔ اور تثنیہ کے واسطے جمع کا صیغہ آئیگا۔ جیسے قام زیدٌ نفسُہٗ۔ قام الزیدان انفسہما۔ قام الزیدون انفسہم قامت ھند نفسہا۔ قامت الھندان انفسہما۔ قامت الھندات انفسہن یہی کیفیت عین کے استعمال کی ہے کلا تثنیہ مذکر اور کلتا تثنیہ مؤنث کے واسطے آتا ہے جیسے جاء الرجلان کلاھما جاءت المرأتان کلتاھما۔ کل اور اجمع دونوں واحد و جمع کے واسطے مستعمل ہیں۔ کل مطابقت ضمیر سے تاکید واقع ہوتا ہے اور اجمع مطابقت صیغہ سے۔ جیسے قرأت الکتاب کلہ۔ وجاء القوم کلھم۔ اشتریت العبد اجمع۔ وجاء الناس اجمعون۔ اکتع۔ اتبع و ابصع بھی تاکید کے واسطے ہیں اور کل کے معنے دیتے ہیں۔ مگر یہ تینوں اجمع کے تابع ہوتے ہیں جب تک اجمع نہ آئے انمیں سے کوئی نہیں آتا۔ جیسے جاء الناس اجمعون۔ اکتعون۔ ابتعون۔ ابصعون۔

سبق نمبر (۳۶)

بدل وہ تابع ہے کہ مقصود نسبت سے یہی ہوتا ہے۔ متبوع صرف توطیۃ و تمہید کے طور پر آتا ہے۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ اَخُوْکَ (تیرا بھائی زید آیا) اس میں زید مبدل منہ اور اخوک اُس کا بدل ہے۔ اِس کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) بدل کُل جس میں بدل اور مبدل منہ کا مدلول ایک ہو۔ جیسے جاء زیدٌ اخوکَ اسی قسم سے ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ +

(۲) بدل بعض کہ مبدل منہ کا جزء ہو جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا رَأْسَہٗ۔ اِسی قسم سے ہے لِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا +

(۳) بدل اشتمال کہ مبدل منہ سے علاقہ رکھتا ہو۔ جیسے سُلِبَ زیدٌ ثوبُہٗ۔ اِسی قسم سے ہے یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الشَّھْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْہِ +

(۴) بدل غلط کہ سبقتِ لسانی سے کوئی بات منہ سے نکل جائے۔ جیسے جاءَ رَجُلٌ حمارٌ (آدمی آیا۔ نہیں نہیں۔ گدھا) +

فائدہ۔ بدل مبدل منہ کبھی دونو معرفہ ہوتے ہیں۔ جیسے جاء زیدٌ اخوکَ کبھی دونو نکرہ جیسے جاءنی رجلٌ غلامٌ لکَ اور جب بدل نکرہ اور مبدل منہ معرفہ ہو تو اسکی نعت لانا ضروری ہے جیسے لنسفعًا بالناصیۃ ناصیۃٍ کاذبۃٍ کہ اسجگہ دوسرا ناصیہ بدل نکرہ اور کاذبۃ سے موصوف ہے

بدل کل میں بدل کی مطابقت تذکیر و تانیث اور صیغہ میں مبدل منہ سے لازم ہے بدل بعض اور بدل اشتمال میں صرف ضمیر کی مطابقت اور وہ بھی تذکیر و تانیث اور واحد تثنیہ و جمع میں کر لیتے ہیں اور بدل غلط میں سوائے اتحاد اعراب کے اور کچھ شرط نہیں +

عطف بیان وہ اسم ہے جو صفت نہ ہو اور اپنے متبوع کی وضاحت کرے۔ جیسے جاءنی زیدٌ ابو عبداللّٰہِ جَعَلَ اللّٰہُ الْکَعْبَۃَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ پہلی مثال میں ابو عبداللہ اور دوسری میں البیت الحرام عطف بیان ہے۔ کبھی اس سے تخصیص مقصود ہوتی ہے۔ جیسے اَوْ کَفَّارَۃٌ طَعَامُ مَسٰکِیْنَ کبھی توضیح یا تخصیص مقصود نہیں ہوتی بلکہ صرف ازالہ وہم مدنظر ہوتا ہے۔ جیسے اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رَبِّ مُوْسٰی وَ ھٰرُوْنَ فرعون کے ساحروں نے رب موسیٰ و ہارون کا لفظ اس واسطے بڑھایا کہ فرعون بھی دعویٰ ربوبیت کرتا تھا +

سبق نمبر (۳۷)

اسمائے مبنیہ کا بیان

اسم مبنی کی آٹھ قسمیں ہیں (۱) مضمرات (۲) اسمائے اشارات (۳) موصولات (۴) اسمائے افعال (۵) اصوات (۶) مرکبات امتزاجی (۷) کنایات (۸) ظروف

ان اسموں کا آخر عامل بدلنے سے متغیر نہیں ہوتا۔ تفصیل یہ ہے :۔

مضمرات ضمیر کی تین قسمیں ہیں مرفوع، منصوب اور مجرور۔ ان تینوں کی تفصیل کتاب الصرف کے صفحہ ۱۱۸ میں مذکور ہو چکی ہے ضمیر مرفوع فاعل یا مبتدا کے موقع پر آتی ہے ضمیر منصوب مفعول کے موقع پر اور ضمیر مجرور مضاف الیہ کے موقع پر۔ یہ سب ضمیریں وحدت تثنیہ جمعیت اور تذکیر و تانیث میں مرجع سے مطابق ہوتی ہیں۔ امثلۂ ذیل پر غور کرو :۔

		غائب	مخاطب
ضمیر مرفوع	مذکر	ھو عالمٌ۔ ھم مسلمون۔	انت شاعرٌ۔ انتم صالحون۔
	مؤنث	ھی عالمۃٌ۔ ھُنَّ مسلماتٌ۔	اَنْتِ شاعِرَۃٌ۔ انتنّ صالحات۔
ضمیر منصوب	مذکر	ضربْتُہٗ۔ ضَرَبْتَھم۔	ضربتُکَ۔ ضربتُکُمْ۔
	مؤنث	ضربتھا۔ ضربتَھُنَّ۔	ضربتُکِ۔ ضربتُکُنَّ۔
ضمیر مجرور	مذکر	رأیہ صائبٌ۔ کتابھم کاملٌ۔	درسُکَ سہل۔ بلدکم بعیدٌ۔
	مؤنث	رأیھا ضعیفٌ۔ کتابھُنّ ناقصٌ	درسُکِ صعبٌ۔ بلدکنّ قریب

جب مبتدا اور خبر دونو معرفہ ہوں یا خبر اسم تفضیل مِن سے مستعمل ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان ضمیر مرفوع منفصل مطابق مبتدا کے لاتے ہیں اور اُس کو ضمیر فصل کہتے ہیں جو گویا خبر اور صفت کے بیچ میں فاصل ہے۔ جیسے اُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ زیدٌ ھُوَ افضل مِن عمرو ٭

جملے کے پہلے کبھی ایک ضمیر غائب بلا مرجع آیا کرتی ہے جب مذکر ہو اسکو ضمیر الشان اور جب مؤنث ہو تو ضمیر القصہ کہتے ہیں یہ مبہم ہوتی ہے اور جملہ مابعد اس کی تفسیر کرتا ہے۔ جیسے ھُوَ زیدٌ قائمٌ۔ کَاَنَّہٗ زیدٌ قائمٌ۔ اِنّھا ھندٌ قاعدۃٌ ٭

سبق نمبر (۳۸) اسماء الاشارہ و موصولات

اسماء الاشارہ اسم اشارہ کی تقسیم اور تفصیل کتاب الصرف کے صفحہ ۱۲ میں مذکور ہو چکی ہے قرب و بُعد کے لحاظ سے اس کی مثالوں پر غور کرو:-

	واحد	تثنیہ	جمع
اسمائے اشارہ قریب	مذکر هٰذا اخٌ	هٰذان اخوانِ-	هٰؤلاء اخوانُ یعقوبَ
	مؤنث هٰذِهٖ اُختٌ	هاتان اُختانِ-	
اسمائے اشارہ بعید	مذکر ذٰلکَ مسافرٌ	ذٰنک مسافران	اولٰئکَ اخوۃُ یوسفَ
	مؤنث تلکَ غریبۃٌ	تانکَ غریبتان-	

جس کی طرف اشارہ کیا جائے۔ اس کو مشارٌ الیہ کہتے ہیں۔ اسم اشارہ ترکیب کلام میں موصوف ہوتا ہے اور مشارٌ الیہ اس کی صفت۔ جیسے ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ کبھی اسم اشارہ مبتدا ہوتا ہے اور مشارٌ الیہ خبر۔ جیسے هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔

موصولات اسم موصول کی تقسیم اور تفصیل کتاب الصرف کے صفحہ ۱۲ میں مذکور ہو چکی ہے اسم موصول تنہا بغیر صلہ اور عائد کے جملہ کا پورا جزو نہیں ہو سکتا۔ صلہ اس کا جملہ خبریہ ہوتا ہے اور عائد ایک ضمیر جو موصول کی طرف پھرے۔ جیسے الخنّاس الّذی یوسوس اس میں الّذی موصول یوسوس فعل ضمیر راجع بطرف موصول اس کا فاعل۔ فعل مع فاعل کے جملہ صلہ ہوا قد سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُکَ۔ اس میں الّتی موصول تجادلک جملہ صلہ ہے ضمیر عائد جب مفعول ہو تو اس کا حذف بھی جائز ہے۔ جیسے قام الّذی ضربت ای ضربتہٗ +

مَنْ۔ مَا۔ اَیٌّ بمعنے الّذی۔ اَیّۃٌ بمعنے الّتی۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کا الف لام بمعنے الّذی یہ سب موصول کے معنوں میں آتے ہیں +

مَنْ اکثر ذوی العقول کے واسطے مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے اللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مَا اکثر غیر ذوی العقول کے واسطے۔ جیسے اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ اسم فاعل و مفعول کی مثالیں یہ ہیں:- جاء الضاربُ زیدًا۔ یعنے جاء الّذی ضاربٌ زیدًا۔ قام المضروبُ غلامہٗ۔ یعنے قام الّذی مضروبٌ غلامہٗ +

سبق نمبر (۳۹)

اسماء الافعال یہ نو اسم ہیں:۔ رُوَیْدَ۔ بَلْہَ۔ عَلَیْکَ۔ حَیَّہَلْ۔ ھَا۔ دُوْنَکَ۔ ھَیْہَاتَ۔ شَتَّانَ۔ سَرْعَانَ اور فعل کے محل میں مستعمل ہوتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں:۔

۱۔ **بمعنی امر حاضر**۔ یہ اسم کو نصب دیتے ہیں اور تعداد میں چھ ہیں (۱) دُوْنَکَ بمعنے خُذْ جیسے دُوْنَکَ اللَّبَنَ (دودھ لے) (۲) بَلْہَ بمعنے دَعْ۔ بَلْہَ التَّکَلُّمَ فِیْمَا لَا یَعْنِیْکَ (بے فائدہ چیز میں ذکر کرنا چھوڑ) (۳) عَلَیْکَ بمعنے اِلْزَمْ جیسے عَلَیْکَ الرِّفْقَ (رفق اختیار کر) (۴) حَیَّہَلْ بمعنے اِیْتِ جیسے حَیَّہَلِ الثَّرِیْدَ (ثرید لاؤ) ثرید وہ کھانا کہ روٹی دودھ یا شوربے میں ملی ہو (۵) ھَا بمعنے خُذْ جیسے ھَا زَیْدًا (زید کو پکڑ) یہ لفظ تین طرح سے آتا ہے ھَا۔ ھَاءِ۔ ھَاءَ۔ ان میں پچھلا فصیح تر ہے اور اس سے واحد تثنیہ و جمع کے صیغے مستعمل ہوتے ہیں۔ جیسے ھَاءَ ھَاءُمْ۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے ھَاءُمُ اقْرَءُوْا کِتَابِیَہْ۔ (۶) رُوَیْدَ بمعنے اَمْہِلْ جیسے رُوَیْدَ زَیْدًا (زید کو جانے دو) کبھی یہ مصدر کے معنے میں مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے اَمْہِلْہُمْ رُوَیْدًا +

۲۔ **بمعنی ماضی**۔ یہ اسم کو رفع دیتے ہیں اور تعداد میں تین ہیں (۱) ھَیْہَاتَ بمعنے بَعُدَ جیسے ھَیْہَاتَ زَیْدٌ (زید دور ہوا) (۲) شَتَّانَ بمعنے اِفْتَرَقَ جیسے شَتَّانَ زَیْدٌ وَ عَمْرٌو۔ (زید و عمرو الگ ہوئے) (۳) سَرْعَانَ بمعنے اَسْرَعَ جیسے سرعان زید (زید نے جلدی کی) **تنبیہ** بعض اسموں میں فعل کی نسبت کسی قدر مبالغہ ہوتا ہے۔ جیسے شَتَّانَ مَا بَیْنَ عَمْرٍو وَخَالِدٍ +

فائدہ ان کے سوا چند اور اسم بھی اسماء الافعال کے معنے دیتے ہیں جیسے اٰمِیْنَ (اِسْتَجِبْ) مَہْ (اکْفُفْ)۔ صَہْ (اُسْکُتْ)۔ فَقَطْ (اِکْتَفِ)۔ اِلَیْکَ (بَعِّدْ عَنِّیْ) عَلَیَّ بِہٖ (جِئْ بِہٖ) ھَیْتَ لَکَ (ھَلُمَّ) ھَاتِ (اَعْطِ) ایک نحوی کا قول ہے کہ ھَاتِ اصل میں اٰتِ ہے صیغہ امر کا باب اٰتٰی یُؤْتِیْ سے اور اس سے واحد اور تثنیہ و جمع کے صیغے مستعمل ہیں جیسے ھَاتِ ھَاتِیَا۔ ھَاتُوْا خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ قُلْ ھَاتُوْا بُرْھَانَکُمْ +

سبق نمبر (۴٠)

ایک مشقی حکایت

شكى بعض الشيوخ[1] سوء الهضم الى الطبيب - فقال له زيد سوء الهضم فانه من خواص الشيخوخة[2] - فشكى له ضعف البصر - فقال له بلة ضعف البصر فانه من خواص الشيخوخة - فشكى له ثقل[3] السمع - فقال هيهات السمع من الشيوخ فان ضعف السمع من خواص الشيخوخة - فشكى له قلة الرقاد[4] - فقال له شتان الرقاد والشيوخ - فان قلة الرقاد من خواص الشيخوخة - فشكى له ضعف الباه - فقال سرعان ضعف الباه[5] الى الشيوخ - فان ضعف الباه من خواص الشيخوخة - فقال الشيخ لاصحابه دونكم الاحمق وعليكم الجاهل وهاكم البليد[6] الذى لا فهم له فانه لا فرق بينه وبين الدرة[7] الا بالمصورة[8] الانسانية - لانه لا يستطيع ان يتكلم الا بهاتين الكلمتين فتبسم الطبيب وقال حيهل الغضب يا شيخ فان هذا ايضا من خواص الشيخوخة +

[1] شیخ - بوڑھا مجازاً بزرگ آدمی +	[5] باہ - قوت مردمی +
[2] شیخوخة - بڑھاپا +	[6] بلید - کند ذہن +
[3] ثقل السمع - کم سننا +	[7] دُرّہ - طوطی +
[4] رقاد - نیند +	[8] مصوّرہ - تصویر +

سبق نمبر (۷۱)

اسماء الاصوات وہ اسم ہیں جن سے کسی جانور یا بیجان چیز کی آواز کی حکایت کی جائے جیسے غاقِ غاق (کوے کی آواز کی نقل) نِخ نِخ (وہ آواز جس سے اونٹ کو بٹھاتے ہیں) اُح اُح (وہ آواز جو کھانستے وقت آدمی کے مُنہ سے نکلتی ہے) +

مرکبات امتزاجی وہ دو کلمے جو مرکب ہو کر ایک اسم بن گئے ہوں اور ان دونوں میں کچھ نسبت اضافی یا اسنادی نہ ہو اور اس کی تین صورتیں ہیں (۱) اگر دوسرا جزو متضمن حرف ہو تو دونوں جزو مبنی بر فتحہ ہوتے ہیں۔ جیسے احد عشر سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک ہوئے اثنا عشر کے کہ اس میں جزو اول معرب ہے (۲) اگر دوسرا جزو اسم صوت ہو تو پہلا جزو مبنی بر فتحہ اور دوسرا جزو مبنی بر کسرہ ہوگا۔ جیسے سِیْبَوَیْہِ جو سیب اور ویہ سے مرکب ہے (۳) اگر دوسرا اسم صوت نہ ہو تو پہلا جزو مبنی بر فتحہ ہوگا اور دوسرا جزو معرب باعراب غیر منصرف۔ جیسے بَعْلَبَکَّ کہ مرکب ہے بَعْل (نام بت) اور بَکّ (نام بانی شہر) سے

کنایات وہ اسم ہیں جو مبہم چیز کی تعبیر کے واسطے آئیں یہ چار لفظ ہیں انہیں سے کم وکذا کنایہ عدد مبہم سے اور کَیْتَ وذَیْتَ کنایہ امر مبہم سے ہوتا ہے کم کے واسطے صدر کلام ضروری ہے۔ اگر استفہامیہ ہو تو اس کی تمیز منصوب مفرد ہوگی جیسے کَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ (تیرے پاس کس قدر درہم ہیں) اگر خبریہ ہو تو اس کی تمیز مجرور مفرد ہوگی جیسے کَمْ دِیْنَارٍ عِنْدِی (میرے پاس بہت اشرفیاں ہیں) یا مجرور مجموع۔ جیسے کَمْ رِجَالٍ لَقِیْتُهُمْ مِنْ جارہ دونوں کی تمیز پر آتا ہے۔ جیسے کم من رجلٍ ضربتُ وکم من ملَكٍ فِی السمٰوٰتِ۔ جب قرینہ پایا جائے تو کم کی تمیز حذف ہوتی ہے۔ جیسے کم مالُكَ (کم دینارًا مالُك)۔ کم ضربتَ (کم ضربةً ضربتَ) +

کذا ہمیشہ مکرر آتا ہے۔ اس کے واسطے صدر کلام کی ضرورت نہیں اور اس کی تمیز منصوب مفرد آتی ہے۔ جیسے قبضتُ کذا وکذا درهمًا (میں نے اتنے درہم لیے) +

نظم	
بود ترکیب نزد نحویان شش	بیادش گیر گر خائف ز فوتی
چو اسنادی و توصیفی و مزجی	اضافی دان و تعدادی و صوتی

سبق نمبر (۴۲ و ۴۳)

ظروف مبنیہ بعض ان میں سے ضمہ پر بعض فتحہ پر اور بعض سکون پر مبنی ہیں +

۱- اسمائے جہات ستہ مثل قبلُ - بعدُ - تحتُ - فوقُ - قدامُ - خلفُ مبنی بر ضمہ ہوتے ہیں جبکہ ان کا مضاف الیہ محذوف اور دل میں مقصود ہو۔ جیسے سُنَّۃَ اللّٰہِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ اے من قبل ہذا الزمان پس ہذا الزمان قبل کا مضاف الیہ تھا جو سجگہ سے محذوف ہے۔ ان ظروف مقطوع الاضافہ کو نحویوں کی اصطلاح میں غایات کہتے ہیں -

فائدہ- اسمائے جہات ستہ کے مضاف الیہ کا حذف کرنا سماعی ہے قیاسی نہیں اسی واسطے لفظ یمین اور شمال کہ انکی قطع اضافت مسموع نہیں ظروف مبنیہ کے شمار سے خارج ہیں +

۲- حیثُ ظرف مکان مبنی بر ضمہ اور لازم الاضافہ ہے اور اکثر جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ جیسے اِجْلِسْ حَیْثُ زَیْدٌ جَالِسٌ - قُمْ حَیْثُ قَامَ زَیْدٌ +

۳- اِذَا مستقبل کے واسطے آتا ہے۔ اگرچہ ماضی پر داخل ہو اور اس میں شرط کے معنے ہوتے ہیں جیسے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ - کبھی اس سے استمرار زمانی مراد ہوتا ہے۔ جیسے وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ یعنے ہذا دابہم وعادتہم المستمرۃ کبھی مفاجات کے معنے دیتا ہے۔ اور اسوقت اس کے بعد مبتدا کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے خَرَجْتُ فَاِذَا السَّبُعُ وَاقِفٌ +

۴- اِذ ماضی کے واسطے آتا ہے۔ اگرچہ مضارع پر داخل ہو۔ اس کے بعد کبھی جملہ اسمیہ ہوتا ہے۔ جیسے وَاذْکُرُوْا اِذْ اَنْتُمْ قَلِیْلٌ اور کبھی جملہ فعلیہ جیسے وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰھِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ - کبھی مفاجات کے معنے دیتا ہے جبکہ بَیْنَ وَبَیْنَمَا کے جواب میں واقع ہو۔ جیسے بینا انا جالسٌ اِذْ اَقْبَلَ زیدٌ +

۵- اَیْنَ و اَنّٰی دونو ظرف مکان کے واسطے آتے ہیں خواہ استفہامیہ ہوں۔ جیسے اَیْنَ الْمَفَرُّ اَنّٰی لَکِ ھٰذَا خواہ شرط کے واسطے - جیسے این مجلس اَجْلِسْ - انّٰی تکن اکن - لیکن اَنّٰی کبھی کَیْفَ کے معنے دیتا ہے۔ جیسے اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ +

۶۔ مَتٰی زمان کے واسطے آتا ہے کبھی استفہامیہ ہوتا ہے۔ جیسے مَتٰی تُسَافِرُ؟ اور کبھی شرطیہ۔ جیسے مَتٰی تقم اقم۔

۷۔ اَیَّانَ مبنی بر فتحہ زمان کے واسطے آتا ہے اور استفہام کے معنے دیتا ہے۔ جیسے اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ۔

فائدہ۔ اَیَّانَ زمان مستقبل سے خاص ہے اور امور عظیمہ کے واسطے مستعمل ہوتا ہے۔ مگر مَتٰی عام ہے۔

۸۔ کَیْفَ مبنی بر فتحہ اور استفہام حال کے واسطے آتا ہے۔ جیسے کَیْفَ اَنْتَ۔

۹۔ مُذْ و مُنْذُ کبھی یہ دونوں اوّل مدت کے معنے دیتے ہیں اور اس صورت میں ان کے بعد مفرد معرفہ آتا ہے جیسے مَا رَاَیْتُہٗ مُذْ (او) منذ یوم الجُمُعَۃِ اور کبھی تمام مدت کے معنی اور اس صورت میں ان کے بعد مقصود بالعدد ہوتا ہے خواہ مفرد ہو یا تثنیہ یا جمع۔ جیسے مَا رَاَیْتُہٗ مُذْ (او) مُنْذُ یَوْمٌ۔ یَوْمَانِ۔ ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ۔

فائدہ۔ جمہور نحوی مُذْ اور مُنْذُ کو ترکیب میں مبتدا اور اس کے مابعد کو خبر کہتے ہیں۔

۱۰۔ لَدٰی۔ وَلَدُنْ یہ دونوں عِنْدَ کے معنے دیتے ہیں۔ جیسے اَلْمَالُ لَدَیْکَ اور ان کا استعمال عِنْدَ کے مقابلہ میں خاص ہے۔ کیونکہ چیز کی موجودگی ان میں شرط ہے اور عِنْدَ میں شرط نہیں۔ پس اَلْمَالُ عِنْدَ زَیْدٍ ہر حالت میں کہہ سکتے ہیں۔ خواہ مال زید کے سامنے موجود ہو یا اُس کے گھر میں رکھا ہوا ہو مگر اَلْمَالُ لَدٰی زَیْدٍ صرف اُس وقت کہینگے جبکہ مال زید کے سامنے موجود ہو۔

۱۱۔ قَطُّ مبنی بر ضم واسطے استغراق زمانہ ماضی منفی کے آتا ہے۔ جیسے مَا رَاَیْتُہٗ قَطُّ۔

۱۲۔ عَوْضُ مبنی بر ضم واسطے استغراق زمانہ مستقبل منفی کے آتا ہے۔ جیسے لَا اُعْطِ عَوْضُ۔ یہ لفظ بسبب قطع اضافت کے مبنی بر ضم ہے مثل اسمائے جہات ستہ۔

فائدہ۔ ظروف غیر مبنی کو جب جملہ کی طرف اضافت کریں تو مبنی بر فتحہ ہو جاتے ہیں۔ جیسے ھٰذَا یَوْمَ یَنْفَعُ الصَّادِقِیْنَ صِدْقُھُمْ۔ یَوْمٌ اور حِیْنٌ کو جب اِذْ کی طرف مضاف کریں تو اِذْ تنوین جری کے ساتھ پڑھا جائیگا۔ جیسے یَوْمَئِذٍ کہ اصل میں تھا یَوْمَ اِذْ کَانَ کَذَا۔ اسی طرح الفاظ مثل وغیرہ جبکہ مَا یا اَنْ یا اَنَّ کے پہلے آئیں۔

سبق نمبر (۴۴)

سوالات

الف (۱) اسمائے مبنیہ کی حرکات کے کیا نام ہیں ؟

(۲) ضمیر فصل کا استعمال کس جگہ ہوتا ہے ؟

(۳) اسم اشارہ خطابی کے واسطے کتنے حروف ہیں اور کتنے صیغوں کے ساتھ مستعمل ہوتے ہیں ؟

(۴) اسم موصول کے جزو تام بننے کے واسطے کتنی چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے ؟

(۵) اسماء الافعال ور فعل کے معنے میں کچھ فرق ہے یا نہیں ؟

(۶) مرکب امتزاجی کا دوسرا جزو مبنی بر کسرہ کس صورت میں ہوتا ہے ؟

(۷) کَاَیِّنْ کے استعمال کے واسطے کتنی شرطیں ہیں ؟

(۸) مَتٰی اور اَیَّانَ کے استعمال میں کیا فرق ہے ؟

(۹) لَدٰی کی جگہ عِنْدَ کب مستعمل ہو سکتا ہے ؟

(۱۰) قَطُّ اور عَوْضُ کس کس جگہ مستعمل ہوتے ہیں ؟

ب ۔ ان فقروں کا اردو میں ترجمہ کرو اور جن الفاظ پر خط کھینچا گیا ہے ۔ ان کا استعمال بیان کرو :۔

(۱) قُلْ هُوَ اللّٰهُ احد ۔ انها زینب قائمة +

(۲) تلك الرسل ۔ ذٰلك الكتٰبُ +

(۳) انا الذی تَمَنّٰنِیْ اُمّی حیدرہ ۔ لننزعنّ من کل شیعة ایّهم اشد علی الرحمٰن عِتِیًّا +

(۴) غلّقت الابواب وقالت هَیْتَ لك ۔ یقال لِلعبد یوم القیامة اذکر یوم کذا وکذا +

(۵) اذ اخرجه الذین کفروا ثانی اثنین اذ هما فی الغار اذ یقول لصاحبه لا تحزن +

ج ۔ فقرات مندرجہ ذیل کو صحیح کرو :۔

انه هند قاعدة ۔ هٰذہ کتاب ۔ جاء التی ضربته ۔ علیك الرفیقُ ۔

هٰذا سیبویهٌ ۔ عندك کم درهم ۔ ایّان تسافر ۔ لا اراہ قطُّ +

سبق نمبر (۴۵)

اسم کے متفرق احکام۔

معرفہ ونکرہ اسم کی دو قسمیں ہیں۔ ایک معرفہ دوسری نکرہ یعنے ایک خاص اور دوسری عام +

معرفہ وہ اسم ہے جو ایک معین چیز کے واسطے بنایا گیا ہو۔ اس کی چھ قسمیں ہیں۔

۱۔ علم وہ اسم جو کسی خاص شخص یا شہر یا چیز کا نام ہو۔ جیسے زَیْدٌ۔ مدینۃ۔ فراتٌ

۲۔ مضمرات وہ اسم جو متکلم یا مخاطب یا غائب پر دلالت کریں۔ جیسے اَنَا۔ اَنْتَ۔ هُوَ +

۳۔ اسماء الاشارہ وہ اسم جن سے کسی چیز کیطرف اشارہ کریں۔ جیسے هذا۔ ذٰلِكَ +

۴۔ اسمائے موصولہ۔ وہ اسم جو صلہ کے بغیر جملہ کا جزو تام نہ ہو سکیں جیسے الّذی الّتی +

۵ معرّف باللام۔ وہ اسم جس کے پہلے الف لام آئے۔ جیسے۔ الرّجلُ +

۶۔ وہ اسم جو ان پانچوں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو۔ جیسے غلامُ زیدٍ۔ کتابُ الرجل +

(ان سب قسموں کی تفصیل و تشریح کتاب الصرف کے صفحہ ۱۱۷۔۱۲۰ میں لکھی جا چکی ہے) +

نکرہ۔ وہ اسم ہے جو غیر معین چیز کے واسطے بنایا گیا ہو۔ جیسے رجلٌ و امرأۃ +

مذکر و مؤنث مطلق اسم کی دو قسمیں ہیں۔ ایک مذکر اور دوسری مؤنث۔ مؤنث وہ ہے جس میں تانیث کی علامت لفظاً یا تقدیراً ہو۔ اور مذکر وہ ہے جس میں تانیث کی کوئی علامت نہ ہو۔ پھر مؤنث کی دو قسمیں ہیں ایک حقیقی جس کے مقابلہ میں نر جاندار ہو۔ جیسے اِمْرَأَۃٌ و نَاقَۃٌ کہ پہلے کے مقابلہ میں رَاجِلٌ اور دوسرے کے مقابلہ میں جملٌ ہے۔ دوسری سماعی جس میں تانیث کی علامت لفظوں میں نہ ہو۔ جیسے دَارٌ (گھر) +

(ان سب کی تفصیل کتاب الصرف کے صفحہ ۱۰۵ و ۱۰۶ میں تحریر ہو چکی ہے) +

واحد تثنیہ وجمع افراد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔ واحد تثنیہ اور جمع۔ پھر جمع کی دو قسمیں ہیں۔ ایک جمع سالم جس میں واحد کی بنا قائم رہے۔ جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ۔ دوسری جمع مکسر جس میں واحد کی بنا ٹوٹ جائے۔ جیسے قَوْلٌ سے اقوالٌ

(ان سب کی تفصیل کتاب الصرف کے صفحہ ۱۰۷۔۱۰۸ میں لکھی جا چکی ہے) +

سبق نمبر (۴۶) - مؤنثات سماعیہ

(۱) اعضائے انسانی کے نام عَیْنٌ (آنکھ) اُذُنٌ (کان) خَدٌّ (رخسارہ) - ثَدْیٌ (پستان) کَتِفٌ (کندھا) - عَضُدٌ (بازو) یَدٌ (ہاتھ) - کَفٌّ (ہتھیلی) - وَرِکٌ (سرین) فَخِذٌ (ران) - سَاقٌ (پنڈلی) - رِجْلٌ (پاؤں) قَدَمٌ (کام) عَقِبٌ (ایڑی) سِنٌّ (دانت) کَبِدٌ (جگر) کَرِشٌ (اوجھ) اِسْتٌ (مقعد) - اِصْبَعٌ (انگلی) +

(۲) حیوانوں کے نام عَقْرَبٌ (بچھو) - ثَعْلَبٌ (لومڑی) - اَرْنَبٌ (خرگوش) - اَفْعٰی (اژدہا) فَرَسٌ (گھوڑی) - عَنْکَبُوتٌ (مکڑی) +

(۳) قدرتی اشیاء اَرْضٌ (زمیں) - رِیْحٌ (ہوا) - نَارٌ (آگ) - لَظٰی (شعلہ) - مِلْحٌ (نمک) - ذَھَبٌ (سونا) ضَرَبٌ (شہد) - عَیْنٌ وینبوع (چشمہ) - شَمْسٌ (سورج) - یَمِیْنٌ (دایاں) - شِمَالٌ (بایاں) +

(۴) مصنوعی اشیاء دَارٌ (گھر) - دَلْوٌ (ڈول) عَصَا (لاٹھی) - فُلْکٌ (کشتی) - ذِرَاعٌ (گز) فاسٌ (تبر) قَوْسٌ (کمان) مَنْجَنِیْقٌ (گوپھیا) - خَمْرٌ (شراب) - بِئْرٌ (کنواں) - درعٌ (زرہ) - فرشٌ (بچھونا) - کَاسٌ (پیالہ) موسٰی (استرہ) سراویلٌ (ازار) +

(۵) دوزخ کے نام جَھَنَّم - سعیر - جحیم - سقرُ +

(۶) متفرقات نفسٌ (جان) - غولٌ (مصیبت) - فردوسٌ (باغ) - عروض (میزان شعر) - حربٌ (لڑائی) - ضبعٌ (بجو) +

عُنُقٌ (گردن) قفا (گدی) لسان (زبان) - رحم (بچہ دان) بیت (گھر) فِلْ (ہتھیلا) سِلم (صلح) صلاح (بہتری) حال (وقت) ضحٰی (چاشت) مِسک (مشک) سَمَا (آسمان) ثرٰی (خاک نمناک) طریق وسبیل (راستہ) سکین (چھری) سرطان (کیکڑا) +

(حاشیہ: واجب التانیث (۱ تا ۶) — جائز التذکیر والتانیث)

تنبیہ - پہلی قسم کی مؤنثات کی طرف جب کوئی فعل یا اسم اسناد کیا جائے یا کوئی ضمیر ان کی طرف راجع ہو تو اُس عامل یا ضمیر کا مؤنث لانا واجب ہوتا ہے جیسے ماتدری نفس بِاَیِّ اَرْضٍ تموتُ - اور مؤنثات قسم دوم کی اسناد میں کلمہ کی تذکیر و تانیث اختیاری ہے - جیسے ھذہٖ سبیلی - ان یروا سبیل الرشد لا یتخذوہُ سبیلاً +

سبق نمبر (۴۷)

تذکیر و تانیث کے متعلق فقرے اور حکایتیں۔

ان فقروں اور کہانیوں کا اردو میں ترجمہ کرو اور مؤنثات سماعی اور قیاسی کو پہچانو:۔

الف (۱) اتصلتِ السفینۃُ الی الجزیرۃ ÷

(۲) انظر الی الدجاجۃ کیف تجمع فروخہا تحت اجنحتہا ÷

(۳) لمّا القیٰ موسیٰ عصاہُ فاذا ھی حیّۃٌ تسعیٰ ÷

(۴) عند احتکاک الاحجار تظھر النارُ ÷

(۵) اوحینا الیٰ اُمِّ موسیٰ ان ارضعیہِ فاذا خفت علیہ فالقیہِ فی الیمّ ÷

ب۔ صبیٌّ مرّۃً کان یصید الجراد۔ فنظر عقربًا فظن انّھا جرادۃٌ کبیرۃٌ فمدّ یدہٗ لیأخذھا ثم تبعد عنہا۔ فقالت العقرب لو انک قبضتنی فی یدک لخلیتُک عن صید الجراد ÷

ج۔ البطن والرِّجلان تخاصموا فیما بینھم ایُّھم یحمل الجسم۔ فقالت الرجلان نحن بقوّتنا نحمل الجسم۔ وقال الجوف انا إن لم اغذ من الطعام شیئًا فلا کنتما تستطیعانِ علی المشی فضلاً عن ان تحملا شیئًا ÷

د۔ سلحفاۃٌ وارنبٌ مرّۃً تسابقتا فی العدو وجعلتا الحدّ بینھما الجبل لتتسابقا الیہ۔ فامّا الارنبُ فلاجل دلّتھا وخفتھا وسرعتہا توانت فی الطریق ونامت۔ وامّا السلحفاۃُ فلاجل ثقل طبیعتھا لم تکن تستقرّ ولا تتوانیٰ فی الجری فوصلت الی الجبل۔ فعندما استیقظتِ الارنبُ من نومھا وجدتِ السلحفاۃ قد سبقت فندمت حیث لاتنفعھا الندامۃ ÷

سبق نمبر (۴۸ و ۴۹)

اسمائے عاملہ شبہ بفعل

یہ پانچ اسم ہیں۔ مصدر۔ اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ صفت مشبہ۔ اسم تفضیل اور یہ پانچوں فعل کی طرح رفع و نصب کا عمل کرتے ہیں۔ ان کا بیان حسب ذیل ہے:۔

مصدر اپنے فعل کی مانند عمل کرتا ہے۔ اگر لازم ہو تو فاعل کو رفع اور اگر متعدی ہے تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔ مگر اکثر اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے اعجبنی قیامُ زیدٍ (زید کے کھڑے ہونے نے مجھے تعجب میں ڈالا) اس جگہ قیام مصدر لازم اپنے فاعل (زید) کی طرف مضاف ہے اور زید اگرچہ مضاف الیہ ہونے کے لحاظ سے مجرور ہے۔ مگر حقیقت میں محل رفع میں سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ مصدر کا فاعل ہے:+

عجبت من دقّ القصار الثوب (میں حیران ہوا دھوبی کے کپڑا کوٹنے سے)۔ اس جگہ قصار (فاعل) لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع ہے +

عجبتُ من ضربِ اللصّ الجلادُ (میں حیران ہوا جلاد کے چور کو مارنے سے)۔ اس جگہ لص (مفعول) لفظاً مجرور اور محلاً منصوب ہے +

اسم فاعل یہ اسم اپنے فعل معروف کی مانند عمل کرتا ہے۔ جیسے أذاهِبٌ غلامُنا (کیا ہمارا غلام جانے والا ہے)۔ الضاربُ زیدٌ عمرًا (زید عمرو کو مارنے والا ہے)۔
اسم فاعل بھی اکثر اوقات اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے جیسے کاملُ الجود۔ ضاربُ عمرٍو +

اسم مفعول یہ اپنے فعل مجہول کی مانند عمل کرتا ہے یعنے اُس اسم کو جو قائم مقام اُس کے فاعل کا ہو رفع دیتا ہے۔ جیسے المضروبُ زیدٌ (زید مارا گیا)۔ یہ بھی اکثر باضافت مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے مَقطُوعُ الانف (جس کی ناک کٹی ہو۔ ہندی نکٹا) +

تنبیہ اسم فاعل اور اسم مفعول کے عمل کرنے کے واسطے شرائط ذیل کا ہونا

ضروری ہے:-

۱- یہ کہ حال یا استقبال کے معنی میں ہوں

۲- یہ کہ مبتدا۔ ذوالحال۔ موصوف۔ اسم موصول (ال بمعنے الذی) ہمزۂ استفہام حرف نفی میں سے کسی ایک کے پیچھے آئیں۔ امثلہ ذیل پر غور کرو:-

بیانِ شرط	امثلہ اسم فاعل۔	امثلہ اسم مفعول
مبتدا کے بعد	زیدٌ قائمٌ ابوہ الآن او غداً - زید اس کا باپ کھڑا ہونیوالا ہے اس وقت یا بروز آیندہ	زیدٌ مضروبٌ غلامہ الآن او غداً - زید اُس کا غلام مارا گیا اس وقت یا بروز آیندہ۔
ذوالحال کے بعد	جاء زید باکیا غلامہ الآن او غداً - زید ایسے حال میں آیا کہ اُس کا غلام رونیوالا ہے اس وقت یا بروز آیندہ	جاء زید مضروبا غلامہ الآن او غداً - زید اس حال میں آیا کہ اسکا غلام مارا گیا اسوقت یا بروز آیندہ
موصوف کے بعد	ھذا رجل ضاربٌ ابوہ الآن او غداً - یہ ایسا شخص ہے کہ اس کا باپ مارنیوالا ہے اسوقت یا بروز آیندہ	ھذا رجل مضروبٌ ابوہ الآن او غداً - یہ ایسا شخص ہے کہ اسکا باپ مارا گیا ہے - اسوقت یا بروز آیندہ
اسم موصول کے بعد	جاء الضاربُ ابوہ خالداً الآن او غداً - وہ شخص آیا جس کا باپ خالد کو مارنیوالا ہے - اسوقت یا بروز آیندہ	جاء المضروب ابوہ الآن او غداً - وہ شخص آیا جسکا باپ مارا گیا ہے اسوقت یا بروز آیندہ
ہمزۂ استفہام کے بعد	اقائم زیدٌ الآن او غداً - کیا زید کھڑا ہونیوالا ہے اس وقت یا بروز آیندہ -	امضروب ابوہ الآن او غداً - کیا اُس کا باپ مارا گیا ہے - اسوقت یا بروز آیندہ۔
حرف نفی کے بعد	ما ضاربٌ زیدٌ خالداً الآن او غداً - زید خالد کو مارنیوالا نہیں اسوقت یا بروز آیندہ -	ما مضروب ابوہ الآن او غداً - اُس کا باپ نہیں مارا گیا اس وقت یا بروز آیندہ۔

فائدہ - جب اسم فاعل نکرہ ہو اور ماضی کے معنے اُس سے مقصود ہوں تو اُس کا مضاف لانا ضروری ہے - جیسے زیدٌ ضاربُ عمرٍو امسِ - اور جب معرف باللام ہو تو پھر اس میں تمام زمانے برابر ہوتے ہیں - جیسے زید الضارب ابوہ عمرًا الآن او غدًا او امسِ ÷

سبق نمبر (۵۰)

صفت مشبہ یہ صفت اپنے فعل لازم کی طرح فاعل کو رفع دیتی ہے۔ جیسے زیدٌ حسنٌ وجھُہٗ اور اس کے عمل کے واسطے صرف یہ شرط ہے کہ مبتدا۔ ذوالحال۔ موصوف۔ استفہام حرف نفی۔ میں سے کسی کے پیچھے آئے اُس کا صیغہ کبھی معرف باللام ہوتا ہے کبھی غیر معرف باللام اور ہر صورت میں اس کا معمول مضاف ہوگا یا معرف باللام یا ان دونو سے خالی یہ چھ قسمیں ہیں لیکن ان میں سے ہر ایک کا معمول باعتبار فاعل شبیہ بمفعول اور مضاف الیہ ہونے کے یا مرفوع ہوگا یا منصوب یا مجرور۔ پس اس لحاظ سے صفت کی اٹھارہ صورتیں ہوئیں۔ ان کی مفصّل کیفیت نقشہ میں دیکھو:۔

	قسم معمول بیان حالت	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جرّی
صفت مشبہ بغیر الف لام	جبکہ معمول مضاف ہو	حسنٌ وجھُہٗ ا	حسنٌ وجھَہٗ ح	حسنُ وجھِہٖ قم
	جبکہ معمول معرف باللام ہو	حسنٌ الوجہُ ق	حسن الوجہَ ا	حسنُ الوجہِ ا
	جبکہ معمول ان دونو سے خالی ہو	حسنٌ وجہٌ ق	حسنٌ وجھًا ا	حسنُ وجہٍ ا
صفت مشبہ مع الف لام	جبکہ معمول مضاف ہو	الحسنُ وجھُہٗ ا	الحسنُ وجھَہٗ ح	الحسنُ وجھِہٖ مم
	جبکہ معمول معرف باللام ہو	الحسنُ الوجھُ ق	الحسن الوجہَ ا	الحسنُ الوجہِ ا
	جبکہ معمول ان دونو سے خالی ہو	الحسنُ وجہٌ ق	الحسنُ وجھًا ا	الحسنُ وجہٍ مم

فائدہ ۔ جب صفت کا معمول مرفوع ہو تو اس میں ضمیر نہیں ہوتی۔ کیونکہ اُس وقت اُس کا معمول اسکا فاعل ہوتا ہے پس صفت کا صیغہ اس صورت میں ہمیشہ واحد آئیگا۔ خواہ معمول واحد ہو یا تثنیہ یا جمع۔ اور اگر معمول منصوب یا مجرور ہو تو صفت میں ضمیر ہوگی جو موصوف کی طرف راجع اور اس کا فاعل ہوگی۔ یہ ضمیر تذکیر و تانیث و تثنیہ و جمع میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔ پس نو صورتیں جنمیں ایک ضمیر ہے احسن کہلاتی ہیں۔ اور دو صورتیں جنمیں دو ضمیریں ہیں حسن اور چار صورتیں جن میں کوئی ضمیر نہیں قبیح۔ ان کے علاوہ ایک مختلف فیہ اور دو ممتنع ہیں۔ نقشہ میں احسن کے واسطے ا۔ حسن کے واسطے ح۔ قبیح کے واسطے ق۔ مختلف فیہ کے واسطے مخ اور ممتنع کے واسطے مم لکھا گیا ؛

سبق نمبر (۵۱)

اسم تفضیل۔ یہ اسم اپنے فعل کی مانند عمل کرتا ہے۔ اس کا استعمال تین طرح سے ہے:۔

۱۔ مِنْ سے۔ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (زید عمرو سے بہتر ہے) اس صورت میں اسم تفضیل ہمیشہ مفرد مذکر ہوتا ہے جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو وَھِنْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو +

۲۔ اَلْ سے۔ جیسے زَیْدُ الْاَفْضَلُ (زید سب سے بہتر ہے) اس صورت میں اسم تفضیل کی مطابقت اپنے موصوف کے ساتھ صیغہ میں ضروری ہے۔ جیسے زَیْدُ الْاَفْضَلُ وھند الفُضْلٰی +

۳۔ اضافت سے۔ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ (زید قوم سے بہتر ہے) اس صورت میں اسم تفضیل کی مطابقت موصوف سے اختیاری ہے۔ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ النَّاسِ وَھِنْدٌ اَفْضَلُ النِّسَآءِ یا یوں کہیں زَیْدٌ اَفْضَلُ النَّاسِ وَھِنْدٌ فُضْلَی النِّسَآءِ +

تنبیہ۔ اسم تفضیل کا استعمال مذکورہ بالا صورتوں کے سوا جائز نہیں مگر جب مفضل علیہ معلوم اور معیّن ہو تو اُس وقت اُس کا حذف جائز ہوتا ہے۔ جیسے اَللّٰہُ اَکْبَرُ یعنے اکبر کُلِّ شَیْءٍ یا اکبر مِن کل شَیْءٍ اور منجملہ تین صورتوں کے دو کا جمع کرنا بھی ناجائز ہے۔ جیسے زَیْدُنِ الْاَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو۔!

فائدہ۔ تینوں صورتوں میں اسم تفضیل کا فاعل ضمیر ہوتی ہے اور اسم تفضیل اسم مضمر میں عمل کرتا ہے۔ اسم مظہر میں نہیں کرتا۔ مگر ایسی صورت میں کہ اسم تفضیل باعتبار لفظ کے صفت کسی چیز کی ہو اور باعتبار معنے کے صفت ایسی چیز کی ہو کہ پہلی شئے اور اس کے غیر میں مشترک ہے اور نیز اسم تفضیل منفی ہو۔ جیسے مارایت رجلا احسن فِیْ عَیْنِہِ الْکُحْلُ مِنْہُ فِیْ عَیْنِ زَیْدٍ (میں نے کوئی آدمی ایسا نہیں دیکھا کہ اس کی آنکھ میں سرمہ بہت اچھا ہو اُس سرمہ سے جو زید کی آنکھ میں ہے)۔ اِس مثال میں اَحْسَنَ باعتبار لفظ کے رَجُلًا کی صفت ہے اور حقیقت میں کحل کی جو باعتبار چشم رجل کے مفضل اور باعتبار چشم زید کے مفضل علیہ ہے۔ پس اَحْسَنَ نے اس جگہ کحل اسم مظہر میں عمل کیا۔ یہ فقرہ یوں بھی کہا جا سکتا ہے:۔ مَارَاَیْتُ رَجُلًا اَحْسَنَ فِیْ عَیْنِہِ الْکُحْلُ مِنْ عَیْنِ زَیْدٍ +

سبق نمبر (۵۲)۔ سوالات۔

الف (۱) جب مصدر مضاف ہو تو حالت فاعلیت میں اُسکے معمول پر کیا اعراب آئیگا؟
(۲) اسم فاعل اور اسم مفعول کے عامل ہونے کے واسطے کیا شرط ہے؟
(۳) صفت مشبہ کے کون کون سے صیغے احسن ہیں اور اُن کے احسن کہلانے کی کیا وجہ ہے؟
(۴) جب اسم تفضیل مِنْ سے مستعمل ہو تو وحدت و جمعیت کی کیا صورت ہوگی؟
(۵) جب اسم فاعل معرف باللام ہو تو اُس سے کون سا زمانہ مفہوم ہوگا؟

ب۔ فقرات ذیل کا ترجمہ کرو اور جن الفاظ میں اسمائے مشبہ بفعل نے عمل کیا ہے اُن کو ظاہر کرو:۔
(۱) اَلْفِتْنَۃُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ +
(۲) خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَاطُھَا۔ اشد تنکیلًا +
(۳) دفع اللّٰہِ النَّاسَ۔ والمُقِیمِی الصَّلٰوۃ +
(۴) اَنَّ المتیّم حَسَنَۃٌ اشوادہ۔ جَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ + ؎
(۵) قال السَّمَّاکُ قد اَعْجَبَنِیْ ھجوم السَّمَکِ فی الدجلۃِ ولٰکنَّ لے بلع السمک الشِّصَّ +
(۶) الطَّرِیْقُ مُنْدَرِسَۃٌ جادتہٗ۔ والسَّبِیْلُ مُنْدَرِسٌ امحلامُہٗ +
(۷) الصَّیَّادُ ذُو الشَّبَکَۃِ مَقْطُوْعَۃٌ امراسہ الیوم او غدًا +

ج۔ فقرات ذیل کو صحیح کرو اور ہر ایک کی درستی کی وجہ بیان کرو:۔
(۱) زید الافضل من عمرو۔ الزید ان افضلان من عمرو +
(۲) زیدٌ حَسَنٌ وجہُ۔ زیدٌ حسنٌ وجھہٗ +
(۳) قائم زید الآن او غدًا۔ مضروب ابوہ الآن او غدًا +
(۴) عجبتُ قیامُ زیدٍ۔ اعجبنی زیدٌ ضرب عمرًا +

؎ ھی مبتدا اور احسن خبر اس جگہ اسم تفضیل کا استعمال اضافت سے ہی۔ اور الطرق مضاف الیہ محذوف۔ پس ضمیر عائد اور مبتدا کی مطابقت ضروری نہ ہوگی +

سبق نمبر (۵۳ و ۵۴)

فعل کی تقسیم کئی طرح سے کی گئی ہے:۔

اوّل بلحاظ زمانہ فعل کی تین قسمیں ہیں۔ ماضی۔ مضارع۔ اور امر۔ ان تینوں کی تعریفیں اور مثالیں کتاب الصرف کے صفحہ ۲ میں مذکور ہو چکی ہیں +

دوم۔ بلحاظ لازم و متعدی لازم وہ فعل ہے جو صرف فاعل کے ملنے سے پوری بات ظاہر کرے۔ جیسے جَلَسَ زَیدٌ۔ متعدی وہ جس کا اثر فاعل سے گزر کر مفعول تک پہنچے۔ جیسے ضرب زیدٌ خالدًا +

نسبت کے لحاظ سے فعل متعدی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک معروف جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو۔ دوسری مجہول جس کی نسبت مفعول کیطرف ہو مفعول کے لحاظ سے متعدی کی تین قسمیں ہیں:۔

۱۔ متعدی بیک مفعول۔ جیسے ضرب زیدٌ خالدًا +

۲۔ متعدی بدو مفعول۔ جیسے اعطیتُ زیدًا دِرْھمًا +

۳۔ متعدی بسہ مفعول۔ جیسے اعلمَ اللہ زیدًا خالدًا عالمًا +

سوم۔ بلحاظ معرب و مبنی فعلوں میں سے ماضی و امر مبنی ہیں اور مضارع معرب۔ ماضی مبنی بر فتحہ ہوتا ہے۔ امر مبنی بر جزم اور مضارع کے تین اعراب ہیں۔ رفع ۔ نصب اور جزم۔ جیسا کہ ابھی لکھا جائیگا +

مضارع کے معرب ہونے کیوجہ مضارع کے معنے لغت میں مشابہ کے ہیں اور یہ اسم فاعل کے ساتھ (جو معرب ہے) لفظاً و معنےً دونو طرح سے مشابہ ہے۔ لفظی مشابہت تو یہ ہے کہ ان دونو میں تعداد حروف میں مساوات اور حرکات میں موافقت ہوتی ہے۔ جیسے یَضرِبُ (بروزن) ضارِبٌ معنوی مشابہت یہ ہے کہ وہ اسم فاعل کی طرح زمانہ حال و استقبال میں مشترک ہوتا ہے۔ جیسے (یَضرِبُ وہ مارتا ہے یا مارےگا)۔ ضارِبٌ (وہ مارنے والا ہے آج یا کل) +

مضارع سَ یا سوف سے مستقبل کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے۔ جیسے سیَضرِبُ و سوف یَضرِبُ اور لام مفتوحہ کے آنے سے حال کے ساتھ جیسے انی لیحزننی (دیکھو صفحہ ۴ کتاب الصرف)

مضارع کا اعراب ۔ اعراب کے لحاظ سے مضارع کے صیغے مفصلہ ذیل تین حصوں میں منقسم ہیں۔

(۱) واحد مذکر غائب۔ واحد مؤنث غائب۔ واحد مذکر مخاطب۔ واحد متکلم۔ متکلم مع الغیر۔ جبکہ صحیح ہوں ان پانچوں کا رفع ضمہ سے نصب فتحہ سے اور جزم سکون سے آتا ہے۔ جیسے یضربُ۔ لن یضربَ۔ لم یضربْ (دیکھو کتاب الصرف صفحہ ۹ و ۶۵)۔

(۲) ناقص واوی و یائی کے انہی پانچوں صیغوں کا رفع تقدیر ضمہ سے نصب فتحہ لفظی اور جزم لام کلمہ کے حذف سے ہوتا ہے۔ جیسے یَدْعُوْ و یَرْمِی۔ لن یدعوَ۔ لن یرمیَ۔ لم یدعُ و لم یرمِ (دیکھو کتاب الصرف صفحہ ۶۷ و ۷۰)۔
ناقص الفی کے انہی پانچ صیغوں کا رفع تقدیر ضمہ سے۔ نصب تقدیر فتحہ سے اور جزم حذف لام کلمہ سے ہوتا ہے۔ جیسے یرضٰی۔ لن یرضٰی۔ لم یرضَ۔ (دیکھو کتاب الصرف صفحہ ۶۸ و ۷۰)۔

(۳) صحیح اور ناقص کے چار تثنیے۔ دو صیغے جمع مذکر غائب و حاضر اور ایک صیغہ واحد مؤنث مخاطب۔ ان ساتوں کا رفع اثبات نون سے۔ نصب اور جزم اسکے حذف سے آتا ہے جیسے یفعلان۔ یدعوان۔ یرمیان۔ یرضیان کا رفع باثبات نون۔ لن یفعلا۔ لن یدعوا۔ و لن یرمیا۔ لن یرضیا کا نصب بحذف نون۔ لم یفعلا۔ لم یدعوا لم یرمیا۔ لم یرضیا کا جزم بحذف نون۔

تنبیہ۔ جمع مؤنث غائب اور مخاطب کے دو صیغے نون ضمیر کے ساتھ متصل ہونے سے مبنی بر سکون ہوتے ہیں۔ ناصب اور جازم کے داخل ہونے سے ان میں کچھ تغیر نہیں ہوتا۔

فائدہ۔ سبق نمبر ۷۔ اور اس سبق کے احکام اعراب یکجا پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ اسم کا اعراب رفع و نصب و جر ہے اور فعل مضارع کا اعراب رفع نصب اور جزم۔ گویا رفع و نصب دونوں میں مشترک ہے اور جر کو اسم سے اور جزم کو مضارع سے خصوصیت ہے۔

سبق نمبر (۵۵)

حالت نصبی۔

مضارع کے عامل ناصب پانچ ہیں :۔

۱۔ اَنْ یہ حرف مضارع کو مصدر کے معنے میں کرتا ہے جیسے اُحِبُّ ان تقوم ای احب قیامک +

۲۔ لَنْ یہ حرف مضارع کو نفی تاکید مستقبل کے معنے میں کرتا ہے۔ جیسے۔ لَنْ اَفْعَلَ +

۳۔ کَیْ یہ حرف واسطے تعلیل و سببیت کے آتا ہے یعنے اُس کا مابعد ماقبل کا سبب ہوتا ہے۔ جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الجنّۃ +

۴۔ اِذَنْ یہ حرف واسطے جواب اور جزا کے مضارع مستقبل کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے اَسْلِمْ اِذَنْ تدخلَ الجنّۃ +

۵۔ اَنْ مقدرہ اور یہ چھہ مقام پر آتا ہے :۔

(۱) بعد حتّٰی جیسے سِرْتُ حتّٰی اِدْخُلَ الْبَلَدَ +

(۲) بعد لام کَیْ۔ جیسے سِرْتُ لادخل المدینۃ +

(۳) بعد لام جحد۔ جیسے مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ +

(۴) بعد اُس فَ کے جو امر کے پیچھے آئے جیسے زرانی فاکرمک یا نہی کے بعد جیسے لاتطغوا فیہ۔ فیحل علیکم غضبی یا استفہام کے بعد۔ جیسے اَیْنَ بیتک فازورک یا نفی کے بعد۔ جیسے ما تاتینا فتحدثنا یا تمنی کے بعد۔ جیسے لَیْتَ لِیْ مَالًا فانفقہ یا عرض کے بعد۔ جیسے الا تنزل بنا فتصیب خیرًا۔

(۵) بعد اُس واو کے جو مواضع مذکورہ بالا کے پیچھے آئے۔ جیسے اسلم وتسلم وغیرہ

(۶) بعد اُس واو کے جو الیٰ اَنْ یا اِلّا اَنْ کے معنے میں ہو جیسے لالزمنک وتعطینی حقی

تنبیہ جو اَنْ مشتقات علم کے بعد واقع ہو مضارع کو نصب نہیں دیتا۔ بلکہ وہ مخففہ اَنَّ مثقلہ سے ہوتا ہے۔ جیسے علم ان سیکونُ منکم مرضٰی اور جو اَنْ ظن کے بعد آئے اُس کی دو حالتیں ہیں۔ اگر مصدریہ ہے تو نصب دیگا۔ جیسے حَسِبْتُ اَنْ تَخْرُجَ اور اَنَّ مثقلہ سے مخففہ ہے تو رفع۔ جیسے ظَنَنْتُ اَنْ سَیَقُوْمُ +

سبق نمبر (۵۶)۔

حالتِ جزمی

مضارع کے عاملِ جزم پانچ حرف ہیں:۔

۱۔ **لم** یہ حرف مضارع کو ماضی منفی کے معنے میں کر دیتا ہے۔ جیسے لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ (ای ما ولد ولا وُلِدَ)+

۲۔ **لمّا** یہ حرف مثل لَمْ کے عمل کرتا ہے۔ جیسے لمّا یضرِبْ ای ما ضرَب فرق دونو میں اس قدر ہے کہ لمّا کی نفی ماضی کے تمام زمانوں کو مستغرق ہوتی ہے پس لمّا یضرِبْ کے یہ معنے ہونگے کہ ضارب نے کبھی کسی زمانہ میں از منہ گزشتہ سے نہیں مارا+

۳۔ **لامِ امر** یہ حرف مضارع پر داخل ہو کر معنے طلب فعل کے پیدا کرتا ہے جیسے لِیَضْرِبْ زَیْدٌ جب اس لام سے پہلے وا و یا فَ آئے تو ساکن ہوتا ہے جیسے فَلْیَضْحَکُوْا قَلِیْلًا وَلْیَبکوا کَثِیْرًا+

۴۔ **لائے نہی**۔ یہ حرف مضارع پر داخل ہو کر معنے ترک فعل کے پیدا کرتا ہی جیسے لَا یَضْرِبْ زَیْدٌ

۵۔ **اِنْ شرطیہ**۔ یہ حرف دو فعلوں پر آتا ہے جن میں سے پہلا فعل دوسرے فعل کا سبب ہوتا ہے جیسے اِنْ تضربْ اَضْرِبْ پہلے فعل کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ یہ حرف ہمیشہ مستقبل کے معنے دیتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو جیسے ان ضربتَ ضربتُ اور اسجگہ جزم تقدیری ہوگی۔ کیونکہ ماضی مبنی ہے اور اسکو اعراب نہیں آسکتا+

جب شرط اور جزا دونو مضارع ہوں یا صرف شرط مضارع ہو تو مضارع میں جزم واجب ہوگا۔ جیسے اِنْ تضربْ اضربْ۔ ان تضربنی ضربتکَ۔ اگر شرط ماضی اور جزا مضارع ہو تو جزا میں جزم اور رفع دونو جائز ہیں جیسے ان جئتنی اکرمْکَ او اکرمُکَ+

جب جزا فعل ماضی بغیر قَدْ کے ہو تو اس کے پہلے فَ کا لانا جائز نہیں۔ جیسے اِنْ ضربتَ ضربتُ مگر جب جزا فعل مضارع مثبت یا منفی بہ لَا ہو تو فَ کا لانا اور نہ لانا دونو جائز ہیں۔ جیسے ان یکن منکم الفٌ یغلبوا الفین۔ ومن عاد فینتقم اللّٰہ منہُ اگر یہ دونو صورتیں ہوں تو فَ کا لانا واجب ہے۔ جیسے ان یسرق فقد سرق اخٌ لہٗ من قبل۔ ومن یبتغ غیر الاسلام دینًا فلن یُقبل منہ+

سبق نمبر (۵۷)

کلم المجازات (کلمات شرط وجزا)

یہ نو کلمے ہیں جو اِن کے معنے پر شامل ہونے سے مضارع کو جزم دیتے ہیں اور ہمیشہ دو جملوں پر آتے ہیں جن میں سے پہلا شرط اور دوسرا جزا ہوتا ہے ان کی تفصیل یہ ہے:-

(۱) مَنْ اس کا استعمال ذوی العقول پر ہوتا ہے۔ جیسے مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِہٖ (جو بُرائی کرے وہ اُس کی سزا پائیگا)+

(۲) مَا اس کا استعمال غیر ذوی العقول پر ہوتا ہے۔ جیسے ما تفعلوا مِنْ خَیْرٍ یعلمہ اللّٰہُ (تم جو نیکی کرو خدا اُسکو جانتا ہے)+

(۳) اَیٌّ۔ ذوا العقول اور غیر ذوی العقول دونو پر اس کا استعمال ہوسکتا ہے! اور بااضافت مستعمل ہوتا ہے جیسے اَیَّ رجلٍ تضرب اضرب (جسے تو مار یگا میں اُسکو مارونگا)- اَیًّا مَّا تدعوا فلہ الاسماء الحُسنٰی (جس نام سے چاہو۔ پکارو خدا تعالی کے نام اچھے ہیں)

(۴) مَتٰی- جیسے متٰی اضع العمامۃ تعرفونی (تم مجھے اس وقت پہچانوگے جب میں پگڑی سر پر رکھونگا)-

(۵) انی- جیسے اَنّٰی تکنْ اَکُنْ (جہاں تو ہیگا میں رہونگا)+

(۶) اَیْنَمَا- جیسے اَیْنَمَا تکونوا یُدْرِکْکُمُ الْمَوْتُ (موت تمہیں پکڑ لیگی خواہ تم کہیں ہو)+

(۷) مَہْمَا- جیسے مہما تأتنا بہ من اٰیۃٍ لتسحرنا بہا فما نحن لك بمؤمنین (نشانیوں میں سے جو کچھ تم ہمارے پاس لاؤ۔ تاکہ تم اُن سے ہمپر جادو کرو پس ہم تمپر ایمان نہیں لائینگے)+

(۸) اِذْمَا- جیسے اِذْ مَا دخلتَ علی الرسول فقل لہ حقا (جب تم پیغامبر کے پاس جاؤ تو سچ کہو)

(۹) حیثما- جیسے حیثما تقعدْ اقعدْ (جہاں تو بیٹھیگا میں بیٹھونگا)+

تنبیہ- ان میں سے مَنْ-مَا-اَیٌّ-مَتٰی-اَنّٰی یہ پانچ استفہام کے معنوں میں بھی مستعمل ہوتے ہیں اور اسوقت صرف ایک جملہ ہوتا ہے- جیسے مَنْ اَنْتَ- ماھذا- اَیُّ شیءٍ ھذا- متی تسافر- اَنّٰی زیدٌ+

فائدہ- متاخرین اَیُّ شیءٍ کی جگہ اکثر اَیْشٍ کا استعمال کرتے تھے مگر اب مصر وشام میں اَیْش کی جگہ اَیْہ بولتے ہیں اور خلاف قواعد نحوی کے اسکو اخیر میں لاتے ہیں جیسے اسمك اِیْہ+

سبق نمبر (۵۸)

افعال قلوب یہ سات فعل ہیں:۔ حسبَ۔ ظنَّ۔ خالَ شک کے واسطے علمَ۔ رَاٰی۔ وجدَ یقین کے واسطے اور زعمَ شک و یقین دونوں میں مشترک ہے۔ ان کو افعال قلوب اس واسطے کہتے ہیں کہ ان کا تعلق دل سے ہے اور ہاتھ پاؤں کو انکے صدور میں کچھ دخل نہیں ہوتا۔ اور چونکہ ان میں شک و یقین کے معنے پائے جاتے ہیں اسلئے ان کو افعال شک و یقین بھی کہتے ہیں +

یہ فعل مبتدا و خبر پر آتے ہیں اور دونو کو بوجہ مفعولیت کے نصب دیتے ہیں جیسے حسبتُ البحرَ خیرًا۔ ظننتُ زیدًا عالمًا۔ خلتُ الدّارَ خالیۃً۔ علمتُ زیدًا امینًا۔ رأیتُ اللّٰہ اکبرَ کلِّ شیءٍ۔ وجدکَ عاقلًا۔ زعمتُ اللّٰہ غفورًا۔ زعمتُ الشیطان شکورًا۔

تنبیہ افعال قلوب کے دو مفعولوں میں سے جب ایک کا ذکر کیا جائے تو دوسرے کا ذکر کرنا واجب ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ دونو مفعول بمنزلہ ایک مفعول ہی کے ہوتے ہیں مگر جب ظنّ بمعنے اتّہم و علم بمعنے عرف و راٰی بمعنے ابصر و وجدَ بمعنے اصاب کے ہوں تو صرف ایک مفعول کو نصب آئیگا اور اس وقت یہ افعال قلوب سے نہ ہونگے جیسے ظننتُ زیدًا (ای اتھمتہٗ) علمتُ بکرًا (ای عرفت شخصہٗ) وغیرہ +

جب یہ مبتدا و خبر کے بیچ میں آئیں یا دونو سے موخر ہوں تو اسوقت ان کا عمل زائل ہو جاتا ہے۔ جیسے زیدٌ ظننتُ قائمٌ۔ زیدٌ قائمٌ ظننتُ ایسا ہی جب ہمزہ استفہام یا مانفی یا لام ابتدا کے پہلے واقع ہوں تو اس وقت بھی عمل باطل ہوتا ہے +

فائدہ۔ صیّر۔ اتّخذ جعل خلق ترک افعال تصییر کہلاتے ہیں یعنی وہ فعل جو ایک چیز کو اس کے اصلی حال سے پھرا دیں۔ یہ بھی دو اسموں پر آتے ہیں اور دونو کو نصب دیتے ہیں۔ جیسے صیّرتُ الطّین خزفًا اتّخذ اللّٰہ ابراھیم خلیلًا۔ جعل الارض فراشًا۔ خلق اللّٰہ الانسان ھلوعًا۔ ترکتہ حیران +

سبق نمبر (۵۹)

افعال مدح وذم یہ چار فعل ہیں:۔ نِعْمَ۔ حَبَّذَا۔ بِئْسَ۔ سَاءَ پہلے دو فعل مدح اور توصیف کیواسطے آتے ہیں اور آخری دو ہجو اور ذم کے واسطے ان میں سے نعم۔ بئس اور سَاءَ کا فاعل اکثر اسم ذو اللام ہوتا ہے یا وہ اسم جو ذو اللام کی طرف مضاف ہو اور اس کے بعد ایک اور اسم مرفوع ہوتا ہے جسکی توصیف یا ہجو مقصود ہوتی ہے اور اس کو مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہتے ہیں جیسے نعم الرجل زیدٌ۔ نعم غلام الرجل زیدٌ۔ بِئْسَ الرجل بکرٌ۔ بئس غلام الرجل بکرٌ اور یہی حال سَاءَ کا ہے۔ کبھی نِعْمَ کے ساتھ مَا آتا ہے جو شیءٌ کے معنے میں نعم کا فاعل ہوتا ہے۔ فَنِعِمَّا ھِیَ اے نعم شیئٌ ھِیَ ۔

حَبَّذَا مرکب ہے حَبَّ فعل ماضی اور ذا اسم اشارہ سے جو اس حَبَّ کا فاعل ہے اور اس کے بعد مخصوص بالمدح آتا ہے۔ جیسے حَبَّذَا زیدٌ ۔

فائدہ۔ ترکیب میں مخصوص بالمدح یا بالذم مبتدا مؤخر ہوتا ہے اور فعل مع فاعل کے خبر مقدم۔ بعض کے نزدیک مخصوص بالمدح والذم خبر مبتدا محذوف کی ہے جو ایک ضمیر منفصل ہوتی ہے۔ اس صورت میں نعم الرجل زیدٌ کی تقدیر ہوگی۔ نعم الرجل ھو زیدٌ ۔

افعال تعجب فعل تعجب کے دو صیغے ہیں (۱) مَا اَفْعَلَہٗ جیسے مَا اَحْسَنَ زَیْدًا یعنے زید کیا ہی اچھا ہے۔ یہ اصل میں تھا اَیُّ شَیْءٍ اَحْسَنَ زَیْدًا اس میں مَا بمعنے اَیُّ شَیْءٍ مبتدا ہے اور اَحْسَنَ خبر۔ اس کا فاعل ھو اس میں مستتر اور زَیْدًا مفعول بہٖ ہے (۲) اَفْعِلْ بِہٖ جیسے اَحْسِنْ بِزَیْدٍ یہ اصل میں تھا اَحْسَنَ زیدٌ اس میں اَحْسِنْ صیغہ امر بمعنی ماضی ہے اور بِزَیْدٍ فاعل ب زائدہ ۔

فائدہ۔ اگر ثلاثی مزید فیہ یا رباعی سے فعل تعجب کے معنے ادا کرنے ہوں تو لفظ اَشَدُّ اُس فعل کے مصدر کے پہلے ذکر کیا جاتا ہے جس سے فعل تعجب بنانا مقصود ہو۔ جیسے مَا اَشَدَّ اخضرارہٗ و اَشْدِدْ باخضرارِہٖ ۔

سبق نمبر (۶۰)

ایک مشقی حکایت

اِس حکایت کا ترجمہ کرو اور جن لفظوں پر خط کھینچا گیا ہے۔ اُن کے نام مع قسم کے لکھو۔

توحمت[1] زوجۃُ فقیہ بخیل علی السمک واخبرت بذلک زوجھا۔ فقال لھا بئس الغذاء السمک وساء السمک من غذاءٍ فانّ سینہ سمٌّ ومیمہ مرضٌ وکافہ کربۃٌ[2] فرھنت شنفھا[3] وھولا یشعر واستدعت لھا بشئٍ منہ وبینما ھی جالسۃٌ علی المائدۃ[4] اذا بہ قد اقبل۔ فلمّا راٰھا تاکل قال لھا ماتاکلین یاحبیبتی۔ فقالت سمکا ارسلتہ الی جارتی[5] ثلاثۃً۔ فقال لھا ھلمّی[6] بشئٍ منہ الیّ فان نعم الغذاء السمک وحبذا السمک من غذاءٍ لانّ سینہ سمنٌ[7] ومیمہ میمنۃ وکافہ کفایۃٌ فقالت لہ بئس معرّفُ[8] السمک انت یا رجلُ۔ اذکنت تذمّہ امس فکیف تمدحہ الیوم۔ فقال لھا نعم محدّدٌ[9] السمک انا۔ لانّی صیّرتہ[10] نوعین۔ نوعٌ یُقتنیٰ[11] بالدینار وھوالنوع القبیحُ۔ ونوعٌ یُھدیہ الی الجار الجارُ وھو النوع الملیحُ[12]۔ فخجلت زوجتہ من خطابہ وتعجبت من سرعۃ جوابہ ٭

---

۱ توحمت۔ خواہش کی ٭
۲ کربۃٌ۔ اندوہ دم گیر ٭
۳ شنفٌ۔ کان کا گوشوارہ ٭
۴ مائدۃ۔ دسترخوان ٭
۵ جار۔ پڑوسی ٭
۶ ھلمّ۔ آؤ۔ ھلم بشئٍ لاؤ ٭
۷ سِمَنٌ۔ فربہی ٭
۸ معرّف، ۹ محدّد } بیان کنندہ ٭
۱۰ صیّرتہ۔ میں نے اسکو کیا ٭
۱۱ یقتنیٰ۔ خرید کیا جاتا ہے ٭
۱۲ ملیحٌ۔ عمدہ ٭

سبق نمبر (۶۱)

جملہ کی تقسیم - جملہ کی چار قسمیں ہیں :-

۱- جملہ اسمیہ جس کا پہلا جزو اسم ہو۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ +

۲- جملہ فعلیہ جس کا پہلا جزو فعل ہو۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ +

(حرف چونکہ نہ مسند ہوتا ہے اور نہ مسند الیہ۔ اس واسطے یَا زَیْدُ۔ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ میں حرف کا کچھ لحاظ نہ ہوگا۔ لیکن چونکہ حرف ندا قائم مقام اَدْعُوْ کے ہے پس پہلا جملہ فعلیہ ہوا۔ اور دوسرا جملہ اسمیہ) +

۳- جملہ ظرفیہ جس کا پہلا جزو ظرف اور دوسرا جزو مظروف ہو۔ جیسے عِنْدِیْ مَالٌ +

۴- جملہ شرطیہ جس کے پہلے حرف شرط اور دو جملوں سے مرکب ہو۔ جملہ اول کو شرط کہتے ہیں اور جملہ ثانی کو جزا۔ یہ دونو جملے فعلیہ ہوتے ہیں جیسے اِنْ تُکْرِمْنِیْ اُکْرِمْکَ یا ایک فعلیہ اور دوسرا اسمیہ۔ جیسے اِنْ تَضْرِبْنِیْ فَاَنَا ضَارِبُکَ +

فائدہ - اس تقسیم سے ظاہر ہے کہ درحقیقت جملے کی دو قسمیں ہیں۔ ایک۱ اسمیہ دوم۲ فعلیہ - کیونکہ ظرفیہ ایک طرح سے جملہ فعلیہ اور بقول بعض جملہ اسمیہ ہے اور شرطیہ دو جملہ فعلیہ یا ایک فعلیہ اور ایک اسمیہ سے ملکر بنتا ہے +

جملہ خبریہ و انشائیہ مفہوم کے اعتبار سے جملہ کی دو قسمیں ہیں :-

۱- خبریہ جس کے کہنے والے کو جھوٹا یا سچا کہہ سکیں۔ جیسے جَاءَ حَامِدٌ +

۲- انشائیہ جس کے کہنے والے کی طرف جھوٹ یا سچ کی نسبت نہ ہو سکے جیسے اِضْرِبْ + پس جس جملہ میں کسی قسم کی خبر پائی جائے وہ جملہ خبریہ ہے اور جس میں کسی طرح کی خواہش پائی جائے وہ جملہ انشائیہ۔ جملہ انشائیہ میں امر یا نہی یا استفہام یا تمنی یا ترجی یا عقود یا ندا یا عرض یا قسم یا تعجب یا دعا میں سے کسی چیز کا ہونا ضرور ہے۔ بغیر اس کے جملہ انشائیہ نہیں ہو سکتا +

سبق نمبر (۶۲)

جملۂ انشائیہ کی تقسیم

جملہ انشائیہ کی دس قسمیں ہیں۔ جیسا کہ امثلۂ ذیل سے ظاہر ہوگا :-

(۱) امر - جیسے اقم الصَّلٰوۃَ (نماز کا پابند رہ) +

(۲) نہی - جیسے لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ (اونچی نہ بولو) +

(۳) استفہام - جیسے ءَاِنَّکَ لَاَنْتَ یُوْسُفُ (کیا آپ ہی یوسف ہیں) +

(۴) تمنی - جیسے یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا (کاش کہ میں مٹی ہوتا) +

(۵) ترجی - جیسے لَعَلَّ السَّاعَۃَ قَرِیْبٌ (شاید کہ قیامت قریب ہو) +

(۶) عقود - وہ جملے جو کسی معاملہ کے انعقاد کے متعلق ہوں۔ جیسے اشتریتُ نکحتُ وغیرہ - اگرچہ ان میں فعل ماضی ہے مگر بسبب حاضری فریقین کذب کا احتمال باقی نہیں رہتا +

(۷) ندا - جیسے یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ (اے یحییٰ کتاب کو مضبوط پکڑ) +

(۸) عرض وہ جملہ جس میں کسی چیز کی درخواست نرمی سے کی جائے -
جیسے - الا تنزل بنا تصیب خیرًا (آپ ہمارے ہاں کیوں نہیں ٹھہرتے کہ آپ کی بہتری ہو) +

(۹) قسم - جیسے تَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ (خدا کی قسم میں تمہارے بتوں پر ضرور ہی اپنا داؤ چلاؤں گا) +

(۱۰) تعجب - جیسے قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَکْفَرَہٗ (انسان ہلاک ہو بڑا ہی ناشکرا ہے) + -

عوامل کا بیان

نحو میں سَو عامل ہیں۔ ان میں سے بعض حرف ہیں۔ بعض فعل اور بعض اسم ایک فاضل مصنف نے ان سب کو نظم کیا ہے جو طلبا کی آسانی کی غرض سے اس جگہ درج کی جاتی ہے:۔

عامل اندر نحو صد باشد چنیں فرمودہ اند | شیخ عبد القاہر جرجانئے پیر ہدا۔
معنوی ازوے دو باشد جملہ دیگر لفظیند۔ | یا ز لفظی شد سماعی دو قیاسی اے فتا
زاں نود و یک اں سماعی ہفت دیگر بر قیاس | آں سماعی سیزدہ نوع است اے رو بریا

النوع اول

نوع اول ہفدہ حرف جر بود میدان یقین | کاندریں یک بیت آمد جملہ بیچون و چرا
با و تا و کاف و لام و واو منذ و مذ خلا | رُبّ حاشا مِن عدا فی عن علیٰ حتّیٰ اِلیٰ

النوع الثانی والثالث

اِنّ با اَنّ کاَنّ لیتَ لٰکنّ لعلّ | ناصب اسم اند و رافع در خبر ضد ما و لا

النوع الرابع

واو یا و ہمزہ و اِلّا اَیا وای ہیا | ناصب اسم اند پس ایں ہفت حرفا اے مقتدا

النوع الخامس

اَن و لن پس کی اذن ایں چار حرف معتبر | نصب مستقبل کنند ایں جملہ دائم اقتضا

النوع السادس۔

اِن و لم لمّا و لام امر و لائے نہی نیز | پنج حرف جازم فعل اند ہر یک بے دغا

النوع السابع

مَن و ما مہما و ایّ حیثما اِذما متیٰ | اَیْنما اَنّیٰ نہ اسم جازم آمد فعل را

النوع الثامن

ناصب اسم منکّر نوع ہشتم چار اسم | ہست چوں تمییز باشد آں منکّر بر جا
اوّلیں لفظ عشر باشد مرکّب با اَحَد | ہمچنیں تا تسع تسعین بر شمر ایں حکم را

بازثانی کم چو استفهام باشد نے خبر   ثالث ایشان کاین رابع ایشان کذا

النوع التاسع

نه بود اسمائے افعالے کزان شش ناصب اند   دو رُوَید بَلْهَ عَلَیک حیهل باشد وها
پس رُوَید باز رافع اسم را هیهات دان   باز شتان هست و سرعان یاد گیر این بیتها

النوع العاشر

نوع عاشر سیزده فعل اند کایشان ناقص اند   رافع اسم اند و ناصب در خبر چون ها ولا
کان صار اصبح امسی و اضحی ظل بات   ما فتئ ما دام ما انفک لیس باشد از وفا
ما برح ما زال و افعالے کزینها مشتق اند   هر کجا بینی همین حکم است در جمله روا

النوع الحادی عشر

دیگر افعال مقاربه عمل چون ناقص اند   هست آن کاد کرب اوشک دیگر عسے

النوع الثانی عشر

دیگر افعال یقین و شک بود کان بر دو اسم   چون در آید هر یکے منصوب سازد هر دو را
خلت باشد با علمت پس حسبت باز زعمت   پس ظننت با رایت پس وجدت بے خطا

النوع الثالث عشر

رافع اسمائے جنس افعال مدح و ذم بود   چار باشد نعم بئس ساء آنکه حبذا

عوامل قیاسیه

بعد ازان هفت قیاسی اسم فاعل مصدر است   اسم مفعول و مضاف و فعل باشد مطلقا
پس صفت باشد که آن مانند اسم فاعل است   هفتم اسم تام باشد ناصب تمیز را

عوامل معنویه

عامل فعل مضارع معنوی باشد بدان
همچنین معنے بود عامل یقین در مبتدا

جملوں کی ترکیب

(۱) هٰذَا النَّبِیُّ کَرِیْمٌ (ترکیب) هٰذَا اسم اشارہ مبتدا۔ نَبِیٌّ موصوف کَرِیْمٌ صفت۔ صفت اور موصوف ملکر خبر۔ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

(۲) سَمِعَ الصَّبِیُّ کَلَامًا (ترکیب) سَمِعَ فعل متعدی۔ الصَّبِیُّ فاعل کَلَامًا مفعول بہٖ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

(۳) سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ (ترکیب) سَیِّدُ مضاف اَلْقَوْمِ مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ ملکر مبتدا۔ خَادِمُ مضاف هُمْ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر خبر۔ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

(۴) قُتِلَ الْاِنْسَانُ (ترکیب) قُتِلَ فعل مجہول۔ اَلْاِنْسَانُ مفعول مالم یسم فاعلہٗ فعل مجہول مفعول مالم یسم فاعلہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

(۵) خَرَجْتُ مَخَافَةَ الشَّرِّ (ترکیب) خَرَجْتُ فعل بافاعل۔ مَخَافَةَ مضاف الشَّرِّ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول لہٗ۔ فعل بافاعل مفعول لہٗ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

(۶) کَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا۔ (ترکیب) کَانَ فعل ناقص اَمْرُ مضاف اللّٰهِ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر اسم۔ مَفْعُوْلًا خبر فعل ناقص اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

(۷) اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ (ترکیب) اِنَّ حرف مشبہ بفعل۔ اللّٰہ اسم عَلٰی جار کُلِّ مضاف شَیْءٍ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر متعلق خبر قَدِیْرٌ خبر۔ اسم اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

(۸) رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا۔ (ترکیب) رَاَیْتُ فعل بافاعل۔ اَحَدَ عَشَرَ

ممیّز۔ کَوْکَبًا تمیز۔ دونوں کر مفعول۔ فعل بافاعل مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا +

(۹) جَاءَ النَّاسُ کُلُّھُمْ (ترکیب) جَاءَ فعل اَلنَّاسُ مؤکّد۔ کُلُّھُمْ مضاف مضاف الیہ ملکر تاکید۔ مؤکّد مع تاکید کے فاعل ہوا۔ فعل مع فاعل کے جملہ فعلیہ ہوا +

(۱۰) یَاحَسْرَۃً عَلَی الْعِبَادِ۔ (ترکیب) یَا حرف ندا قائم مقام۔ اَدْعُوْ فعل بافاعل۔ حَسْرَۃً مفعول بہٖ عَلٰی حرف جار العباد۔ مجرور۔ جار مجرور ملکر متعلق فعل۔ فعل بافاعل اپنے مفعول اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا +

(۱۱) اَوْحَیْنَا اِلٰی اُمِّ مُوْسٰی اَنْ اَرْضِعِیْهِ۔ (ترکیب) اَوْحَیْنَا فعل با فاعل اِلٰی جار اُمِّ مضاف مُوْسٰی مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور۔ جار مجرور متعلق فعل۔ اَنْ مصدریہ اَرْضِعِیْ فعل بافاعل۔ ہٗ ضمیر مفعول۔ فعل بافاعل مع مفعول کے جملہ ہوکر بتاویل مصدر مفعول ہوا۔ فعل بافاعل اپنے مفعول اور متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا +

(۱۲) مَنْ وَّجَدَ خَیْرًا فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ (ترکیب) مَنْ موصولہ متضمن معنی شرط وَجَدَ فعل۔ ضمیر راجع بسوئے مَنْ فاعل۔ خَیْرًا مفعول۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ۔ موصول مع صلہ کے ملکر شرط۔ فَ جزائیہ۔ لِیَحْمَدْ فعل۔ ضمیر راجع بسوئے مَنْ فاعل۔ اَللّٰہ مفعول۔ فعل مع فاعل و مفعول کے جملہ فعلیہ ہوکر جزا ہوئی۔ شرط اور جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا +

حرف کا بیان

حرف کی دو قسمیں ہیں (۱) عاملہ (۲) غیر عاملہ۔ ان دونو قسموں کا مختصر بیان کتاب الصرف کے خاتمہ میں علیحدہ علیحدہ مذکور ہو چکا ہے۔ اس جگہ کسی قدر تفصیل کے ساتھ بہ ترتیب حروف تہجی پھر لکھا جاتا ہے :۔

حرف الف

الف۔ یہ حرف عربی زبان میں ہمیشہ ساکن مستعمل ہوتا ہے اور کلمات مبنیہّ کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے ذا و مَا وغیرہ ÷

ھمزہ کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) ندائے قریب۔ جیسے افاطِمُ مَھْلاً بَعض ھذا التدلّلِ یعنے یا فاطمۃُ (۲) استفہام۔ جیسے اَزَیدٌ قائِمٌ۔ (۳) انکار ابطالی اور اسکی دو صورتیں ہیں :۔ اوّل یہ کہ ہمزہ کا مابعد مثبت ہو تو منفی کے معنے حاصل ہوں۔ جیسے اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْ کُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا اے لَا یُحِبُّ۔ دوم یہ کہ ہمزہ کا مابعد منفی ہو تو مثبت کے معنے حاصل ہوں جیسے اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ اے شَرَحْنَا صَدْرَکَ۔ ان دو مقاموں میں ہمزہ کے لانے سے اس کے مابعد کا ابطال مقصود ہے (۵) تقریر یعنے مخاطب سے ایسی بات کا اقرار کرانا جو متکلم کا مظنون اور اُس کی نزدیک ثابت ہو جیسے اَضَرَبْتَ زَیدًا ÷

اَجَلْ۔ حرف جواب ہے اور نَعَمْ کی مانند متکلم کی تصدیق کلام کے واسطے آتا ہے۔ اکثر نحویوں نے ان دونو میں یہ فرق بیان کیا ہے کہ خبر کے بعد اَجَلْ کا استعمال اور استفہام کے بعد نَعَمْ کا استعمال اَحْسَن ہے ÷

اِذَا اِذْ۔ دونو کا بیان ظروف مبنیہ کے ذیل میں ہو چکا ہے ÷

اِذْمَا حرف شرط ہے اور اِنْ شرطیہ کا ساعمل کرتا ہے۔ جیسے اِذْمَا دخلتَ علَی الرّسُول فقُل لہٗ حقًّا +

اِذَنْ فعل مضارع کا ناصب اور جواب وجزا کے واسطے مستعمل ہوتا ہے جیسے اَسْلِمْ اِذَنْ تدخُلَ الجَنَّۃَ +

اَلْ اس کی تین قسمیں ہیں۔ حرف تعریف۔ اسم موصول۔ زائد۔

قسم اوّل چار معنوں میں مستعمل ہوتا ہے +

(۱) عہد خارجی جس کا مدخول متکلم اور مخاطب کو معلوم ہو۔ جیسے جَآءَ الْاَمِیْرُ
(۲) عہد ذہنی جو متکلم کے ذہن میں ایک فرد غیر معین مراد ہو۔ جیسے اَخَافُ اَنْ یَّاْکُلَہُ الذِّئْبُ +
(۳) جنسی جس سے مراد جنس ہو۔ جیسے الرَّجُلُ افضل من المرأۃ +
(۴) استغراقی جو تمام افراد کو شامل ہو۔ جیسے الانسانُ حیوانٌ +

اسم موصول جبکہ اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہو۔ جیسے الضاربُ والمضروبُ۔ زائد جبکہ اعلام پر آئے۔ جیسے الحسنُ۔ الخلیلُ وغیرہ +

اَلَا (بفتح ہمزہ وتخفیف لام) کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) تنبیہ جیسے اَلَا اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَھَآءُ (۲) توبیخ وانکار۔ جیسے اَلَا زَیْدٌ قَآئِمٌ (۳) تمنی جیسے اَلَا تَنْزِلُ عِنْدِی (۴) عرض یعنی کسی چیز کا نرمی سے مانگنا۔ جیسے اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ (۵) تحضیض یعنی کسی چیز کا سختی سے طلب کرنا۔ جیسے اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّکَثُوْٓا اَیْمَانَھُمْ +

اَلَّا (بفتح وتشدید لام) حرف تحضیض ہے اور جملہ فعلیہ سے مختص ہے۔ جیسے اَلَّا تُصَلِّی +

اِلَّا (بالکسر وتشدید لام) کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) استثنا۔ جیسے فَشَرِبُوْا مِنْہُ اِلَّا قَلِیْلٌ (۲) صفت بمعنے غیر۔ جیسے لَوْ کَانَ فِیْھِمَآ اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا (۳) عطف۔ جیسے لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَیْکُمْ حُجَّۃٌ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْھُمْ +

اِلٰی حرف جر ہے اور مندرجہ ذیل معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) واسطے انتہائے غایت کے خواہ زمانی ہو۔ جیسے اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ خواہ مکانی۔ جیسے اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی (۲) معیت جیسے لَا تَاْکُلُوْا اَمْوَالَھُمْ اِلٰٓی اَمْوَالِکُمْ (۳) مرادف لام۔ جیسے اَلْاَمْرُ اِلَیْکَ۔ (۴) موافقت۔ جیسے لَیَجْمَعَنَّکُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ (۵) بمعنے عِنْدَ جیسے اَشْھٰی اِلَیَّ مِنَ الرَّحِیْقِ السَّلْسَلِ +

اَمْ حرف عطف ہے اور کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) متصلہ جبکہ اس کا مابعد اس کے ماقبل سے مربوط اور ہمزۂ استفہام اُس کے پہلے ہو۔ جیسے اَزَیْدٌ عِنْدَکَ اَمْ عَمْرٌو (۲) منقطعہ جو اُس کے خلاف ہو۔ جیسے اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰہِ شُرَکَآءَ +

اَمَا (بفتح وتخفیف میم) یہ اَلَا کے معنی میں آتا ہے اور اکثر اس کے بعد قسم ہوتی ہے جیسے اَمَا وَاللّٰہِ لَوْ تَجِدَنَّ وَجْدِیْ +

اَمَّا (بفتح وتشدید میم) کئی معنوں میں آتا ہے (۱) شرط جیسے اَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّۃِ (۲) تفصیل۔ جیسے جَآءَنِیْ زَیْدٌ وَّعَمْرٌو وَّبَکْرٌ اَمَّا زَیْدٌ فَضَرَبْتُہٗ وَاَمَّا عَمْرٌو فَاَکْرَمْتُہٗ وَاَمَّا بَکْرٌ فَاَعْرَضْتُ عَنْہُ۔ اس صورت میں اَمَّا کا تکرار ضروری ہے (۳) کبھی شروع کلام کے واسطے آتا ہے۔ اور اس سے کوئی تفصیل مقصود نہیں ہوتی۔ جیسے اَمَّا بَعْدُ +

اِمَّا (بہ کسر وتشدید میم) کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) شک۔ جیسے جَآءَنِیْ اِمَّا زَیْدٌ وَاِمَّا عَمْرٌو۔ (۲) تخییر جیسے اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِیْھِمْ حُسْنًا (۳) تفصیل جیسے اِمَّا شَاکِرًا وَّاِمَّا کَفُوْرًا +

تنبیہ۔ بعض نحویوں کے نزدیک اِمَّا مرکب ہے اِنْ وما سے کبھی ما حذف ہوکر صرف اِنْ رہ جاتا ہے۔ جیسے اِنْ مِنْ ضَیْفٍ ای اِمَّا مِنْ ضَیْفٍ +

اِنْ (بالکسر) کئی معنوں میں آتا ہے (۱) شرط۔ جیسے اِنْ یَّنْتَھُوْا یُغْفَرْ لَھُمْ (۲) نفی۔ جیسے اِنِ الْکٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ (۳) مخففہ

اِنْ مثقلہ سے۔ جیسے اِنْ کُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ +

اَنْ (بالفتح) کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) ناصب مضارع۔ جیسے اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِکْرِ اللهِ (۲) حرف مصدریہ جیسے فَمَا کَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا (۳) حرف زاید۔ جیسے لَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ +

اِنَّ۔ اَنَّ۔ ان دونو کا بیان صفحہ ۲۱ میں ہوچکا ہے +

اَنّٰی (مفتوحہ و مشددہ۔ مقصورہ) کلمۂ ظرف ہے اور استفہام کے واسطے آتا ہے۔ جیسے یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَكِ هٰذَا +

اَوْ (بالفتح و تخفیف) حرف عطف ہے اور یا کے معنے دیتا ہے۔ خبر میں شک کے واسطے آتا ہے۔ جیسے لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ اور انشا میں تخییر کے واسطے آتا ہے۔ جیسے تَزَوَّجْ هِنْدًا اَوْ اُخْتَهَا +

فائدہ۔ جب ایک چیز کا عطف دوسری چیز پر اَوْ سے کیا جائے۔ تو معطوف علیہ کے صدر میں اِمَّا آسکتا ہے۔ جیسے جَآءَنِیْ اِمَّا زَیْدٌ اَوْ عَمْرٌو +

اِیْ (بالکسر و سکون یٰ) حرف جواب ہے اور تصدیق کلام متکلم کے واسطے حرف قسم کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے اِیْ وَاللهِ +

اَیْ (بالفتح و سکون یٰ) کبھی ندا کے واسطے آتا ہے۔ جیسے اَیْ زَیْدُ۔ اور کبھی تفسیر کے واسطے۔ جیسے عِنْدِیْ عَسْجَدٌ اَیْ ذَهَبٌ +

اَیَا حرف ندا ہے۔ جیسے اَیَا مَنَازِلَ سَلْمٰی اَیْنَ سَلْمَاكِ +

حرف الباء۔

ب۔ یہ حرف کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) اِلصاق یعنے اتصال۔ جیسے مَرَرْتُ بِزَیْدٍ (۲) استعانت جیسے کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ (۳) سببیت۔ جیسے اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ (۴) مصاحبت جیسے خَرَجَ زَیْدٌ بِعَشِیْرَتِهٖ (۵) مقابلہ و مبادلہ۔ جیسے بِعْتُ الْفَرَسَ بِمِائَةِ دِیْنَارٍ (۶) تعدیہ۔ جیسے ذَهَبْتُ بِزَیْدٍ (۷) ظرفیت۔ جیسے جَلَسْتُ بِالْمَسْجِدِ

(۸) بمعنے مِنْ جیسے عَیْنًا یَّشْرَبُ بِھَا الْمُقَرَّبُوْنَ (۹) قسم جیسے بِاللّٰہِ لَاَ فْعَلَنَّ کَذَا (۱۰) زائد قیاسی جو نفی یا استفہام کی حیز میں آئے۔ جیسے لَیْسَ زَیْدٌ بِشَاعِرٍ +

بَلْ حرف اضراب ہے جو پہلی چیز سے اعراض اور دوسری چیز کے اثبات کے واسطے آتا ہے۔ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ بَلْ عَمْرٌو یعنے بَلْ جَاءَنِیْ عَمْرٌو +

بَلٰی حرف جواب ہے اور کلام مخاطب کی نفی اور اس کے ابطال کے واسطے آتا ہے اور اس کی دو صورتیں ہیں (۱) یہ کلام استفہام سے خالی ہو۔ جیسے زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا قُلْ بَلٰی (۲) یہ کلام استفہامی ہو خواہ استفہام حقیقی ہو۔ جیسے اَلَیْسَ زَیْدٌ بِقَائِمٍ کے جواب میں کوئی کہے بَلٰی۔ خواہ توبیخی۔ جیسے اَمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّھُمْ وَنَجْوٰھُمْ بَلٰی +

حرف التاء۔

تَ یہ حرف کئی معنوں میں آتا ہے (۱) قسم اور اس حالت میں لفظ اللّٰہ سے مختص ہوگا۔ جیسے تَاللّٰہِ (۲) حرف خطاب آخر اسماء میں۔ جیسے اَنْتَ و اَنْتِ (۳) ضمیر آخر افعال میں۔ جیسے ضَرَبْتَ۔ ضَرَبْتِ۔ ضَرَبْتُ +

حرف الثاء

ثُمَّ (بالضم) حرف عطف ہے۔ اور تین چیزوں کا خواستگار۔ معطوف علیہ کے حکم میں اشتراک ترتیب اور مہلت۔ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ ثُمَّ عَمْرٌو +

ثَمَّ (بالفتح) ظرف ہے اور مکان بعید کی طرف اس سے اشارہ کیا جاتا ہے۔ جیسے وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِیْنَ +

حرف الجیم۔

جَیْرِ۔ حرف جواب ہے اور تصدیق کلام متکلم کے واسطے نَعَمْ کی مانند مستعمل ہوتا ہے

حرف الحاء

حَاشَا۔ اس کا استعمال تین طرح سے ہے (۱) حرف جار بمعنے استثناء۔ جیسے جَاءَ الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدٍ (۲) فعل اور اس کا فاعل ضمیر مستتر ہوتی ہے۔ جیسے رَأَيْتُ النَّاسَ مَا حَاشَا قُرَيْشًا (۳) اسم بمعنے تنزیہ۔ جیسے حاشا لِلّٰه مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ +

حَتّٰى کئی معنوں میں آتا ہے (۱) انتہائے غایت۔ جیسے نِمْتُ الْبَارِحَةَ حَتَّى الصَّبَاحِ (۲) بمعنے مع۔ جیسے مات الناسُ حَتَّى الانبياءُ (۳) بمعنے کے اور اس وقت مضارع کو بہ تقدیر اَنْ نصب دیتا ہے جیسے اَسْلَمْتُ حَتّٰى اَدْخُلَ الْجَنَّةَ +

حرف الخاء

خَلَا۔ اس کا استعمال دو طرح سے ہے (۱) حرف جار بمعنے استثناء۔ جیسے جَاءَ الْقَوْمُ خَلَا زَيْدٍ (۲) فعل اور اُس وقت مفعول کو نصب دیتا ہے۔ جیسے اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلُ +

حرف الراء۔

رُبَّ حرف جر ہے۔ ہمیشہ صدر کلام میں آتا ہے اور مجرور اس کا اکثر نکرہ موصوفہ ہوتا ہے۔ یہ حرف تکثیر وتقلیل دونو معنوں کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ لَقِيْتُهُ۔ جب مَا کافّہ اس کو لاحق ہو تو اس کا عمل باطل ہو جاتا ہے اور اس وقت اکثر مخفّف پڑھا جاتا ہے۔ جیسے رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا +

حرف السین۔

سَ مضارع پر آتا ہے اور اُس کو مستقبل قریب کے معنے میں خاص کر دیتا ہے۔ جیسے فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ +

سَوْفَ مضارع پر داخل ہو کر اس کو مستقبل بعید کے معنے میں کر دیتا ہے جیسے سوف يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ۔ کبھی اُس پر لام تاکید بھی آجاتا ہے۔

جیسے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ÷

حرف العین۔

عَدَا حرف جار ہے اور اس کا مجرور مستثنےٰ کے حکم میں ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ عَدَا زَیْدٍ ÷

عَلٰی کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) استعلا۔ جیسے وَعَلَی الْفُلْکِ تُحْمَلُوْنَ (۲) ضرر۔ جیسے عَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ (۳) شرط۔ جیسے اَصْفَحُ عَنْ زَلَّاتِکَ الْمَاضِیَۃِ عَلٰی اَنْ تُصْلِحَ اَعْمَالَکَ الْاٰتِیَۃَ (۴) تعلیل۔ جیسے وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدَاکُمْ (۵) بمعنے لٰکِنْ جیسے فُلَانٌ جَھَنَّمِیٌّ عَلٰی اَنَّہٗ لَا یَیْأَسُ مِنْ رَحْمَۃِ اللّٰہِ (۶) بمعنے فِیْ جیسے دَخَلَ الْمَدِیْنَۃَ عَلٰی حِیْنِ غَفْلَۃٍ (۷) بمعنے مِنْ۔ جیسے وَیْلٌ لِلْمُطَفِّفِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ÷

تنبیہ۔ جب عَلٰی کے پہلے مِنْ آئے تو اُس وقت عَلٰی اسم ہوتا ہے جیسے نَزَلْتُ مِنْ عَلَی الْفَرَسِ ÷

عَنْ کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) تجاوز۔ جیسے رَمَیْتُ السَّھْمَ عَنِ الْقَوْسِ (۲) تعلیل جیسے مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی (۳) بدل۔ جیسے وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا (۴) بمعنے مِنْ جیسے ھُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ ÷

تنبیہ۔ جب عَنْ کے پہلے مِنْ آئے تو اُس وقت عَنْ اسم ہوتا ہے۔ جیسے جَلَسَ زَیْدٌ مِنْ عَنْ یَّمِیْنِیْ ÷

عِنْدَ اور عَوْضُ کا بیان ظروف مبنیہ کے ذیل میں ہو چکا ہے ÷

حرف الغین۔

غَیْرُ اسم لازم الاضافۃ ہے۔ مگر مضاف الیہ کبھی لفظ سے محذوف بھی ہوتا ہے۔ جبکہ عبارت سابق سے اُس کے معنے مفہوم ہوں۔ جیسے لَا غَیْرُ۔ لَیْسَ غَیْرُ ÷

حرف الفاء

ف۔ کا استعمال تین طرح سے ہے (۱) عاطفہ۔ جبکہ ترتیب مقصود ہو۔ جَاءَ زَیْدٌ فَعَمْرٌو (۲) فائے تعقیب۔ جیسے دَخَلْتُ الْبَصْرَۃَ فَبَغْدَادَ (۳) جواب شرط۔ جیسے اِنْ جِئْتَنِیْ فَاُکْرِمُکَ +

فِیْ کئی معنوں میں مستعمل ہے (۱) ظرفیت خواہ حقیقۃً ہو۔ جیسے اَلْمَاءُ فِی الْکُوْزِ۔ خواہ مجازاً۔ جیسے وَلَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوۃٌ (۲) مصاحبت فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِہٖ فِیْ زِیْنَتِہٖ (۳) تعلیل جیسے فَذٰلِکُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْہِ (۴) استعلا جیسے وَلَاُصَلِّبَنَّکُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ (۵) مقایسہ جبکہ مفضول سابق اور فاضل لاحق کے درمیان واقع ہو۔ جیسے فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا قَلِیْلٌ (۶) مرادف الی جیسے فَرَدُّوْا اَیْدِیَھُمْ فِیْ اَفْوَاھِھِمْ +

حرف القاف

قَدْ۔ اس کا استعمال چار طرح پر ہے :۔

(۱) حرف تحقیق جب ماضی کے پہلے آئے۔ جیسے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا +

(۲) حرف تقلیل جب مضارع کے پہلے آئے۔ جیسے قد یصدق الکذوب +

(۳) اسم بمعنے حسب۔ جیسے قد زیدٍ درھمٌ +

(۴) اسم فعل بمعنے یکتفی۔ جیسے قَدْ زَیْدًا درھمٌ +

قَطُّ۔ اس کا استعمال دو طرح سے ہے :۔

(۱) ظرف زمان واسطے استغراق نفی ماضی کے آتا ہے اور ماضی و نفی دونوں پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے ما فعلتہ قط۔ مَا اَفْعَلُہٗ قَطُّ +

(۲) بمعنے اِنْتَہٖ اس وقت ط ساکن ہوتی ہے اور اکثر اس کے شروع میں ف آتی ہے۔ جیسے قام زیدٌ فقط +

حرف الکاف

ک حرف جارہ ہے اور چار معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) تشبیہ۔ جیسے

زَیْدٌ کالاسد (۲) تمثیل مضمون جملہ بجملہ دیگر۔ جیسے اِجْعَل لَنَا اِلٰهًا کَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ (۳) زائدہ۔ جیسے لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ (۴) بمعنے مثل۔ اسوقت اسم کا حکم رکھتا ہے۔ جیسے یَضْحَکْنَ عَنْ کَالْبَرَدِ الْمُنْهَمِّ +

كَ غیر جارہ کی دو قسمیں ہیں (۱) اسم ضمیر منصوب ومجرور۔ جیسے مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ (۲) حرف جب کہ اسم اشارہ اور ضمیر منفصل منصوب کے آخر میں آوے۔ جیسے ذٰلِكَ وَاِیَّاكَ +

كَاَنَّ (بہ نون مشددہ مفتوحہ) صفحہ ۱۲ میں مذکور ہو چکا ہے +

كَذَا۔ کنایہ کے واسطے آتا ہے۔ جیسے تخلت کذا۔ رأیت بمکان کذا +

كَلَّا۔ حرف ردع وزجر ہے۔ جیسے كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ +

كِلَا وكِلْتَا یہ دونو حرف لفظوں میں مفرد اور معنوں میں تثنیہ اور ہمیشہ معرفہ یا نکرہ مختصہ کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتے ہیں۔ جیسے کلا الرجلین کلتا الجنتین +

كَمْ۔ صفحہ ۴۴ میں مذکور ہو چکا ہے +

كَیْ۔ اس کی تین قسمیں ہیں (۱) مختصر کیف کا۔ جیسے کَیْ تجنحون الیٰ سلم و ما ثئرت (۲) بمعنے لام تعلیل جبکہ ما استفہامیہ سے ملے۔ جیسے یرجو الفتی کیما یضر وینفع (۳) بمنزلہ اَنْ مصدریہ۔ جیسے لِکَیْلَا تَاْسَوْا +

كَیْفَ دو معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) شرط۔ اس صورت میں اس کے بعد دو ایسے فعلوں کا آنا ضروری ہے۔ جو لفظاً اور معنیً متفق ہوں جیسے کیف تصنع اصنع (۲) استفہام۔ یہ کبھی اسم پر آتا ہے۔ جیسے کَیْفَ اَنْتَ اور کبھی فعل پر۔ جیسے کَیْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ +

حرف اللّام۔

لَ۔ اس کی تین قسمیں ہیں (۱) عامل جر (۲) عامل جزم (۳) غیر عامل + لام جارہ جب اسم ظاہر پر آئے تو مکسور ہوتا ہے جیسے لِزَیْدٍ۔ مگر

مستغاث پر آئے تو مفتوح اور اس صورت میں یا کا اس کے پہلے آنا ضروری ہے۔ جیسے یا لزید اور جب اسم ضمیر پر آئے تو مفتوح ہوتا ہے جیسے لنا۔ لکم مگر واحد متکلم میں مکسور ہوگا۔ جیسے لی +

لام جارہ کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) اختصاص۔ جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (۲) تعلیل۔ جیسے ضربتُ زیدًا لِلتّادیب (۳) تاریخ یعنے مہینہ کی شب مقرر کرنے کے واسطے۔ جیسے مات زید لثلث بقین من شہر رمضان (۴) انشار تعجب کے واسطے۔ جیسے للہ درّک (۵) عاقبت یعنے انجام کار ظاہر کرنے کے لیئے۔ جیسے لِدُوا لِلْمَوْت وابنوا للخراب (۶) حصول منفعت جیسے لَهَا مَا كَسَبَتْ +

لام جازمہ لام امر ہے جو مضارع غائب کے پہلے آکر اس کو جزم دیتا ہے اور طلب کے معنے پیدا کرتا ہے۔ جیسے لِيَضْرِبْ۔ فَ اور وَا ؤ کے بعد یہ لام اکثر ساکن ہوتا ہے۔ جیسے فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي۔ وَلْيُؤْمِنُوا بِي +

لام غیر عاملہ کی کئی قسمیں ہیں (۱) لام ابتدا۔ جو مضمون جملہ کی تاکید کے واسطے آتا ہے۔ جیسے لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً (۲) لام زائدہ۔ جیسے اِلَّا اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ (۳) جواب لو و لولا و قسم۔ جیسے لو تزیّلوا لعذّبنا۔ لَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ۔ تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا +

لَا۔ اس کی تین قسمیں ہیں (۱) لائے نافیہ (۲) لائے نہی (۳) لائے زائدہ لائے نافیہ کبھی نفی جنس کے واسطے آتا ہے۔ جیسے لَا رَيْبَ فِيْهِ۔ اور کبھی لَيْسَ کے معنے دیتا ہے۔ جیسے لا رجل قائمًا۔ لائے نہی مضارع کے پہلے آتا ہے۔ جیسے لا یضرب۔ لائے زائد تاکید کے واسطے آتا ہے۔ جیسے لئلا یعلم اہل الکتاب +

لَعَلَّ۔ لٰكِنَّ۔ ان کا بیان صفحہ ۲۲ میں لکھا جاچکا ہے +

لٰكِنْ۔ (۱) بہ تخفیف نون اس وقت کچھ عمل نہیں کرتا۔ جیسے لٰكِنْ كَانُوْا هُمُ

الظّٰلِمِیْنَ (۲) حرفِ استدراک اور اس کے پہلے نفی یا نہی کا ہونا ضروری ہے جیسے مَا جَآءَنِیْ زَیْدٌ لٰکِن عمروٌ۔ لا یقم زید لٰکِن عمرو ✣
لَمْ۔ مضارع کو جزم دیتا ہے۔ جیسے لَمْ یَضْرِبْ ✣
لَمَّا (۱) مضارع کو جزم دیتا ہے۔ جیسے لَمَّا یضربْ۔ (۲) بمعنے حِیْنَ وَاِذْ اس وقت خاص ماضی پر آتا ہے اور دو جملوں کا ہونا اس کے واسطے ضروری ہے۔ جیسے لَمَّا جاء زید اکرمته (۳) حرفِ استثنا جیسے اِنْ کُلُّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَیْهَا حافظٌ ✣
لَنْ۔ مضارع کو نصب دیتا ہے۔ جیسے لَنْ یَّضْرِبَ ✣
لَوْ۔ (۱) حرفِ شرط دو جملوں پر آتا ہے اور بہ سبب نفی جملہ اوّل کے نفی جملہ ثانی پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے لَوْ کَانَ فِیْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (۲) حرفِ تمنی۔ جیسے لَوْ اَنَّ لَنَا کَرَّةً۔ (۳) شرط کے لیے۔ لیکن مضارع کو جزم نہیں دیتا ہے۔ جیسے ولو تلتقی اصدائنا بعد موتنا (۴) مصدری بمنزلہ اَنْ لیکن ناصب مضارع نہیں ہے۔ جیسے ما کان ضَرَّكَ لو مننت وربما (۵) عرض۔ جیسے لو تنزل عندنا فتصیب خیرًا۔
لَوْلَا (۱) حرفِ شرط دو جملوں پر آتا ہے اور بہ سبب وجودِ اوّل کے انتفائے ثانی پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ۔ (۲) حرفِ تحضیض ہے۔ جیسے لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ (۳) توبیخ۔ لَوْلَا جَآؤُ علیه باربعة شهداء ✣
لَوْمَا۔ بمعنے لَوْلَا کے ہے۔ جیسے لوما تاتینا بالملٰئکة ✣
لَیْتَ۔ اس کا بیان صفحہ ۲۲ میں لکھا جا چکا ہے ✣

حرف المیم۔

مَا کی دو قسمیں ہیں۔ اسمیّه و حرفیه۔ اسمیه زیادہ تر تین معنے میں آتا ہے۔ (۱) موصولہ۔ جیسے ما عندکم یَنْفَدُ وَمَا عند اللّٰه باقٍ۔ (۲)

موصوفہ۔ جیسے ربما تکرہ النفوس عن الامر۔ لہ فرجۃٌ کحل العقالِ
(۳) شرطیہ۔ جیسے وما تفعلوا من خیر یعلمہ اللہ +
مَا حرفیّہ کی بھی تین صورتیں ہیں (۱) نافیہ۔ جیسے ما ھٰذا بشرًا (۲) کافہ جیسے اِنَّمَآ اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ (۳) بمعنے مادام۔ جیسے اَقُوْمُ مَا جَلَس الامیر۔ مَا جب موصولہ ہوتا ہے تو بمعنے الّذی اور غیر ذوی العقول کے لیئے آتا ہے +
مَنْ چار معنی میں آتا ہے (۱) شرطیہ۔ جیسے مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءً یُّجْزَ بِہٖ۔ (۲) استفہامیہ۔ جیسے مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا (۳) نکرہ موصوفہ۔ جیسے مررت بمَن معجب لک (۴) موصولہ بمعنے الّذی جو ذوی العقول کیلیئے استعمل ہوتا ہے۔ جیسے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللہ یسجد لہ مَنْ فی السمٰوٰت ومن فی الارض +
مُذْ۔ مُنْذُ۔ ان کا بیان صفحہ ۸۴ میں آچکا ہے +
مِنْ (۱) ابتدائیہ۔ جیسے سرت مِنَ البصرۃ الی الکوفۃِ (۲) تبعیضیہ۔ جیسے قطفت من الاثمار (۳) بیانیہ۔ جیسے فاجتنبوا الرّجسَ مِنَ الاوثان (۴) سببیہ۔ جیسے لآ استطیع الحرکۃَ مِنَ الضّعف۔ (۵) بدل۔ جیسے ارضیتم بالحیٰوۃ الدّنیا مِنَ الاٰخرۃِ۔ (۶) فصل جب دو متضاد چیزوں پر آئے۔ جیسے وَاللہُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ +

حرف النّون۔

نَ۔ اس کا استعمال چار طرح سے ہے۔ تاکید۔ تنوین۔ جمع۔ وقایہ +
۱۔ نون تاکید۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ثقیلہ۔ دوسری خفیفہ۔ اور یہ دونوں فعل سے مختص ہیں۔ جیسے لَیُسْجَنَنَّ ولیکونًا مّن الصّاغرین +
۲۔ نون تنوین۔ جو ساکن ہو اور کلمہ کے آخر حرف میں حرکت کے بعد بغیر تاکید

کے آئے۔ اُس کی پانچ قسمیں ہیں (۱) تنوین تمکن جو اسم معرب کے آخر میں واسطے اظہار اُس کے منصرف ہونے کے آئے۔ جیسے زَیْدٌ و ضَارِبٌ (۲) تنوین تنکیر جو بعض اسموں کے آخر میں اُنکے معرفہ یا نکرہ کی تفریق کے واسطے آئے۔ اور یہ اسماء الافعال میں سماعی ہے۔ جیسے صَہٍ یعنے اُسکت سکوتا ما فی وقتٍ ما۔ بخلاف صہ بلا تنوین جس کے معنے ہیں اُسکتِ السّکوت الآن (۳) تنوین عوض جو مضاف الیہ کے عوض میں آئے۔ جیسے فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ (۴) تنوین مقابلہ جو مؤنث سالم کے آخر میں آئے۔ جیسے مُسْلِمَاتٌ۔ یہ چاروں قسمیں اسم سے مختص ہیں (۵) تنوین ترنّم جو اشعار میں واسطے تحسینِ صوت اور ترنّم کے آئے۔ جیسے ؎

أقلّی اللوم عاذلُ والعتابن

وقولی ان اصبتُ لقد اصابن

عتابن اصل میں عتاب اور اصابن اصاب ہے اور عاذل اصل میں عاذلہ تھا۔ حرف ندا کو حذف کرکے منادٰے کو مرخم کیا۔ یہ تنوین حصول ترنّم غرض سے ہر قسم کے افعال و اسما بلکہ معرّف باللّام پر بھی آ جاتی ہے۔

۳۔ نونِ جمع مؤنث۔ جیسے یَذْهَبْنَ ✣

۴۔ نونِ وقایہ جو یائے متکلم کے پہلے آئے۔ جیسے ضَرَبَنِیْ ✣

نَعَمْ حرف جواب واسطے تصدیق کلام متکلم کے مستعمل ہوتا ہے ✣

حرف الواو

وَ (۱) عاطفہ۔ جیسے فَاَنْجَیْنٰهُ وَاَصْحَابَ السَّفِیْنَةِ (۲) حالیہ۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ وَّالشَّمْسُ طَالِعَةٌ (۳) ناصب مفعول معہٗ۔ جیسے جَاءَ البردُ والطیالسةَ (۴) قسمیہ۔ جیسے وَاللّٰهِ (۵) بمعنے اَوْ وقت تقسیم۔ جیسے هی اسْمٌ وفِعْلٌ وحرفٌ ✣

وَا۔ حرف ندا۔ یہ نُدبہ سے مختص ہے۔ جیسے وَازَیدَاہ (۲) اسم فعل بمعنے اعجب۔ جیسے وَابَابِی اَنتَ وَفُوکَ اَلاَشنَب +

حرف الہاء

ہٗ (۱) ضمیر غائب مقام جر اور نصب میں۔ جیسے قَالَ لَہٗ صَاحِبُہٗ وَھُوَ یُحَاوِرُہٗ (۲) ہائے سکتہ جو آخر کلمہ میں واسطے بیان حرکت کے آئے۔ جیسے مَاھِیَہْ +

ھَا (۱) اسم فعل بمعنے خُذ (۲) ضمیر مؤنث مقام نصب و جر میں۔ جیسے فَالھَمَھَا فُجُورَھَا وَتَقوٰھَا (۳) حرف تنبیہ جو اسم اشارہ پر آئے۔ جیسے ھٰذَا (۴) اَیُّ کے بعد ندائے معرفہ میں۔ جیسے یَا اَیُّھَا الرَّجُلُ +

ھَلْ (۱) حرف استفہام۔ جیسے ھَل تُسَافِرُ (۲) بمعنے ہر آئینہ۔ جیسے ھَل اَتٰی عَلَی الاِنسَانِ +

حرف الیاء۔

یِ ضمیر واحد مؤنث حاضر ہے۔ جیسے تفعلین وافعلی +

یَا حرف ندا ہے۔ اور اللہ و منتخات وایُّھا وایَّتُھا کے لئے اسی کا استعمال خاص ہے۔ دیکھو صفحہ ۲۸ +

KITAB-UN-NAHV,

An Arabic Grammar for Middle & High Schools.

PART II.

Dealing with Arabic Syntax

ON MODERN LINES,

With Numerous Exercises and Examination Papers

BY

HAFIZ ABDUR RAHMAN

Author of Kitab-us-sarf Kitab-un-nahv, Arabic Bolchal, Parts I & II—Assiddiq Al-Murtaza, Safarnama Bilad-i-Islamia and Sayahat-i-Hind.

Thoroughly revised by the Author after his visit to Egypt, Syria and Iraq.

LAHORE:

PRINTED AT THE KARIMI PRESS, LAHORE.

1924.

th Edition. Price 0-8-0.